مع عکس خطی نسخہ

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسس ومنصرم

دائرہ دوستی ومکتبہ سراجیہ، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، پختونخوا، پاکستان

مع عکس خطی نسخہ

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ف ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء

احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسس منصرم

دائرہ دوستی ومکتبہ سراجیہ، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، پختونخوا، پاکستان

نام کتاب ۱ : اثبات المولد والقیام

مصنف : حضرت قبلہ شاہ احمد سعید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نام کتاب ۲ : احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام

مصنف : حضرت شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

محمد طاہر طاہری سراجی (ناظم تعلیمات رکن الاسلام جامعہ مجددیہ حیدرآباد)

تاریخ اشاعت: مئی ۲۰۱۷ (اوّل)

کمپوزنگ : صاجزادہ محمد جنید سراجی

صفحات : ۱۱۲

قیمت : ایک سو پچاس روپے (RS.150)

ملنے کے پتے

مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان 0344-5197766

مکتبہ سراجیہ سراجی کوچہ لغاری محلہ ڈیرہ اسمٰعیل خان 0333-9972834

رکن الاسلام جامعہ مجددیہ ھیرآباد حیدرآباد سندھ 0333-3127580

درگاہ سید عبدالقادر شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد سندھ 0332-2099755

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی نزد درگاہ بابا نورالدین نورانی روڈ

تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال 0300-7773602

دارالعلوم مجددیہ دوستیہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان 0300-8763211

مفہوم

﴿رب نے بھیجا آپ ہی کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت قبلہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمہ اللہ

(۱۲۱۷ - ۱۲۷۷ھ / ۱۸۰۲ - ۱۸۶۰م)

مترجم

حضرت مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۲۷ - ۱۹۹۷)

پیش کش

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسس و منصرم دائرۂ دوستی و مکتبہ سراجیہ

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پختون خوا پاکستان

﴿۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷م﴾

بلغ العلیٰ بکماله	کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله	صلوا علیه وآله

فہرس محتویات

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو، حضور خاتم النّبیین اور آنکھوں کے نور آپ کے آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل پوچھنے والو:۔

یادرکھو میلادشریف کی محفل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمالِ شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث، ولادت باسعادت، میلادشریف، معجزات، اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کا طریقہ معمول رہا ہے، لہٰذا تمہارے انکار کی وجہ ضد کے سوا کوئی نہیں۔

اگرتم مسلمان ہو اور محبوبِ رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سننے کے شائق ہو تو ہمارے پاس آؤ اور (ہم سے احوالِ مصطفیٰ) سنو، تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے، محفل میلادِ مصطفیٰ دراصل وعظ ونصیحت ہے اس کے لئے جو کان لگائے اور متوجہ ہو۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:۔

نصیحت کرو بے شک نصیحت مومنین کے لئے مفید ہے۔

ہمارے زمانے کے جہلاء جو اپنے آپ کو پڑھا لکھا اور صالحین سمجھتے ہیں کے وعظ کی طرح نہ ہو، جو انبیاء واولیاء کی توہین اور مؤمنین کی غیبت کا مجموعہ ہوتا ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد ہے: ''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا، ایسا کرنا تمہیں ہرگز گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

جاہل واعظ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں، خود برباد ہوئے اور دوسروں کو برباد

کر دیتے ہیں۔

اپنے رب سے بے خبر چند بے وقوف شر پسند اور متکبر چراغ تک پہنچتے ہیں تو ہوا بن جاتے ہیں۔ (یعنی چراغِ ہدایت کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں) اور دماغ تک پہنچتے ہیں تو دھواں ہو جاتے ہیں (یعنی اس کو تاریک کرنے کی کوشش کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

ذکرِ رسول، اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:۔

''میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا بے شک میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے، جبرئیل نے کہا اللہ فرماتا ہے جب کہیں میرا ذکر کیا جائے گا تو ساتھ ہی آپ کا ذکر کیا جائے گا''۔

ابنِ عطاء سے روایت ہے:۔

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ اپنے ذکر کو تکمیلِ ایمان کا ذریعہ بنایا۔

ابنِ عطاء ہی سے روایت ہے کہ:۔

اللہ نے آپ کو اپنا ذکر بنا دیا، جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ (شفاء)

(ان دلائل کے ہوتے ہوئے) جو اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے روکے وہ شیطانی لشکر میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نفرت ہے۔ کیوں کہ مومنِ صادق تو ذکرِ محبوب کا مشتاق ہوتا ہے، اور ذکرِ محبوب سے لذت پاتا ہے۔

کسی شاعر نے کہا ہے کہ:۔

ترجمہ: ''ہمارے سامنے نعمان کا ذکر کثرت سے کیا کرو بلاشبہ اس کا ذکر جتنی دفعہ کرو گے تو اس کی مہک کستوری کی طرح سے زیادہ پھیلے گی''۔

محبّ تو ذکرِ محبوب سننے کے لئے مال، اولاد، ازواج، جان سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا طریقہ تھا۔

لہٰذا جس کا دل چاہے اللہ کی فوج میں شامل ہو جائے، اللہ کی فوج یقیناً کامیاب ہے۔ اور

جس کا دل چاہے شیطانی ٹولے میں شامل ہو جائے، شیطانی ٹولہ خسارہ میں ہے۔

حافظ ابوالفضل ابن حجر نے حدیث سے ایک ضابطہ کا اخراج فرمایا ہے، فرماتے ہیں کہ:۔

''حضور علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا، توان سے دریافت فرمایا کہ تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس، مبارک ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ کو نجات بخشی، اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہم موسیٰ کا دن منانے میں تم سے زیادہ حق دار ہیں اور پس حضور علیہ السلام نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا''۔

معلوم ہوا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف اس دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے مختلف طریقے ہیں، عبادت، قیام، سجود، صدقہ اور تلاوت وغیرہ اور یوم میلاد شریف وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت عظمیٰ اور رحمت عطا ہوئی، لہٰذا قصہ موسیٰ کے ساتھ مطابقت کے لئے ہر سال یومِ میلاد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

اور شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ حافظ ابوالفضل کی دلیل کے علاوہ میرے پاس ایک اور دلیل ہے اور وہ یہ کہ امام بیہقی نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے اپنا عقیقہ اعلانِ نبوت کے بعد خود کیا حالاں کہ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ بار بار نہیں ہوتا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ایسا حضور علیہ السلام نے ادائے شکر کے طور پر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا، اور ہمیں آپ کی امت ہونے کا شرف بخشا، جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہیے کہ میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں ان کے ذریعے شکر بجالائیں۔

شرح سنن ابن ماجہ میں اس یوم کی تصریح بھی ہے۔

اور امام جلال الدین نے فرمایا کہ میلادِ مصطفیٰ علیہ السلام معظم اور مکرم ہے، آپ کا یومِ ولادت

مقدس وبزرگ اور یوم ِعظیم ہے، آپ کا وجود عشاق کے لئے ذریعہ نجات ہے، جس نے نجات کے لئے ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کیا اور اس کی اقتداء کرنے والے پر رحمت وبرکات کا نزول ہوگا۔

یوم ِولادت اس لحاظ سے جمعہ کے مشابہ ہے کہ جمعہ کے دن جہنم میں آگ نہیں بھڑکائی جاتی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونہی مروی ہے۔

اظہارِ خوشی اور اپنی بساط کے مطابق خرچ کرنا اور جو دعوتِ ولیمہ دے اس کی دعوت قبول کرنا اچھا ہے۔

سید الاوّلین والآخرین کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور نیکی کی جائے، اگرچہ نبی علیہ السلام اس ماہ میں معمول سے زیادہ کچھ نہیں کیا کرتے تھے، یہ آپ کی امت پر مہربانی اور شفقت تھی، حضور علیہ السلام کوئی کام اس لئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ امت پر فرض نہ ہوجائے، آپ کا ایسا کرنا امت پہ شفقت کی وجہ سے تھا، لیکن آپ نے اس ماہ کی فضیلت بیان فرمائی۔

ایک سائل نے پیر کا روزہ رکھنے کے متعلق آپ سے سوال کیا:۔

تو فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی۔

آپ کا یومِ ولادت ربیع الاول کی شرافت کو مستلزم ہے ہمیں چاہیے کہ اس ماہ کا بڑھ چڑھ کر سخت احترام کریں، اس مہینے کو تمام مہینوں، زمانوں اور اَمکِنہ سے زیادہ افضل سمجھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات کے لئے خاص کیا ہے، ظاہر ہے کسی جگہ کو بذاتِ خود کوئی فضیلت نہیں فضیلت صرف ان واقعات کی وجہ سے ہے جو کسی زمانہ میں رونما ہوئے، ذرا غور کرو ربیع الاول کے دن کون تشریف لائے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں پیر والے دن روزہ رکھنا صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ ولادت کی وجہ سے عظیم فضیلت رکھتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جب ربیع الاول کی تشریف آوری ہو اول سے آخر تک انتہائی تعظیم وتکریم کا مظاہرہ کیا جائے، اور آپ کی یہ سنت ہے کیوں کہ آپ اس دن نیکی اور خیرات زیادہ رکھتے تھے جس دن کوئی فضیلت والا واقعہ پیش آتا۔

شیخ ابن خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں ایک ایسی گھڑی کہ جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے صرف اس لئے رکھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے، اور پیر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت ہے کی کیا شان ہوگی؟۔

(شاید کوئی یہ وہم کرے کہ) جس دن حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اس دن میں خطبہ اور جماعت وغیرہ لازم کردیئے گئے ہیں، لیکن حضور علیہ السلام کی ولادت جس دن ہوئی کوئی چیز لازم نہیں ہوئی؟

جواب: یہ بھی نبی علیہ السلام اکا اعزاز ہے، آپ رحمۃ للعالمین ہیں، اور کسی عبادت کا لازم نہ ہونا بھی آپ کی رحمت اور سخاوت کی دلیل ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کو روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟

آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں، اور اسی ہی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک پیر کے روز ہوئی اور آپ پیر کے روز ہی مبعوث ہوئے، اور پیر کو ہی آپ نے ہجرت فرمائی، پیر کو ہی آپ مدینہ میں داخل ہوئے، اور پیر کو ہی حجاب اٹھائے گئے۔ (مسند)

حافظ ابو شامہ شیخ النووی اپنی کتاب:۔

"اَلْبَاعِثُ عَلٰی اِنْکَارِ الْبِدْعِ وَالْحَوَادِثِ" میں فرماتے ہیں:۔

ایسے اچھے کاموں کی دعوت دینی چاہیے، اور اہتمام کرنے والے کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرنی چاہیے۔

شیخ امام عالم علامہ نصیر الدین اپنے قلمی فتویٰ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ جائز ہے خلوصِ نیت سے ایسے کام کرنے والے کو ثواب ہوگا"۔

امام ظہیر الدین فرماتے ہیں:۔

"یہ حسن ہے جب کہ اہتمام کرنے والے کا مقصد صالحین کو جمع کرنا، نبی امین کی بارگاہ میں ہدیۂ صلوٰت پیش کرنا اور غرباء ومساکین کو کھانا کھلانا ہو، مذکورہ شرط کے ساتھ اس حد تک ایسے کام ہر

وقت ثواب کا سبب ہیں"۔

شیخ نصیرالدین فرماتے ہیں:۔

یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعقاد میں ثواب ملے گا، نیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے، بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ درود پیش کرنے کے لئے جمع کرنا عبادات کے اجر و ثواب کی زیادتی کا باعث ہے۔

امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل کا ارشادِ گرامی ہے:۔

"ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے دن صدقات، خیرات کرنا اور مسرت کا اظہار کرنا ہے، کیوں کہ اس میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفلِ میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی علامت بھی ہے، اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے اس نے تمام جہانوں کے لئے باعثِ رحمت اپنے رسول کو پیدا فرمایا"۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ.

اسی طرح شیخ امام صدرالدین موہوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی فرمایا ہے۔

یہ ساری عبارات سیرتِ شامیہ میں ہیں۔

اے سائل: "تو نے حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا ہے کہ آپ محفلِ میلاد سے منع فرماتے تھے"۔

تیرا یہ قول قطعاً غلط ہے ہمارے امام اور قبلہ نے گانے کی مجلس میں حاضر ہونے سے منع کیا ہے، خوہ ایسی مجلس میں قرآن کی تلاوت اور نعتیہ قصائد پڑھے جائیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی مراد سے بے خبر لوگوں نے گمان کیا ہے اس قسم کی بات بہت بڑا بہتان ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم ایسا کام کبھی نہ کرو اگر تم ایمان دار ہو۔

حضرت امام ربانی کے مکاتیب کا بنظر انصاف مطالعہ کرو، مکتوب ۲۶۶/ جلد اول میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:۔

جان لو سماع اور رقص در حقیقت لہو ولعب میں داخل ہے۔

آیت کریمہ:۔

''اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے کہانیاں مول لیتا ہے''۔

سرود کی ممانعت میں نازل ہوئی۔

مجاہد جو ابن عباس کے شاگرد اور اکابر تابعین سے ہیں فرماتے ہیں کہ:۔

''لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد ''سرود'' ہے''۔

حضرت مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول:۔

''لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ'' (زور میں حاضر نہیں ہوتے)

کی تفسیر بیان فرماتے ہیں:۔

یعنی ''سرود وسماع میں حاضر نہیں ہوتے''۔

پس خیال رکھنا چاہیے کہ مجلسِ سماع ورقص کی تعظیم کرنا بلکہ اطاعت اور عبادت جاننا کتنا برا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے بزرگ خود بھی اس امر میں مبتلا نہیں ہوئے اور ہمیں بھی اس امر کی تقلید سے رہائی فرمائی۔

سنا ہے مخدوم زادے سرود کی طرف راغب کرتے ہیں اور سرود وقصیدہ خوانی کی مجلس جمعہ کی راتوں میں منعقد کرتے ہیں اور اکثر احباب اس امر میں موافقت کرتے ہیں۔

بڑے تعجب کی بات ہے دوسروں سلسلوں کے مرید تو اپنے پیروں کے عمل کا بہانہ بنا کر اس عمل کے مرتکب ہوتے ہیں، اور شرعی حرمت کو اپنے مشائخ کے معمول سے دفع کرتے ہیں اگرچہ اس امر میں حق پر نہیں ہیں، لیکن سلسلہ مجددیہ کے احباب اس امر کے ارتکاب میں کون سا عذر پیش کریں گے۔

ایک طرف حرمتِ شرعی اور دوسری طرف اپنے مشائخ کی مخالفت، بالفرض حرمتِ شرعی بھی نہ ہوتی پھر بھی آئینِ طریقت میں کسی نئے امر کا پیدا کرنا برا ہے، اور جب حرمتِ شرعی بھی ساتھ جمع ہو جائے تو ایسے امر کیوں برے نہ ہوں؟۔

حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ:۔

''اچھی آواز سے صرف قرآن مجید، نعت اور منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل وتحریف کیا جائے، اور مقاماتِ نغمہ کا التزام کرنا اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شرع میں بھی ناجائز ہیں۔ اگر ایسے طریقے سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو، قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں تو پھر کون سی رکاوٹ ہے؟''۔

پس معلوم ہوا کہ حضرت مجدد کی جو عبارت میلاد کے منکر بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں اس عبارت سے حضرت مجدد کی مراد یہ ہے کہ:۔

''قصائد اور نعت خوانی میں نغمہ کا التزام اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اس کے مناسب تالیاں بجانا منع ہے''۔

جیسا کہ حضرت کی مذکورہ عبارت سے بالکل ظاہر ہے مخالفین نے بالکل غلط سمجھا ہے، حضرت امام نے مطلقاً محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا۔ پس ثابت ہوگیا کہ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور اپنا کھوٹا سکہ رائج کرنے کے لئے اس فرقۂ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے، ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ نے یوں لکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ سے پاک ہے۔

رہا حضور علیہ السلام کے تذکرۂ ولادت کے وقت کھڑے ہونے کا مسئلہ تو آپ کی حیاتِ طیبہ میں آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے جب حضور علیہ السلام کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے تاوقتیکہ حضور حجرہ میں داخل ہوجاتے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور جان لو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر جس طرح حیاتِ طیبہ میں لازم تھی اسی طرح بعد از وصال بھی لازم ہے، اور حضور کی تعظیم اس وقت ہوگی جب آپ کا ذکر کرے، حدیث بیان کرے، آپ کی سنت بیان کرے، یا آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک سنے۔

صاحبِ ''شفاء'' نے اس روایت سے استنباط کیا کہ:۔

آپ کی موت وحیات توقیر کے لحاظ سے برابر ہیں۔

اوراس کی صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی حدیث وسنت کا بیان ادب واحترام سے کرے اورآپ کا اسم شریف اورسیرت پاک خضوع وخشوع سے سنے اورآپ کے اہلِ بیت اورصحابہ کی تعظیم کرے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیات مبارکہ میں اوروصال کے بعد تعظیم وتوقیر یکساں ہے۔

لہٰذا اگر عالمِ ارواح سے اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کی تعظیم بجالائے تو کیا حرج ہوا؟۔

حرمین شریفین کے علماءِ کرام اور مذاہب اربعہ کے مفتیانِ عظام اس کے مستحب ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں، بلکہ حنبلی مفتی نے تو اس کے وجوب کا قول کیا ہے۔

مکہ مکرمہ کے یکتائے روزگار، محدث مولانا عبداللہ سراج حنفی کے حلقۂ درس میں اس نومولود فرقہ کا سردار نہ صرف بازانوئے ادب حاضر ہوا کرتا تھا بلکہ آپ کی جامعیت کا معترف بھی تھا' نے بھی قیام کے مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے، آپ کا مہر زدہ فتویٰ راقم کے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

امام جعفر برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالے "عِقدُ الجَواھِرِ" میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحبِ روایت ودرایت تھے، اس شخص کو مبارک ہو جس کا مقصد نبی اکرم کی تعظیم ہے"۔

اب ہم علماءِ مذکورین کے فتوے نقل کرتے ہیں جو بغور سننے کے قابل ہیں۔

سوال...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اورمولد مبارک پڑھتے وقت عرب وعجم کے علماء کے درمیان مروج قیام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ واجب ہے؟ یا مستحب ہے؟ یا مباح ہے؟ مدلل اورشافی کافی جواب ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

جواب...... عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:۔

یہ قیام مشہور اماموں میں برابر چلا آتا ہے اوراسے ائمہ وحُکام نے برقرار رکھا ہے، اورکسی نے ردوانکار نہیں کیا، لہٰذا مستحب ٹھہرا اورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اورکون مستحقِ تعظیم ہے۔

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود کی حدیث کافی ہے:۔

جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہے۔

مشہور فقیہ، محدث عثمان بن حسن دمیاطی شافعی اپنے رسالے:

''اثباتِ قیام'' میں فرماتے ہیں:۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب اور مستحسن ومندوب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اور قیام کرنے والوں کو ثوابِ کثیر اور فضل کبیر حاصل ہوگا، کیوں کہ یہ قیام تعظیم ہے، کس کی؟ اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی، جن کی برکات سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے ایمان کی طرف لایا، اور ان کے سبب سے ہمیں مکروفریب اور جہالت کے جہنم سے بچا کر معرفتِ یقین کے بہشت میں داخل فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں رب العالمین کی خوشنودی کی طرف دوڑنا ہے، اور قوی ترین شعائرِ دین کو ظاہر کرنا ہے، ''اور جو تعظیم کرے شعائرِ خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور خدا کی حرمتوں کی تعظیم کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے''۔

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کر کے فرمایا:۔

''ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکرِ ولادت شریفہ کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے''۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ قیام بدعت ہے، اس لئے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہر بدعت بری نہیں ہوتی۔

جیسا کہ محقق ولی ابوذرعہ عراقی سے مجلس کے متعلق پوچھا گیا کہ مستحب ہے؟ یا مکروہ؟ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے؟ یا کسی پیشوا نے کیا ہے؟:۔

تو جواب میں فرمایا:۔

''ولیمہ اور کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت میں کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہ مبارک میں ظہورِ نبوت کی خوشی مل جائے، اور ہمیں یہ سلف سے معلوم نہیں، نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہت سی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی وابستہ نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

اس کے بعد آگے چل کے پھر ارشاد فرماتے ہیں:۔

''بے شک امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل السنّت والجماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ قیام مستحب ہے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی''۔

امام علامہ وانقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

''قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکرِ میلاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے''۔

امام صرصری حنبلی فرماتے ہیں:۔

قَلِیْلٌ لِمَدحِ الْمُصْطَفٰی الْخطُّ بِالذَّھَبِ
عَلٰی فِضَّتِہٖ مِنْ خَطِّ احسن من کتبٖ
وَاَنْ تَنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِہٖ
قِیَامًا صفوفا او جثیا علی الرکبٖ

''مدح مصطفیٰ کے لئے یہ بھی تھوڑا ہی ہے کہ جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرفِ دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سروقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں''۔

جس کو اللہ تعالیٰ توفیق اور ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیمًا کَثِیْرًا

یہ فتویٰ دنیا و آخرت میں اپنے رب کے محتاج فقیر عثمان بن حسن دمیاطی شافعی خادمِ طلباءِ مسجد حرام وسابق مدرس جامع ازہر نے دیا ہے اور املاء کرایا ہے، اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے اور دنیا آخرت میں سب احباب کی پردہ پوشی فرمائے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

عبداللہ بن المیر غنی حنفی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ شَانِہٖ "رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا."

سید الاوّلین والآخرین کی ولادتِ مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام کو بہت سے علماء نے پسند کیا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

حسین ابن ابراہیم مفتی مالکیہ فرماتے ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ، اللّٰھم ھدایۃ للصواب.

"ہاں ذکرِ ولادت کے وقت قیام علماء نے پسند کیا ہے اور یہ قیام حسن ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ"

محمد ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے:۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے کیوں کہ روحِ اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے، تو اس وقت تعظیم وقیام لازم ہوا، جید علمائے اسلام اور اکابر مذکورہ نے قیام کو پسند فرمایا ہے"۔

محمد بن یحیٰ مفتی حنابلہ مکہ مشرفہ نے بھی ذکرِ ولادت کے قیام کے استحباب اور استحسان کی تصریح فرمائی ہے۔

رہا تمہارا یہ سوال کہ ہم نے ربیع الاول شریف میں ایک اپنی طرف سے تیسری عید بنالی ہے تو اس کا جواب ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے مہینہ کی نہ صرف ایک ہی رات بلکہ سب راتوں کو عید منائیں، علماء کبار محدثین کی تصریحات موجود ہیں۔

امام احمد خطیب العسقلانی نے اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں ذکر کیا ہے:۔

"ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثُوَیْبَہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادتِ باسعادت کی ابولہب کو جب خوشخبری سنائی تو اس نے ثُوَیْبَہ کو آزاد کردیا، جب ابولہب مرگیا تو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا، کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا آگ میں جل رہا ہوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات مجھ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے، اور ابہام وسبابہ کے درمیانی مغاک کی مقدار مجھے پانی مل جاتا ہے جسے میں انگلیوں سے چوس لیتا ہوں۔

اور یہ اس لئے کہ میں نے حضرت کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثُوَبیَہ کو آزاد کردیا تھا، اور اس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

ابنِ جوزی نے کہا:۔

ابولہب کافر کو جس کی مذمت میں قرآن پاک کی پوری سورت "تَبَّتْ یَدَا" نازل ہوئی عذابِ جہنم کی تخفیف کا فائدہ ہوا صرف اس لئے کہ اس نے ولادتِ مصطفیٰ کی خوشی منائی جب ایک کافر کو یہ فائدہ پہنچا تو اس مُوَحِّد غلام کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت سے مسرور ہوکر آپ کی محبت میں بقدرِ طاقت خرچ کرتا ہے۔ میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی بھی خوب جزاء ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کریم سے اس کو جنّاتِ نعیم میں داخل فرمائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں، چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس دن میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ وامان کا سال ہوجاتا ہے، اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی ومسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت اور مصیبت ہوجائیں اس پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔

بے شک شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہے اس لئے کہ شبِ قدر حضور کو عطاء کی گئی جب کہ میلاد خود آپ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذاتِ اقدس سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو آپ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہیں، لہٰذا شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہوئی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نیز لَیْلَةُ الْقَدْرِ نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لَیْلَةُ الْمِیلَاد بنفس نفیس حضور اکرم صلی

علیہ وسلم کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی، شب قدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل احسان ہے اور میلاد میں تمام موجوداتِ عالم پر فضل واحسان ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے تو آپ کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں آسمان وزمین کی ساری مخلوق پر عام ہوگئیں، لہٰذا شب میلاد افضل ہے۔

جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ہمارے کثیر دلائل کا ایک حصہ ہے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اور اندھوں کو تم گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔

رہا تمہارا یہ الزام کہ ہم کسی نئے مذہب کے مُدَّعِیٰ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم بحمدہ تعالیٰ دینِ اسلام پر قائم ہیں، ہم سلف وخلف میں مشہور ہیں اگرچہ ناسمجھوں پر مخفی رہے، حضرت سعدی نے کیا خوب کہا:۔

ع خورشید نہ محرم ار کسی بینا نیست

ے گر نہ بیند بروز شپر چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(مفہوم) روز روشن میں نظر آئے نہ چندھے کو اگر چشمۂ خورشید کا اس میں نہیں کوئی قصور

(مرشد بابا)

☆ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ مثل ہے نہ اس کی ضد ہے نہ اس کا کوئی شبیہ وہمسر، اس کی شایانِ شان وہی اوصاف ہیں جو اس نے خود بیان فرمائے، اس کے مناسب وہی اسماء ہیں جو خود اس نے اپنی ذات کے لئے تجویز فرمائے۔

☆ وہ نہ جسم، نہ جوہر، نہ مکین بلکہ وہ ہر مکین ومکان کا خالق ہے، وہ عرض نہیں، اس کے لئے اجتماع نہ فراق، نہ اس کے اجزاء، نہ اس کو ذکر تھکا سکتا ہے، نہ پریشانی لاحق ہوسکتی ہے، الفاظ وعبارات اس کی

تحقیق بیان کرنے سے قاصر، اشارات اس کا تعین کرنے سے عاجز، افکار اس کا احاطہ نہیں کر سکتے او
آنکھیں اِدراک نہیں کرسکتیں، ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک خاص مقدار ہے، وہ وہم وفہم سے بالا ہے۔

☆ اگر تو کہے: کب؟ تو وقت اس کے وجود سے پہلے ہو جائے گا۔

☆ اگر کہے: کس جگہ؟ تو مکان پہلے ہوگا۔

☆ وہ ہر مصنوع کے لئے علت ہے اس کے فعل کی کوئی علت نہیں، اس کی ذات اور فعل کیفیت
سے پاک ہیں، جس طرح آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں عقول اس کا ادراک نہیں کر سکتیں، اس کی ذات
دیگر ذوات جیسی نہیں اور اس کی صفات دیگر صفات جیسی نہیں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ وَّهُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ.

"اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے"۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور احادیث مبارکہ کے مطابق
جنت، دوزخ، لوح، قلم، حوض، پل صراط، شفاعت، میزان اور صور، عذابِ قبر، منکر نکیر کے سوال،
شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ایک قوم کو آگ سے نکالنے، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ہم
ایمان رکھتے ہیں۔

☆ نیز ہمارا عقیدہ ہے جنت دوزخ ہمیشہ رہیں گے، جنتی ہمیشہ جنت میں اور دوزخی ہمیشہ دوزخ
میں رہیں گے، مگر مؤمنین مرتکب کبائر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے قول:۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَمَاتَعۡمَلُوۡنَ.

کے مطابق اللہ بندوں کے افعال کا خالق ہے جیسے کہ ان کی ذات کا خالق ہے۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اپنے مقررہ وقت پر مرجائے گی اور شرک اور تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی قضا
وقدر سے ہیں لیکن مخلوق کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ پر حجت قائم نہیں کرسکتا۔ غالب حجت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے و
اپنے بندوں سے کفر اور گناہ کے صدور کو پسند نہیں فرماتا۔ فرمایا رضا اور ارادہ دو الگ الگ صفتیں ہیں۔

☆ ہم ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں نیک ہو یا بد۔

☆ ہم کسی اہلِ قبلہ کو قطعی طور پر جنتی قرار نہیں دیتے۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ خلافت قریش ہی کا حق ہے خلافت میں کسی دوسرے کے لئے قریش کے ساتھ جھگڑا کرنا جائز نہیں۔

☆ ہم ظالم جابر حکمرانوں کے خلاف بھی بغاوت جائز نہیں سمجھتے جب تک مسلمان ہو۔

☆ اور ہم تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء ورُسُل پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء افضل البشر ہیں لیکن نبی کریم افضل الانبیاء اور خاتم النّبیین ہیں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ بعد از انبیاء حضرت صدیق اکبر افضل البشر ہیں، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، پھر عشرہ مبشرہ، پھر وہ حضرات جن کے جنتی ہونے کی نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گواہی دی اور پھر وہ حضرات جن میں آپ مبعوث ہوئے، پھر باعمل علماء۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ رُسُل خاص ملائکہ سے افضل ہیں اور خاص ملائکہ عام انسانوں سے افضل ہیں، اور عام پرہیزگار مسلمان عام ملائکہ سے افضل ہیں، ملائکہ کے بھی آپس میں مختلف درجات ہیں جس طرح مومنین کے مختلف درجات ہیں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ کامل مومن ہے وہ جو زبان سے اقرار بھی کرے، دل سے تصدیق بھی کرے اور ہاتھ وغیرہ سے عمل بھی کرے۔

☆ جو اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے۔

☆ جو تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے۔

☆ اور جو بے عمل ہے وہ فاسق ہے۔

☆ جو سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔

☆ لوگ ایمانی ثمرات کے لحاظ سے مختلف ہیں دل کی معرفت مفید نہیں تاوقتیکہ زبان سے اقرار اور توحید ورسالت کی گواہی نہ دے علاوہ یہ کہ وہ شرعاً معذور ہو۔

☆ بندوں کے افعال نہ سعادت کا سبب ہیں اور نہ شقاوت کا، سعید اپنی ماں کے پیٹ سے سعید ہے اور شقِیؔ رحمِ مادر سے شقِیؔ ہے۔

☆ عبادت پر ثواب محض اللہ کا فضل ہے، گناہ پر عذاب اللہ تعالیٰ کا عدل ہے، اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی واجب نہیں وہ جو چاہے کرتا ہے اور جو ارادہ فرمائے فیصلہ فرماتا ہے کوئی اس کا حکم موٴخر نہیں کر سکتا اور کوئی اس کے فیصلہ کو بدل نہیں سکتا۔

☆ رضا اور ناراضگی دو قدیم صفتیں ہیں بندوں کے افعال سے متغیر نہیں ہو سکتیں اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہو اس سے جنتیوں والے کام لیتا ہے اور جس پر ناراض ہو اس سے جہنمی والے کام کرواتا ہے، کسی پر راضی اور کسی سے ناراض ہونے کی وجہ اور کوئی نہیں جان سکتا، اسی لئے کسی نے کہا مجھے مسئلہ قضاء وقدر نے قتل کر دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور قضاء پر راضی رہنا، مشکلات پر صبر کرنا، نعمتوں پر شکر کرنا لوگوں پر واجب ہے۔

☆ حدیث قدسی ہے:۔

۱...... جو میری قضاء پر راضی نہیں۔

۲...... اور میری طرف سے آئی ہوئی مصیبت پر صابر نہیں۔

۳...... اور میری نعمتوں کا شکر نہیں کرتا۔

تو وہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کرے۔

☆ خوف وامید آدمی کے لئے لگام کا کام کرتی ہیں، اسے بے ادب ہونے سے روکتی ہیں، اور ہر وہ دل جو ان دونوں سے خالی ہو وہ خراب ہے، اور امر و نہی اور عبودیت کے احکام آدمی کے لئے لازمی ہیں جب تک کہ وہ عاقل ہے، ہاں جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ صاف ہو تو اس سے احکامِ تکلیفیہ کی مشقت ساقط ہو جاتی ہے نہ کہ نفسِ وجوب۔

☆ اور بشریت کسی آدمی سے زائل نہیں ہوتی اگر چہ ہوا میں اڑے، البتہ بشریت کبھی ضعیف ہوتی ہے اور کبھی قوی، اور بُری صفات عرفاء سے ختم ہو جاتی ہیں، اور بندہ مختلف احوال سے گزر کر اہلِ

روحانیت کی صفات پالیتا ہے، اس کے لئے زمین سمٹ جاتی ہے، وہ پانی پر چلتا ہے، اور آنکھوں سے غائب ہو جاتا ہے، ہوا میں اڑتا ہے، اور کبھی اپنی جگہ کے علاوہ کسی دوسری بستی یا صحراء میں نظر آتا ہے۔

☆ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے بغض اعلیٰ ایمانی صفت ہے۔

☆ اپنی طاقت کے مطابق نیکی کی طرف دعوت، اور برائی سے روکنا ہر شخص پر فرض ہے۔

☆ اولیائے کرام کی کرامات بالکل حق ہیں، اور کرامات معجزات انبیاء علیہم السلام کا ہی ایک حصہ ہیں کیوں کہ یہ پیروکار کے کمال کی دلیل ہیں جب کہ پیروکار کا کمال اصل میں متبوع کا ہی کمال ہے۔

☆ کامل تر اور افضل ہمارے نبی مصطفیٰ، رسول مجتبیٰ ہی ہیں، آپ شفاعت کبریٰ اور وسیلۂ عظمی کے مالک، قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے تاج والے، دَنٰی فَتَدَلّٰی کے رموز واسرار سے واقف۔

اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور سلام آپ پر اور آپ کی مقدس ومطہر آل اور صحابہ کرام پر نازل فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

احقر عباد اللہ المجید احمد سعید نے جو کہ نسبًا فاروقی اور طریقۃً مجددی ہے محبوب علی جعفری کی کتاب کے جواب میں تالیف اور کتابت کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مترجم: محمد رشید نقشبندی

خادم الطلبہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

المتوطن:۔ ڈبسی نکیال (آزاد کشمیر)

۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

۱۶ اپریل ۱۹۷۹ء

ہدیۂ اُلفت و عقیدت بحضورِ رسالت مآب ﷺ

مضمونِ سخن جب بھی مرا مدح و ثنا ہے
ہالہ میری تخئیل کا بس نور و ضیا ہے

سرکار پہ تسلیم سے ہے جو بھی معطر
مقبول، سرِ عرش وہی حرفِ دعا ہے

پُرپیچ اندھیروں میں، بھٹک میں نہیں سکتا
روشن جو مرے دل میں، وہ اک شمعِ حرا ہے

ہے راحتِ جاں، دل کا سکوں نام محمد ﷺ
ہر درد کا درمان، فقط صلِّ علیٰ ہے

ہے طاعتِ ربّ، آپ کی طاعت سے عبارت
ہر نُطقِ رسولِ عربیؐ، وحیِ خدا ہے

ہے حامد و محمود ہی بس احمدِ اللہ
اللہ کے اخلاق کا مظہر یہ نرا ہے

یہ احمدِ بے میم ہے، بامیم احد وہ
احمد کے ہر اک رُخ پہ، اَحد جلوہ نما ہے

یہ سلسلۂ خلق کا ہے حلقۂ اوّل
اور غایتِ تکوین ہے، قرآنِ ہدیٰ ہے

جب گردشِ دوراں نے دکھایا ہے، کبھی رنگ
سرکارؐ کا احسان پہ احسان ہوا ہے

گرداب میں ساحل پہ ہوں، الطاف تو دیکھو
ہر لحظۂ نازک میں، کرم ان کا سَوا ہے

وہ مرشدِ اَعظم ہی سراجاً ہے منیرا
وہ کعبے کا کعبہ ہے، وہی قبلہ نما ہے

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ وَعلیٰ اٰلِکَ وَ اَصحَابِکَ یا حَبِیبَ اللّٰہ

تراوشِ فکر: محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مفہوم

﴿ رب نے بھیجا آپ ہی کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ﴾

بنائ متنِ این عُجالۂ ثمینہ، بر نسخۂ خطیِ خود نوشتِ مصنفؒ است

کہ در کتاب خانۂ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، پاکستان مخزون است

اِثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت قبلہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمہ اللہ

(۱۲۱۷ - ۱۲۷۷ھ / ۱۸۰۲ - ۱۸۶۰م)

اعراب وترتیب

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسّس و منصرم دائرۂ دوستی ومکتبہ سراجیہ

خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، پختون خوا، پاکستان

﴿۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷م﴾

خدا رسول سے پہلے، خدا رسول کے بعد

نہیں اُصول کوئی بس اسی اُصول کے بعد

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

حرفِ چند

"اِثباتُ المَولِدِ وَالقِیام" کا پیشِ نظر مرتبہ عُجالہ، حضرت مؤلف رَحِمَهُ اللّٰهُ تعالٰی رَحْمَةً وَّاسِعَةً بِغَیْرِ حِسَاب کے خودنوشت خطی نسخہ کے متن پر مبنی ہے، جو کتاب خانۂ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں موجود ہے۔ اس کا عکس پہلی مرتبہ خاکسار کی گزارش پر متخصصِ مجددّیات جناب پروفیسر محمد اقبال مجدّدی صاحب أَدَامَ اللّٰهُ تعالٰی مَعَالِیَهٖ کے تحریر کردہ جامع مقدّمہ کے ساتھ مکتبہ سراجیہ کے زیرِ اہتمام ۱۹۷۹ء میں طبع ونشر ہوا۔

اب اسے اسی عکسی متن کی بنیاد پر راقم نے اس طرح ترتیب دیا ہے کہ پیرابندی کے ساتھ ساتھ اس کی عبارت پر اپنے کوتاہ علم وفہم کے مطابق اِعراب بھی لگا دیئے ہیں، چوں کہ تاحال اسی ایک خطی نسخے کے علاوہ، اس کا کوئی اور نسخہ دریافت میں نہیں آیا اس لئے اہلِ علم احباب سے درخواست ہے کہ اگر اُنہیں اِس کے اِعراب میں کوئی فروگزاشت یا سُقم نظر آئے تو براہِ کرم مُرتِّب کو آگاہ کرکے مشکور فرمائیں، فقط والسلام۔

دُعاجو مرتب

خاکسار محمّد سعد سراجی دوستی مرشد بابا عفی عنہ

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

یوم الجمعۃ المبارکہ ۱۸ جمادی الاخرٰی ۱۴۳۸ھ / ۱۷ مارچ ۲۰۱۷ء

نعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

یارسول اللہ برحق رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡن!
اے شفیع عاصیاں! اے تکیہ گاہ خاطئین!
آپ سے بڑھ کر نہیں اللہ کے کوئی قرین
ساری خلقت میں فقط ہیں آپ ہی بالا ترین
آپ ہی کے دم سے قائم ہے یہ دنیا ئے حسین
آپ پر اترا وہ قرآں جو کہ ہے حبل المتین
زندگی ہے آپکی تفسیرِ قرآن مبین
سیر گھ ہیں آپ کی ارض و سماء ،عرشِ برین
لے گئے تشریف آپ با لائے افلاکِ برین
آپ نے پایا ہے شرف ِ دید ربّ ِ العلمین
اے امامِ الانبیاء! اے مقتدائے مرسلین!
ہر گھڑی امت کے غم میں آپ رہتے ہیں حزین
آپ کے رستے پے جو ہیں وہ ہیں اصحاب الیمین
آپ کی طاعت ہے فوزِ ہر دو عالم کی ضمین
مرتبے میں عرشِ سے ارفع ہے وہ اک سر زمین
جو ہے مسکن آپ !کا اے سبز گنبد کے مکین
جس کے دل کی آپ کے در پر جھکی مرشدا ![1] جبین
غیر کی چوکھٹ پہ سر رکھتا نہیں وہ با الیقین

[1] مرشد سے مراد سرکار دو عالم کی ذات ہے۔

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ الَّذِیۡ أَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡکَافِرُوۡنَ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ خُتِمَ بِهِ النَّبِیُّوۡنَ وَ آلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الَّذِیۡنَ هُمۡ أَنۡوَارُ الۡعُیُوۡنِ.

أَیُّهَا الۡعُلَمَاءُ السَّائِلُوۡنَ عَنۡ دَلَآئِلِ مَوۡلِدِ الشَّرِیۡفِ لِنَبِیِّنَا وَسَیِّدِنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ! فَاعۡلَمُوۡا أَنَّ مَحۡفِلَ الۡمَوۡلِدِ الشَّرِیۡفِ یَشۡتَمِلُ عَلٰی ذِکۡرِ الۡآیَاتِ وَالۡأَحَادِیۡثِ الصِّحَاحِ الدَّآلَّةِ عَلٰی جَلَالَةِ قَدۡرِهٖ وَأَحۡوَالِ وِلَادَتِهٖ وَمِعۡرَاجِهٖ وَمُعۡجِزَاتِهٖ وَوَفَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوۡنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنۡ ذِکۡرِهِ الۡغَافِلُوۡنَ. فَإِنۡکَارُکُمۡ مَبۡنِیٌّ عَلٰی عَدَمِ اسۡتِمَاعِهٖ، فَإِنۡ کُنۡتُمۡ مُسۡلِمِیۡنَ شَائِقِیۡنَ اِلٰی اِسۡتِمَاعِ أَحۡوَالِ مَحۡبُوۡبِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ سَیِّدِ الۡأَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ، فَاحۡضُرُوۡا لَدَیۡنَا وَاسۡمَعُوۡا یَظۡهَرۡ عَلَیۡکُمۡ صِدۡقُ مَاادَّعَیۡنَاهُ، وَهُوَ فِی الۡحَقِیۡقَةِ وَعۡظٌ وَّتَذۡکِیۡرٌ لِّمَنۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِیۡدٌ مَأۡمُوۡرٌ بِهٖ فِیۡ کَلَامِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ بِقَوۡلِهٖ سُبۡحَانَهٗ: ﴿وَذَکِّرۡ فَإِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾ لَا کَوَعۡظِ الۡجُهَّالِ فِیۡ زَمَانِنَا الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا أَنۡفُسَهُمۡ عُلَمَاءَ وَصُلَحَاءَ الۡمُشۡتَمِلِ عَلٰی تَحۡقِیۡرِ الۡأَنۡبِیَاءِ وَ الۡأَوۡلِیَاءِ وَاغۡتِیَابِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡکَامِلِیۡنَ وَقَدۡ نَهَی اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ عَنِ الۡغِیۡبَةِ فِیۡ کَلَامِهِ الۡمَجِیۡدِ حَیۡثُ قَالَ جَلَّ جَلَالُهٗ: ﴿وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا أَیُحِبُّ أَحَدُکُمۡ أَنۡ یَّأۡکُلَ لَحۡمَ أَخِیۡهِ مَیۡتًا فَکَرِهۡتُمُوۡهُ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ﴾ ضَلُّوۡا فَأَضَلُّوۡا، ضَاعُوۡا فَأَضَاعُوۡا:

بے خردی چند ز خود بے خبر عیب پسندند برغم ہنر

باد شوند ار بچراغی رسند دود شوند ار بدماغی رسند

نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡهُمۡ

وَذِکۡرُ الرَّسُوۡلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِعَیۡنِهٖ ذِکۡرُ اللّٰهِ سُبۡحَانَهٗ، رَوٰی أَبُوۡ سَعِیۡدٍ

الْخُدرِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَتَانِی جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبِّی وَرَبَّکَ یَقُوْلُ تَدْرِی کَیْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ، قُلْتُ: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ)) اِنْتَھٰی. " قَالَ: قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ : ((اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ)) قَالَ اِبْنُ عَطَاءٍ: "جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِی مَعَکَ." وَقَالَ اَیْضًا: "جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِنْ ذِکْرِی فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِی"، کَمَاھُوَ مَذْکُوْرٌ فِی الشِّفَاءِ، فَالْمَانِعُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذِکْرِ الرَّسُوْلِ یَکُوْنُ مِنْ جُنُوْدِ اِبْلِیْسِ الْمُتَنَفِّرِ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُحِبَّ یَشْتَاقُ وَیَتَلَذَّذُ بِذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ:

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانَ لَنَا اَنَّ ذِکْرَہٗ هُوَالْمِسْکُ مَاکَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ

وَیَبْذُلُ الْاَمْوَالَ وَالْاَوْلَادَ وَالْاَزْوَاجَ وَالْاَنْفُسَ لِاِسْتِمَاعِ ذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ کَمَاھُوَ مَأْثُوْرٌ عَنِ الْخَلِیْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ، فَمَنْ شَاءَ یَکُوْنُ مِنْ حِزْبِ اللّٰہِ: ﴿اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ وَمَنْ شَاءَ یَکُوْنُ مِنْ حِزْبِ الشَّیْطَانِ، ﴿اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾.

وَنَذْکُرُ اَیْضًا اَلدَّلَائِلَ الْمَخْصُوْصَةَ الَّتِی صَرَّحَ بِھَا الْعُلَمَاءُ الْکِبَارُ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ الْاَشْرَارِ،

إِسْتَخْرَجَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوالْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ أَصْلًامِنَ السُّنَّةِ حَیْثُ قَالَ: قَدْظَھَرَلِی تَخْرِیْجُھَاعَلٰی أَصْلٍ ثَابِتٍ وَّھُوَ مَاثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ "أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، فَسَئَلَھُمْ فَقَالُوْا: ھٰذَا یَوْمٌ أَغْرَقَ اللّٰہُ فِیْہِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰی مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی. فَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ. فَصَامَہٗ وَأَمَرَ بِصِیَامِہٖ". فَتُسْتَفَادُ مِنْہُ فِعْلُ ذٰلِکَ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَامَنَّ بِہٖ فِی یَوْمٍ مُّعَیَّنٍ مِنْ اِمْرَاءِ نِعْمَةٍ اَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ وَیُعَادُ ذٰلِکَ عَلٰی نَظِیْرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ کُلِّ سَنَةٍ، وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ تَعَالٰی یُحْصَلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ وَالسُّجُوْدِ

وَالْقِيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعَمِ بِبِرِّ وَّزُهْدِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَعَلٰى هٰذَا، فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّتَحَرَّى الْيَوْمَ بِعَيْنِهٖ حَتّٰى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰى فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ. اِنْتَهٰى.

وَقَالَ شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ بَقِيَّةُ الْمُجْتَهِدِيْنَ الْأَعْلَامِ جَلَالُ الدِّيْنِ اَبُو الْفَضْلِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ السُّيُوْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: "وَقَدْ ظَهَرَ لِيْ تَخْرِيْجُهٗ عَلٰى أَصْلٍ آخَرَ غَيْرُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الْحَافِظُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ اَنَّهٗ وَرَدَ أَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَالْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِيْ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ، وَالْعَقِيْقَةُ لَاتُعَادُ مَرَّةً ثَانِيَةً." فَيُحْمَلُ ذَالِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِظْهَارًا لِّلشُّكْرِ عَلٰى إِيْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَتَشْرِيْفًا لِّأُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى نَفْسِهٖ لِذٰلِكَ اَيْضًا إِظْهَارًا لِّشُّكْرِ بِمَوْلِدِهٖ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذَالِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ." اِنْتَهٰى.

وَصُرِّحَ بِمِثْلِ ذَالِكَ فِيْ شَرْحِ سُنَنِ اِبْنِ مَاجَةَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ جَلَالُ الدِّيْنِ عَبْدُالرَّحْمَانِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ، "مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَجَّلٌ، مُكَرَّمٌ، قُدِّسَ يَوْمُ وِلَادَتِهٖ وَشُرِّفَ وَعُظِّمَ، وَكَانَ وُجُوْدُهٗ مَبْدَأً سَبَبِ النَّجَاةِ لِمَنِ اتَّبَعَهٗ فَمَنْ أَعَدَّ لَهَا الْفَرْجَةَ لِوِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّمَتْ بَرَكَاتُهٗ عَلٰى مَنِ اهْتَدٰى بِهٖ فَشَابَهَ هٰذَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حَيْثُ اَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا تُسَعَّرُ فِيْهِ جَهَنَّمُ، هٰكَذَا وَرَدَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنَ الْمُنَاسِبِ اِظْهَارُ السُّرُوْرِ وَاِنْفَاقُ الْمَيْسُوْرِ وَإِجَابَةُ مَنْ دَعَاهُ رَبُّ الْوَلِيْمَةِ لِلْحُضُوْرِ"، اِنْتَهٰى.

وَالْإِمَامُ اَبُوْعَبْدِ نِ ابْنُ الْحَاجِّ قَالَ فِيْ فَضِيْلَةِ شَهْرِ مَوْلِدِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا الشَّهْرُ فَضَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفَضَّلَنَا فِيْهِ بِهٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا فِيْهِ بِسَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ" فَكَانَ يَجِبُ أَنْ يُّزَادَ فِيْهِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْخَيْرِ شُكْرًا لِّلّٰهِ

الْخُدرِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبِّیْ وَرَبَّکَ یَقُوْلُ تَدْرِیْ کَیْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ، قُلْتُ: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمْ)) اِنْتَھٰی. " قَالَ: قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ : ((اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ)) قَالَ اِبْنُ عَطَاءٍ: "جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِیْ مَعَکَ." وَقَالَ اَیْضًا: "جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ"، کَمَاھُوَ مَذْکُوْرٌ فِی الشِّفَاءِ ، فَالْمَانِعُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذِکْرِ الرَّسُوْلِ یَکُوْنُ مِنْ جُنُوْدِ اِبْلِیْسِ الْمُتَنَفِّرِ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُحِبَّ یَشْتَاقُ وَیَتَلَذَّذُ بِذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ:

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانَ لَنَا اَنَّ ذِکْرَہٗ هُوَالْمِسْکُ مَاکَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ

وَیَبْذُلُ الْاَمْوَالَ وَالْاَوْلَادَ وَالْاَزْوَاجَ وَالْاَنْفُسَ لِاِسْتِمَاعِ ذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ کَمَاھُوَ مَاثُوْرٌ عَنِ الْخَلِیْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ، فَمَنْ شَاءَ یَکُوْنُ مِنْ حِزْبِ اللّٰہِ: ﴿اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ وَمَنْ شَاءَ یَکُوْنُ مِنْ حِزْبِ الشَّیْطَانِ، ﴿اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾.

وَنَذْکُرُ اَیْضًا اَلدَّلَائِلَ الْمَخْصُوْصَۃَ الَّتِیْ صَرَّحَ بِھَا الْعُلَمَاءُ الْکِبَارُ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ الْاَشْرَارِ،

اِسْتَخْرَجَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوالْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ اَصْلًامِنَ السُّنَّۃِ حَیْثُ قَالَ: قَدْظَھَرَلِیْ تَخْرِیْجُھَاعَلٰی اَصْلٍ ثَابِتٍ وَّھُوَ مَاثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، فَسَئَلَھُمْ فَقَالُوْا: ھٰذَا یَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰہُ فِیْہِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰی مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی. فَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ. فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ". فَتُسْتَفَادُ مِنْہُ فِعْلُ ذٰلِکَ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَامَنَّ بِہٖ فِیْ یَوْمٍ مُّعَیَّنٍ مِنْ اِمْرَاءِ نِعْمَۃٍ اَوْ دَفْعِ نِقْمَۃٍ وَیُعَادُ ذٰلِکَ عَلٰی نَظِیْرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ کُلِّ سَنَۃٍ، وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ تَعَالٰی یُحْصَلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ وَالسُّجُوْدِ

وَالْقِيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلاوَةِ وَأَىُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعَمِ بِبِرٍّ وَّزُهْدِ النَّبِيِ الْكَرِيْمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَعَلٰى هٰذَا، فَيَنْبَغِىْ اَنْ يُّتَحَرَّى الْيَوْمَ بِعَيْنِهٖ حَتّٰى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰى فِىْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ. اِنْتَهٰى.

وَقَالَ شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ بَقِيَّةُ الْمُجْتَهِدِيْنَ الْأَعْلَامِ جَلَالُ الدِّيْنِ اَبُوالْفَضْلِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِىْ بَكْرِنِ السُّيُوْطِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: "وَقَدْ ظَهَرَ لِىْ تَخْرِيْجُهٗ عَلٰى أَصْلٍ آخَرَ غَيْرُالَّذِىْ ذَكَرَهُ الْحَافِظُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ اَنَّهٗ وَرَدَ أَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَالْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِىْ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ، وَالْعَقِيْقَةُ لَاتُعَادُ مَرَّةً ثَانِيَةً." فَيُحْمَلُ ذَالِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِظْهَارًا لِّلشُّكْرِ عَلٰى إِيْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَتَشْرِيْفًا لِّاُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُصَلِّىْ عَلٰى نَفْسِهٖ لِذٰلِكَ اَيْضًا إِظْهَارًا لِّشُّكْرِ بِمَوْلِدِهٖ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذَالِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ." اِنْتَهٰى.

وَصُرِّحَ بِمِثْلِ ذَالِكَ فِىْ شَرْحِ سُنَنِ اِبْنِ مَاجَةَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ جَلَالُ الدِّيْنِ عَبْدُالرَّحْمَانِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ، "مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَجَّلٌ، مُكَرَّمٌ، قُدِّسَ يَوْمُ وِلَادَتِهٖ وَشُرِّفَ وَعُظِّمَ، وَكَانَ وُجُوْدُهٗ مَبْدَأً سَبَبَ النَّجَاةِ لِمَنِ اتَّبَعَهٗ فَمَنْ أَعَدَّ لَهَا الْفَرْجَةَ لِوِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّمَتْ بَرَكَاتُهٗ عَلٰى مَنِ اهْتَدٰى بِهٖ فَشَابَهَ هٰذَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حَيْثُ اَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا تُسْعَرُفِيْهِ جَهَنَّمُ، هٰكَذَ وَرَدَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنَ الْمُنَاسِبِ اِظْهَارُ السُّرُوْرِ وَاِنْفَاقُ الْمَيْسُوْرِ وَإِجَابَةُ مَنْ دَعَاهُ رَبُّ الْوَلِيْمَةِ لِلْحُضُوْرِ"، اِنْتَهٰى.

وَالْإِمَامُ اَبُوْعَبْدِنِ ابْنُ الْحَاجِّ قَالَ فِىْ فَضِيْلَةِ شَهْرِ مَوْلِدِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا الشَّهْرُ فَضَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفَضَّلَنَا فِيْهِ بِهٰذَالنَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الَّذِىْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا فِيْهِ بِسَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ" فَكَانَ يَجِبُ أَنْ يُّزَادَ فِيْهِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْخَيْرِ شُكْرًا لِّلّٰهِ

سُبحَانَهٗ عَلٰى مَا أَوْلانا فِيهِ مِنْ هٰذِهِ النِّعَمِ الْعَظِيمَةِ، وَإِنْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الشُّهُورِ شَيْئًا مِّنَ الْعِبَادَاتِ وَمَاذَاكَ إِلَّا بِرَحْمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهٖ وَرِفْقَةً بِّهِمْ لِأَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ خَشْيَةً أَنْ يُفْرَضَ عَلٰى أُمَّتِهٖ رَحْمَةً مِّنْهُ بِهِمْ لٰكِنْ أَشَارَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِلٰى فَضِيلَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ بِقَوْلِهٖ لِلسَّائِلِ الَّذِى يَسْأَلُهٗ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ: "ذٰلِكَ يَوْمٌ وُّلِدْتُّ فِيهِ"، فَتَشْرِيفُ هٰذَا الْيَوْمِ يَتَضَمَّنُ تَشْرِيفَ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِى وُلِدَ فِيهِ، فَيَنْبَغِى أَنْ يُّحْتَرَمَ حَقَّ الْإِحْتِرَامِ وَيُفَضَّلَ كَمَا فَضَّلَ اللّٰهُ الْأَشْهُرَ الْفَاضِلَةَ، وَفَضِيلَةُ الْأَزْمِنَةِ وَالْأَمْكِنَةِ لِمَا خَصَّهَا اللّٰهُ مِنَ الْعِبَادَاتِ فِيهَا الَّتِى نَفْعَلُ لِمَا قَدْ عُلِمَ اَنَّ الْأَمْكِنَةَ وَالْأَزْمِنَةَ لا تَشْرِيفَ لَهَا لِذَاتِهَا وَإِنَّمَا يُحْصَلُ لَهَا التَّشْرِيفُ بِمَا خُصَّتْ بِهٖ مِنَ الْمَعَانِى، فَانْظُرْ إِلٰى مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهٰذَا الشَّهْرِ الشَّرِيفِ وَيَوْمِ الْإِثْنَيْنِ أَلا تَرٰى! أَنَّ صَوْمَ هٰذَا الْيَوْمِ فِيهِ فَضْلٌ عَظِيمٌ لِأَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ فِيهِ، فَعَلٰى هٰذَا يَنْبَغِى أَنَّهٗ إِذَا دَخَلَ هٰذَا الشَّهْرُ الْكَرِيمُ، اَنْ يُّكْرَمَ وَيُعَظَّمَ وَيُحْتَرَمَ بِالْإِحْتِرَامِ الْآئِقِ بِهٖ إِتِّبَاعًا لَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى كَوْنِهٖ كَانَ يَخُصُّ الْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَةَ بِزِيَادَةِ فِعْلِ الْبِرِّ فِيهَا وَكَثْرَةِ الْخَيْرَاتِ" اِنْتَهٰى.

وَقَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ بْنُ خَطِيبِ الْقُسْطَلَانِىُّ فِى الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ، "وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمْعَةِ الَّتِى خُلِقَ فِيهِ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُصَّ بِسَاعَةٍ لِإِنْقِيَادٍ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، فَسَأَلَ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَمَا بَالُكَ بِالسَّاعَةِ الَّتِى وُلِدَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ فِى يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ يَوْمَ وَلَدِهٖ مِنَ التَّكْلِيفِ بِالْعِبَادَاتِ مَاجَعَلَ فِى يَوْمِ الْجُمْعَةِ الْمَخْلُوقِ فِيهِ آدَمُ مِنَ الْجُمْعَةِ وَالْخُطْبَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَغَيْرِ ذَالِكَ إِكْرَامًا لِّنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّخْفِيفِ عَنْ أُمَّتِهٖ بِسَبَبِ عِنَايَةِ وُجُوْدِهٖ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ وَمِنْ جُمْلَةِ ذَالِكَ عَدَمُ التَّكْلِيفِ عَنْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِىِّ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ قَالَ: ((ذَالِكَ يَوْمٌ وُّلِدْتُّ فِيهِ وَأُنْزِلَتْ عَلَىَّ فِيهِ النُّبُوَّةُ))، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِى الْمُسْنَدِ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَاسْتُنْبِیَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَرَجَ مُهَاجِرًا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَرَفَعَ الْحِجَابَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ"، انْتَهٰى.

قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ شَامَةَ شَيْخُ النَّوَوِیْ فِیْ كِتَابِهٖ "اَلْبَاعِثُ عَلٰى اِنْكَارِ الْبِدَعِ وَالْحَوَادِثِ"، مِثْلُ هٰذَا حَسَنٌ يَنْدُبُ اِلَيْهِ وَيَشْكُرُ فَاعِلَهٗ وَيُثْنِیْ عَلَيْهِ، اِنْتَهٰى.

وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْعَلَّامَةُ نَصِيْرُ الدِّيْنِ الْمُبَارَكُ فِیْ فَتْوٰی بِخَطِّهٖ. "ذَالِكَ جَائِزٌ وَيُثَابُ فَاعِلُهٗ إِذَا أَحْسَنَ الْقَصْدَ. اِنْتَهٰى."

وَقَالَ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ ظَهِيْرُ الدِّيْنِ: هٰذَا حَسَنٌ إِذَا قَصَدَ فَاعِلُهٗ جَمْعَ الصَّالِحِيْنَ وَالصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَهٰذَا الْقَدْرُ يُثَابُ عَلَيْهِ بِهٰذَا الشَّرْطِ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ. اِنْتَهٰى.

قَالَ الشَّيْخُ نَصِيْرُ الدِّيْنِ: هٰذَا اِجْتِمَاعٌ حَسَنٌ يُثَابُ قَاصِدُهٗ وَفَاعِلُهٗ عَلَيْهِ وَاجْتِمَاعُ الصُّلَحَاءِ لِيَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَاعَفُ الْقُرُبَاتُ وَالْمَثُوْبَاتُ. اِنْتَهٰى.

وَقَالَا لِإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْمَاعِيْلَ: وَمَنْ اَحْسَنَ مَا ابْتَدَعَ فِیْ زَمَانِنَا هٰذَا مَا كَانَ يُفْعَلُ كُلَّ عَامٍ فِی الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَإِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَإِنَّ ذَالِكَ مَعَ مَافِيْهِ مِنَ الْإِحْسَانِ اِلَى الْفُقَرَاءِ شِعْرٌ لِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمِهٖ وَجَلَالَتِهٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِهٖ وَشُكْرٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَامَنَّ بِهٖ مِنْ إِيْجَادِ رَسُوْلِهِ الَّذِیْ أَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اِنْتَهٰى.

وَهٰكَذَا قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ صَدْرُالدِّيْنِ مَوْهُوْبُ بْنُ عُمَرَ الْجَزْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذِهٖ كُلُّهَا مَنْقُوْلَةٌ مِّنَ السِّيْرَةِ الشَّامِيَّةِ.

وَأَمَّا مَاذُكِرَتْ مِنْ نِسْبَةِ الْمَنْعِ اِلَى الْإِمَامِ الْهَامِّ فَحَاشَا وَكَلَّا لِاَنَّ اِمَامَنَا

وَقِبلَتنا مَنع عَن حَضُورِ مَجلَسِ الْغِناءِ وَلَوكَانَ فِی ضِمنِ الْقُراٰنِ وَقَصائِدِ النَّعتِ لَا عَنِ الْقُراٰنِ وَالْحَدِیْثِ کَمَا زَعَمَ الْجَاهِلُوْنَ بِمَرَامِهٖ ﴿سُبْحَانَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ یَعِظُکُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖ أَبَدًا إِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ﴾ فَانْظُرْ بِعَیْنِ الْإِنْصَافِ فِی مَکَاتِیْبِهٖ، قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی مَکْتُوْبِهِ الْمُوْفِی مِئَتَیْنِ وَسِتَّاوَّسِتِّیْنَ مِنَ الْجِلْدِ الْأَوَّلِ:

"بدانند کہ سماع ورقص فی الحقیقۃ داخل لہو ولعب است، کَرِیْمَۃ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ﴾ درشان منع سرود نازل شدہ است چنانکہ مجاہد کہ شاگرد ابن عباسؓ است واز کبار تابعین، می گوید کہ مراد از لَهْوَ الْحَدِیْثِ سرود است، فِی الْمَدَارِکِ: لَهْوُالْحَدِیْثِ السَّمَرُ وَالْغِنَاءُ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) یَحْلِفَانِ اَنَّهُ الْغِنَاءُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ لَایَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ اَیْ لَا یَحْضُرُوْنَ الْغِنَاءَاِلٰی اٰخِرِ مَاقَالَ: پس خیال باید کرد کہ تعظیم مجلس سماع ورقص نمودن بلکہ آن را طاعت وعبادت دانستن چہ شناعت دارد لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ پیران ما باین امر مبتلا نشدند وما متابعان را از تقلید این امر، وار ہانیدند، شنیدہ می شود کہ مخدوم زادہا میل بسرود دارند ومجلس سرود وقصیدہ خوانی در شبہائی جمعہ منعقد می سازند واکثر یاران درین امر موافقت می نمایند، عجب! ہزار عجب! مریدان سلاسل دیگر عملِ پیران خود را بہانہ ساختہ ارتکاب این امرنمایند وحرمت شرعی را بعمل پیران خود دفع می کنند اگرچہ فی الحقیقۃ درین امر محق نباشند، یاران درین ارتکاب چہ معذرت خواہند نمود، حرمت شرعی یک طرف ومخالفت طریقۂ پیران خود یک طرف، نہ اہل شریعت ازین فعل راضی اند ونہ اہل طریقت، اگر حرمت شرعی نبودے مجرد احداث امر در طریقت شنیع بودے فکیف کہ حرمت شرعی بآن جمع شود، انتہی" قَدْرُ الْحَاجَۃِ.

وَاَیْضًا قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الْجِلْدِ الثَّالِثِ:

"دیگر درباب مولود خوانی اندراج یافتہ بود، در نفس قرآن خواندن بصوت حسن ودر قصائد نعت ومنقبت خواندن چہ مضائقہ است، ممنوع تحریف وتغییر حروفِ قرآن است والتزام رعایت مقامات نغمہ وتردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است، اگر بر نہجی خوانند کہ تحریفی در کلماتِ قرآنی نشود ودر قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد آنرا ہم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع

است؟'' اِنتھٰی.

پس ظاہر شد کہ مُرادِ امام ما قُدِّسَ سِرُّہٗ از عبارتِ مکتوب (جلد) سوم کہ مانعان آنرا نقل می کنند وتمسک خود می نمایند، قصائد خوانیِ نعت در پردۂ نغمہ وتردید صوت بآن بطریق الحان باتصفیق مناسب آنست، چنانچہ ازنفسِ عبارتِ امام نقل نمودہ شد، نہ ممانعت مطلقاً کَمَا فَهِمُوْا فَثَبَتَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴿إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

این فرقۂ باطلہ عجب وتیرۂ خویش ساختہ است کہ برائے اِغوائے جُهَّالِ كَالْأَنْعَامِ وترویجِ زرِکاسد خود نامِ بزرگان و امامان مارا بدنام نمودہ است، می گویند کہ فلان بزرگ چنین نوشتہ است، ﴿سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا﴾.

باقی ماند کلام در قیام وقت ذکرولادت شریف آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس بدانید کہ قیام برائے تعظیم سرورعالم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ درحالت حیات آنجناب ازصحابہ کرام ثابت گردیدہ است، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِى الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ، مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْحِ. وَاعْلَمْ اَنَّ حُرْمَةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَتَعْظِيْمَهٗ وَتَوْقِيْرَهٗ لَازِمٌ كَمَا كَانَ حَالَ حَيَاتِهٖ وَذَالِكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِ حَدِيْثِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَسَمَاعِ اِسْمِهٖ وَسِيْرَتِهٖ وَمُعَامَلَةِ آلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَتَعْظِيْمِ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَحَابَتِهٖ (شفاء)، ازین روایت معلوم گردید کہ موت وحیات آنجناب رسالت مآب در تعظیم وتوقیر یکسان است، لھٰذا اگرکسی تعظیم قدوم میمنت لزوم آنجناب راازعالم ارواح بعالم اشباح بجا آرد، چہ مضائقہ است باوجودیکہ علماء خیرالبقاع ومفتیان مذاہب اربعہ فتوا باستحباب آن دادہ اند ومفتی حنبلی بوجوب آن حکم نمودہ ومولانا عبداللہ سراج حنفی مفسر ومحدث حرم شریف کہ یکتائی عہد خویش بود ورأس ورئیس فرقۂ محدثہ بزانوئے ادب دردرسِ اوشان می نشست واعتراف بجامعیت مولانا موصوف می نمود نیز فتوا باستحسانِ قیام، چنانچہ فتوہائی مسطورہ مختومہ نزدراقم سطور موجوداند، ہرکس خواہد بیند۔

وامام برزنجی در ''عِقْدُ الْجَوْهَرِ'' ہم اِثباتِ استحسان آن فرمودہ حیث قال:

"وَقَدِاسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفِ آئِمَّۃٌ ذُوْرُوْیَۃٍ وَّرِوَایَۃٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَایَۃَ مَرَامِہٖ وَ مَرْمَاہٗ.

حالانقل فتوہای علماء مذکورین می رود آنرا باید شنید۔

سؤال : "مَاقَوْلُ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ فِی الْقِیَامِ الْمَعْمُوْلِ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَآءِ فِی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَۃِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِرَاۃِ الْمَوْلِدِ الْمُبَارَکِ ھَلْ ھُوَ وَاجِبٌ أَوْ مُسْتَحَبٌّ أَوْ مُبَاحٌ أَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ؟ بَیِّنُوْا جَوَابًا مُدَلَّلاً شَافِیًا کَافِیًا وَاخْتِمُوْا عَلَیْہِ تُؤْجَرُوْا أَجْرًا کَثِیْرًا."

جواب : "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّاالْقِیَامُ اِذَا جَاءَ ذِکْرُ وِلَادَتِہٖ عِنْدَ قِرَاۃِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ، تَوَارَثَہُ الْأَئِمَّۃُ الْأَعْلَامُ وَأَقَرَّہُ الْأَئِمَّۃُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَلَا رَدِّ رَادٍّ وَّلِھٰذَا کَانَ مُسْتَحْسَنًا وَّمَنْ یَّسْتَحِقُّ التَّعْظِیْمَ غَیْرُہٗ، وَیَکْفِیْ اَثَرُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ "مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ"، وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَالْھَادِیْ اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ، حَرَّرَہٗ خَادِمُ الشَّرِیْعَۃِ وَالْمِنْھَاجِ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ الْمَرْحُوْمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِرَاجُ الْمُفَسِّرُ الْمُحَدِّثُ بِمَسْجِدِاللّٰہِ الْحَرَامِ" اِنْتَھٰی.

وَأَجَابَ مُفْتِیُ الشَّافِعِیَّۃِ عُثْمَانُ حَسَنُ الدِّمْیَاطِیُّ الشَّافِعِیُّ جَوَابًا طَوِیْلًا نَذْکُرُہٗ عَلٰی سَبِیْلِ الْإِجْمَالِ:

"اَلْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِرَاۃِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ تَعْظِیْمًالَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ لَاشَکَّ فِیْ اِسْتِحْبَابِہٖ وَطَلَبِہٖ وَاسْتِحْسَانِہٖ، وَبِذَبِہٖ یُحْصَلُ لِفَاعِلِہٖ مِنَ الثَّوَابِ الْحَظُّ الْأَوْفَرُ وَالْخَیْرُ الْأَکْبَرُ لِأَنَّہٗ تَعْظِیْمٌ اَيْ تَعْظِیْمٌ لِّلنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ أَخْرَجَنَا اللّٰہُ بِہٖ مِنْ ظُلُمَاتِ الْکُفْرِ اِلٰی نُوْرِ الْإِیْمَانِ وَخَلَّصَنَا بِہٖ مِنْ نَّارِ الْجَہْلِ اِلٰی جَنَّاتِ الْمَعَارِفِ وَالْإِیْقَانِ فَتَعْظِیْمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مُسَارَعَۃٌ اِلٰی رِضٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَإِظْھَارٌ لِأَقْوٰی شَعَائِرِ الدِّیْنِ: ﴿وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾ ﴿وَمَنْ یُّعَظِّمْ

حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌلَّهٗ عِنْدَ رَبِّه ﴾ ، ثُمَّ بَیَّنَ الدَّلَائِلَ اِلٰی اَنْ قَالَ فَاسْتُفِیْدَ مِنْ مَّجْمُوْعِ مَا ذَکَرْنَا اِسْتِحْبَابُ الْقِیَامِ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ لِمَا فِیْ ذَالِکَ مِنْ کَمَالِ التَّعْظِیْمِ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. لَا یُقَالُ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ بِدْعَةٌ، لِأَنَّا نَقُوْلُ لَیْسَ کُلُّ بِدْعَةٍ مَذْمُوْمَةً کَمَا أَجَابَ بِذَالِکَ الْإِمَامُ الْمُحَقِّقُ الْوَلِیُّ اَبُوْ ذَرْعَةِ الْعِرَاقِیُّ حِیْنَ سُئِلَ عَنْ فِعْلِ الْمَوْلِدِ: أَمُسْتَحَبٌّ أَوْ مَکْرُوْهٌ وَهَلْ وَرَدَ فِیْهِ شَیْئٌ أَوْهَلْ فَعَلَهٗ مَنْ یُّقْتَدٰی بِهٖ؟ فَأَجَابَ بِقَوْلِهٖ: اَلْوَلِیْمَةُ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ مُسْتَحَبٌّ کُلَّ وَقْتٍ فَکَیْفَإِذَا انْضَمَّ إِلٰی ذَالِکَ السُّرُوْرُ بِظُهُوْرِ نُوْرِ النُّبُوَّةِ فِیْ هٰذَالشَّهْرِ الشَّرِیْفِ وَلَایُعْلَمُ ذَالِکَ عَنِ السَّلَفِ وَلَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِهٖ بِدْعَةً کَوْنُهٗ مَکْرُوْهًا، فَکَمْ مِنْ بِدْعَةٍ مُّسْتَحَبَّةٌ بَلْ وَاجِبَةٌإِذَا لَمْ یَنْضَمَّ لِذَالِکَ مَفْسَدَةٌ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ" اِنْتَهٰی.

نَقَلَهٗ عَنْهُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ مَوْلِدِهِ الْکَبِیْرِ "فَیُقَالُ نَظِیْرُ ذٰلِکَ فِی الْقِیَامِ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَیْضًا قَدِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ الْمُحَمَّدِیَّةُ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَی اسْتِحْسَانِ الْقِیَامِ الْمَذْکُوْرِ وَقَدْ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ".

قَالَ الْعَلَّامَةُ الدَّانِقِیُّ:"جَرَتِ الْعَادَةُ لِقِیَامِ النَّاسِ إِذَا انْتَهَی الْمَدَّاحُ اِلٰی ذِکْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ بِدْعَةٌ مُسْتَحَبَّةٌ لِّمَا فِیْهِ مِنْ إِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَالتَّعْظِیْمِ، قَالَ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْعَلَّامَةُ أَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیٰ الصَّرْصَرِیُّ الْحَنْبَلِیُّ نَفَعَنَا اللّٰهُ بِهٖ:

قَلِیْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفَی الْخَطُّ بِالذَّهَبِ
عَلٰی فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ أَحْسَنَ مِنْ کُتُبِ
وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا أَوْجِثِیًّا عَلَی الرُّکَبِ
أَمَّا اللّٰهُ تَعْظِیْمًا لَّهٗ اسْمُهٗ کَتَبَ
عَلٰی عَرْشِهٖ یَارُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَبِ

وَفِی هٰذَا الْقَدْرِ كِفَايَةٌ لِّمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَهَدَاهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا، قَالَهُ بِفَمِهٖ وَأَمَرَ بِرَقْمِهِ الْفَقِيرُ إِلٰى إِحْسَانِ رَبِّهٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عُثْمَانُ حَسَنُ الدِّمْيَاطِیُّ الشَّافِعِیُّ خَادِمُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَبِالْجَامِعِ الْأَزْهَرِ سَابِقًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ جَمِيعَ ذُنُوبِهٖ وَسَتَرَ فِی الدَّارَيْنِ جَمِيعَ عُيُوبِهٖ وَأَحْبَابِهٖ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ"، اِنْتَهٰى.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا نَعَمْ اِسْتَحْسَنَهٗ كَثِيرُونَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ أَعْلَمُ، كَتَبَهُ الْفَقِيرُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْمِيرْغَنِیُّ الْحَنَفِیُّ مُفْتِی مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ.

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَزَّ شَانُهٗ ﴿رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا﴾ اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْتَحْسَنَهٗ كَثِيرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، كَتَبَهٗ حُسَيْنُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ مُفْتِی الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمَحْمِيَّةِ."

"مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَحْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ هِدَايَةً لِّلصَّوَابِ نِعْمَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ وَهُوَ حَسَنٌ لِمَا يَجِبُ عَلَيْنَا مِنْ تَعْظِيمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، كَتَبَهُ الْفَقِيرُ لِرَبِّهٖ مُحَمَّدٌ عُمَرُ ابْنُ اَبِی بَكْرِنِ الرَّئِيسُ مُفْتِی الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ."

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ هِدَايَةً لِّلْحَقِّ وَالصَّوَابِ، نَعَمْ، يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا إِسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ الْأَعْلَامُ وَقُضَاةُ الدِّيْنِ وَالْإِسْلَامِ فَذَكَرُوا أَنَّ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ تَحْضُرُ رُوحَانِيَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذَالِكَ يَجِبُ التَّعْظِيمُ وَالْقِيَامُ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ، كَتَبَهُ الْفَقِيرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيٰ مُفْتِی الْحَنَابِلَةِ فِی مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ"، اِنْتَهٰى.

وَمَا كُتِبَتْ مِنْ أَنَّكُمْ تَجْعَلُونَ عِيدًا ثَالِثًا فِی شَهْرِ الرَّبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ فَجَوَابُهٗ نَعَمْ حَقٌّ عَلَيْنَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ نَجْعَلَ لَيَالِی شَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَادًا لَّا عِيدًا وَّاحِدًا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْعُلَمَاءُ الْكِبَارُ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ قَالَ

أَحْمَدُ بْنُ خَطِيْبِ الْقُسْطَلَانِيّ فِى الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِيَّةِ: وَأَرْضَعَتْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُوَيْبَةُ عَتِيْقَةُ أَبِى لَهَبٍ أَعْتَقَهَا حِيْنَ بَشَّرَتْهُ بِوِلَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُءِىَ أَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ فِى النَّوْمِ فَقِيْلَ لَهُ مَا حَالُكَ؟ قَالَ: فِى النَّارِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِّى كُلَّ لَيْلَةِ إِثْنَيْنِ وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ اِصْبَعَىَّ هَاتَيْنِ مَاءً وَأَشَارَ لِرَأْسِ اِصْبَعَيْهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ بِإِعْتَاقِى لِثُوَيْبَةَ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْنِى بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ، قَالَ ابْنُ الْجَوْزِىّ فَإِذَا كَانَ أَبُوْلَهَبٍ نِالْكَافِرُ الَّذِىْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهِ جُوْزِيَ فِى النَّارِ لِفَرْحَةِ لَيْلَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسُرُّ بِمَوْلِدِهِ وَيَبْذُلُ مَا يَصِلُ اِلَيْهِ قُدْرَتُهُ فِى مَحَبَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرِىْ إِنَّمَا كَانَ جَزَائُهُ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يُّدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَلَازَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِى لَيَالِيْهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِى الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاْءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَّكَارِمِهِ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهِ أَنَّهُ أَمَانٌ فِىْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً اِتَّخَذَ لَيَالِىَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ أَعْيَادًا لِّيَكُوْنَ أَشَدُّ عِلَّةٍ عَلٰى مَنْ فِىْ قَلْبِهِ مَرَضٌ، وَأَعْيٰى دَاءً.

وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ اَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِلَا شُبْهَةٍ لِأَنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ لَيْلَةُ ظُهُوْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ مُعْطَاةٌ لَّهُ وَمَاشُرِّفَ بِظُهُوْرِ ذَاتِ الشَّرَفِ مِنْ أَجْلِهِ اَشْرَفُ مِمَّا شُرِّفَ بِسَبَبِ مَا أُعْطِيَهُ وَلِأَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مُشَرَّفٌ بِنُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ فِيْهَا، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ شُرِّفَ بِظُهُوْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَقَعَ التَّفْضِيْلُ فِيْهَا عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ وَقَعَ التَّفْضِيْلُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَهُوَ الَّذِىْ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَمَّتْ بِهِ النِّعْمَةُ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِيْنَ، اِنْتَهٰى.

وَهٰذَا الَّذِیْ ذُکِرَتْ نَبْذٌ مِّنْ دَلَائِلِنَا الْکَثِیْرَةِ وَفِیْ هٰذَا الْقَدْرِ کِفَایَةٌ لِّمَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَمَا أَنْتَ بِهَادِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیَاتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾.

وَأَمَّا مَا حَرَّرْتَ إِنْ کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مَذْهَبَنَا مِنَ الْمَذَاهِبِ الْمُتَعَدِّدَةِ فَجَوَابُهٗ نَحْنُ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلَی الْمِلَّةِ الْحَنَفِیَّةِ الْبَیْضَاءِ مَشْهُوْرُوْنَ سَلْفًا وَّخَلْفًا وَّإِنْ خُفِیَ عَلَی الْأَغْبِیَاءِ.

خورشید نہ محرم ار کسی بینا نیست

خوش گفت

گر نہ بیند بروز شپّر چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

وَاعْتِقَادُنَا عَلٰی أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاحِدٌ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَلَا نَظِیْرَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا شِبْهَ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَهُوَ مَوْصُوْفٌ بِمَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ مُسَمًّی بِمَا سَمّٰی بِهٖ نَفْسَهٗ لَیْسَ بِجِسْمٍ وَّلَا جَوْهَرٍ وَّلَیْسَ بِمُتَحَیِّزٍ بَلْ هُوَ خَالِقُ کُلِّ مُتَحَیِّزٍ وَحَیِّزٍ وَلَا بِعَرَضٍ لَا اِجْتِمَاعَ لَهٗ وَلَا اِفْتِرَاقَ لَهٗ وَلَا أَبْعَاضَ لَهٗ، لَا یَزْعَجُهٗ ذِکْرٌ وَّلَا یُلْحِقُهٗ فِکْرٌ وَّلَا تُحَقِّقُهُ الْعِبَارَاتُ وَلَا تُعَیِّنُهُ الْإِشَارَاتُ وَلَا تُحِیْطُ بِهِ الْأَفْکَارُ وَلَا تُدْرِکُهُ الْأَبْصَارُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ وَّکُلَّمَا تَصَوَّرَ فِی الْوَهْمِ أَوْحَوَاهُ الْفَهْمُ فَإِنَّهٗ بِخِلَافِهٖ إِنْ قُلْتَ مَتٰی فَقَدْ سَبَقَ الْوَقْتَ کَوْنُهٗ وَإِنْ قُلْتَ کَیْفَ فَقَدْ اِحْتَجَبَ عَنِ الْوَصْفِ ذَاتُهٗ وَإِنْ قُلْتَ أَیْنَ فَقَدْ تَقَدَّمَ الْمَکَانَ عِلَّةُ کُلِّ شَیْءٍ صَنَعَهٗ وَلَا عِلَّةَ تَصْنَعُهٗ لَیْسَ لِذَاتِهٖ تَکَیُّفٌ وَّلَا لِفِعْلِهٖ تَکَیُّفٌ اِحْتَجَبَ عَنِ الْعُقُوْلِ کَمَا اِحْتَجَبَ عَنِ الْأَبْصَارِ لَیْسَ ذَاتُهٗ کَالذَّوَاتِ وَلَا صِفَاتُهٗ کَالصِّفَاتِ وَنُؤْمِنُ عَلٰی إِثْبَاتِ مَا ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ وَصَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَخْبَارِهٖ مِنْ ذِکْرِ الْوَجْهِ وَالنَّفْسِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنْ غَیْرِ تَمْثِیْلٍ وَّلَا تَعْطِیْلٍ کَمَا قَالَ عَزَّ اِسْمُهٗ ﴿ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴾ وَبِالرُّؤْیَةِ فِی الْجَنَّةِ وَمَاجَاءَتْ بِهِ الرِّوَایَاتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْحَوْضِ

وَالصِّرَاطِ وَالشَّفَاعَةِ وَالْمِيْزَانِ والصُّوْرِ وَعَذَابَ الْقَبرِ وَسُؤَالِ مُنكَرٍوَّنكِيرٍ وَإِخْرَاجِ قَوْمٍ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ خُلِقَتَا لِلْبَقَاءِ وَأَنَّ اَهْلَهَا فِيْهَا مُخَلَّدُوْنَ وَأَنَّ أَهْلَ النَّارِ مُخَلَّدُوْنَ مُعَذَّبُوْنَ غَيْرَ أَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّهُمْ فِي النَّارِ لَا يُخَلَّدُوْنَ.

وَاللّٰهُ تَعَالٰى خَالِقُ أَفْعَالِ الْعِبَادِ كَمَا أَنَّهُ خَالِقٌ لِّأَعْيَانِهِمْ، ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ يَمُوْتُوْنَ بِاٰجَالِهِمْ وَأَنَّ الشِّرْكَ وَسَائِرَ أَنْوَاعِ الْمَعَاصِيْ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّكُوْنَ لِأَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَلْ لِّلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَأَنَّهُ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَالْمَعَاصِيَ وَالرِّضَاءُ غَيْرُ الْإِرَادَةِ وَنَرَى الصَّلٰوةَ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَلَا نَشْهَدُ لِأَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِالْجَنَّةِ لِخَيْرٍ اَتٰى بِهٖ وَلَا لِأَحَدٍ بِالنَّارِ لِكَبِيْرَةٍ أَتٰى بِهَا وَالْخِلَافَةُ لِقُرَيْشٍ لَيْسَ لِاَحَدٍ مِّنَّا مُنَازَعَتُهُمْ فِيْهَا وَلَانَرَى الْخُرُوْجَ عَلَى الْوُلَاةِ وَإِنْ كَانُوْا ظَلَمَةً وَنُؤْمِنُ بِالْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَإِنَّهُمْ أَفْضَلُ الْبَشَرِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُهُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَتَمَ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ وَأَنَّ أَفْضَلَ الْبَشَرِ مِنْ بَعْدِهٖ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ ثُمَّ تَمَامُ الْعَشَرَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ شَهِدَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ الْعَامِلُوْنَ وَنَعْتَقِدُ عَلٰى تَفْضِيْلِ الرُّسُلِ مِنَ الْبَشَرِ عَلٰى خَوَاصِّ الْمَلَائِكَةِ وَخَوَاصُّ الْمَلَائِكَةِ أَفْضَلُ مِنْ عَوَامِ الْبَشَرِ وَهُمْ أَفْضَلُ مِنْ عَوَامِ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ الْمَلَائِكَةِ تَفَاضُلٌ كَمَا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

وَكَمَالُ الْإِيْمَانِ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ فَمَنْ تَرَكَ الْإِقْرَارَ فَهُوَ كَافِرٌ وَّمَنْ تَرَكَ التَّصْدِيْقَ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَمَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ فَهُوَ فَاسِقٌ وَمَنْ تَرَكَ الْإِتِّبَاعَ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَأَنَّ النَّاسَ يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْ ثَمَرَاتِ الْإِيْمَانِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ بِالْقَلْبِ لَايَنْفَعُ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ بِكَلِمَتَيِ الشَّهَادَةِ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ ثَبَتَ بِالشَّرْعِ وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ لَيْسَتْ بِسَبَبٍ لِلسَّعَادَةِ وَلَا لِلشَّقَاوَةِ، اَلسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ

شقي.

وَالثَّوابُ عَلَى الطَّاعَةِ فَضْلٌ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَعْصِيَّةِ عَدْلٌ وَّلَا يَجِبُ شَيْءٌ مِنْهُمَا عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَايُرِيْدُ لَا مُعَقِبَ لِحُكْمِهِ وَلَارَادَّ لِقَضَائِهِ، وَالرِّضَاءُ وَالسَّخطُ نِعْمَتَانِ قَدِيْمَتَانِ لَايَتَغَيَّرَانِ بِأَفْعَالِ الْعِبَادِ فَمَنْ رَضِيَ عَنْهُ اِسْتَعْمَلَهُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَخَطَ عَلَيْهِ اِسْتَعْمَلَهُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَأَمَّا الْحِكْمَةُ فِيْ تَعَلُّقِ الرِّضَاءِ بِأَحَدٍ وَّالسَّخَطِ بِآخَرَ فَقَدْ عَجَزَ عَنْ تَحْقِيْقِهِ الْبَشَرُ وَمِنْ هُنَا قَالَ بَعْضُهُمْ قَتَلَتْنِيْ مَسْئَلَةُ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى النَّعْمَاءِ وَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ: ((**مَن لَّمْ يَرْضَ بِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرُ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ.**))

وَالْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ زَمَامَانِ لِلْعَبْدِ يَمْنَعَانِهِ مِنْ سُوْءِ الْأَدَبِ وَكُلُّ قَلْبٍ خَلَا مِنْهُمَا فَهُوَ خَرَابٌ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ وَأَحْكَامُ الْعُبُوْدِيَّةِ لَازِمَةٌ لِّلْعَبْدِ مَادَامَ عَاقِلاً غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا صَفَا قَلْبُهُ مَعَ اللّٰهِ سَقَطَ عَنْهُ كُلْفَةُ التَّكَالِيْفِ لَا نَفْسُ وُجُوْبِهَا وَالْبَشَرِيَّةُ لَاتَزُوْلُ عَنْ أَحَدٍ وَّلَوْتَرَبَّعَ فِي الْهَوَاءِ غَيْرَ أَنَّهَا تَضْعَفُ تَارَةً وَتَقْوٰى أُخْرٰى وَالْحُرِيَّةُ مِنْ رِقِّ النَّفْسِ جَائِزَةٌ فِيْ حَقِّ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالصِّفَاتُ الْمَذْمُوْمَةُ تَفْنٰى عَنِ الْعَارِفِيْنَ وَالْعَبْدُ يَنْتَقِلُ فِي الْأَحْوَالِ حَتّٰى يَصِيْرَ إِلٰى نَعْتِ الرُّوْحَانِيِّيْنَ فَيُطْوٰى لَهُ الْأَرْضُ وَيَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ وَيَغِيْبُ عَنِ الْأَبْصَارِ وَيَصْعَدُ إِلَى الْهَوَاءِ وَيَظْهَرُ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهِ مِنَ الْقُرٰى وَالصَّحْرَاءِ.

وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنْ أَوْثَقِ الْعُرَى الْإِيْمَانِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ أَمْكَنَهُ بِمَا أَمْكَنَهُ وَكَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ ثَابِتَةٌ وَهِيَ فِي الْحَقِيْقَةِ مِنْ جُمْلَةِ مُعْجِزَاتِ الْأَنْبِيَاءِ إِذْفِيْهَا دَلَالَةٌ عَلٰى كَمَالِ التَّابِعِ وَهُوَ يَتَوَقَّفُ عَلٰى كَمَالِ الْمَتْبُوْعِ وَأَكْمَلُ الْمَتْبُوْعِيْنَ وَأَفْضَلُ الْمَحْبُوْبِيْنَ نَبِيُّنَا الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلُنَا الْمُجْتَبٰى الْمَخْصُوْصُ بِالشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى وَالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى صَاحِبُ ﴿**قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْأَدْنٰى**﴾ وَاقِفُ أَسْرَارِ ﴿**دَنٰى فَتَدَلّٰى**﴾ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ

التُّقٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلامًا لاتُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی.

حَرَّرَہٗ أَحْقَرُعِبَادِ اللّٰہِ الْمَجِیْدِ اَحْمَدُ سَعِیْدٌ اَلْمُجَدِّدِیُّ نَسَبًا وَّطَرِیْقَۃً فِیْ جَوَابِ کِتَابِ مَحْبُوْبِ عَلِيِّ الْجَعْفَرِيِّ ١٢.

☆☆☆☆☆☆☆☆

اور سب چاہتیں ہو جائیں گی اس جا بیکار

کار آمد میرے سرکار کی چاہت ہو گی

صلی اللّٰہ علیہ وسلم

﴿نتیجہ فکر: مرشد بابا﴾

آرزو بہ بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ وَعلیٰ اٰلِکَ وَ اَصحَابِکَ یا حَبِیبَ اللّٰہ

غریبِ شہر ہوں اتنا ضرور کر دینا
مرے نیاز بھی نذرِ حضور کر دینا

یہ ایک دل ہے کہ ہیں جس میں دھڑکنیں تیری
کہیں یہ دھڑکنیں اس سے نہ دور کر دینا

لگا ہوں جوڑنے پھر سے یہ کرچیاں دل کی
کہیں یہ آئینہ پھر سے نہ چور کر دینا

کبھی میں جھانکنے پاؤں جو دل کی تنہائی
تو اس میں اپنی معیّت کا نور کر دینا

مرے کلام کے منظر کا پیشِ منظر تو
اور اس کی اوج کو مانندِ طور کر دینا

رہے گی آنکھ کو فردوس میں بھی تری تلاش
کہیں نہ شیفتۂ چشمِ حور کر دینا

طفیلِ خواجۂ قندھار ، مرشدِ کامل
مرا صراط پہ آساں مرور کر دینا

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

☆☆☆☆☆

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

مفہوم

﴿رب نے بھیجا آپ ہی کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

بنائے متنِ این عُجالۂ ثمینہ، بر نسخۂ خطیِ خود نوشتِ مصنفؒ است
کہ در کتاب خانۂ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، پاکستان مخزون است

اِثباتُ المولدِ والقیام

تصنیف

حضرت قبلہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمہ اللہ
(۱۲۱۷ـ۱۲۷۷ھ / ۱۸۰۲ـ۱۸۶۰ء)

بمقدمہ و تعارف

حضرت پروفیسر محمد اقبال مجددی مدظلہ

پیشکش

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسس و منصرم دائرۂ دوستی ومکتبہ سراجیہ

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پختون خوا پاکستان
﴿۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷ء﴾

رضائے خدا اور رسول ﷺ

ہو میسر ہر گھڑی مجھ کو خدا
تیری اور تیرے محمد کی رضا ﷺ
میرے قول و فعل کا ہو رہنما
اسوۂ حسنہ تیرے محبوب کا
ہو لبوں پر اُس گھڑی صلِّ علیٰ
ہو جدا جب تن بدن سے دم مِرا

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مقدمہ

مئولفِ رسالہ

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔اسم گرامی احمد سعید اور کنیت ابوالمکارم ہے آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (متوفی ۱۰۳۴ھ۔۱۶۲۴ء) کی اولاد مبارک سے تھے۔[1]

یکم ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ/۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے اور وفات ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ دو (۲) ربیع الاول ۱۲۷۷ھ/اٹھارہ (۱۸) ستمبر ۱۸۶۰ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گنبد سے متصل جانب قبلہ سپرد خاک ہوئے۔سنہ ہجری کے لحاظ سے آپؒ کی عمر ۶۰ سال تھی۔قرآن پاک کے حافظ تھے۔

جب آپ کے والد ماجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ سے بیعت ہونے کے لئے دہلی گئے تو آپ بھی اُن کے ساتھ تھے اور حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہوئے اس وقت آپ کی عمر دس سال پوری نہیں ہوئی تھی، شاہ صاحب آپ پر نہایت مہربان تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہیں دیا، ابوسعیدؒ نے میری طلب پوری کردی اور اپنا بیٹا مجھے دے دیا۔

حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے حضرت شاہ غلام علیؒ سے کتب تصوف سبقاً پڑھیں۔اور مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین، شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور رحمهم اللہ سے کی۔

حضرات مجددیہ کا سلوک اول سے آخر تک حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور شاہ صاحب ہی نے آپ کو خلعت عطا کی، لیکن چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ابوسعیدؒ سے بھی توجہات لیں اس لئے شجرہ میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی لیا جاتا ہے۔

---

[1] اعنی حضرت شاہ احمد سعید بن شاہ ابوسعید بن شیخ صفی القدر بن شیخ عزیز القدر بن شیخ محمد عیسیٰ بن شیخ سیف الدین بن خواجہ محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمهم اللہ علیهم۔

حضرت شاہ غلام علیؒ نے اپنے ایک رسالہ کمالاتِ مظہری تالیف ۱۲۳۷ھ میں شاہ احمد سعید کے بارے میں لکھا ہے:۔

''حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم وعمل وحفظ قرآن مجید
و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود''

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والدِ بزرگوار جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی جہاں آپ نے طالبانِ حق کو چوبیس سال سات ماہ تک فیض یاب کیا۔[1]

۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بے شمار علماء ومشائخ نے بلاد اسلامیہ کی طرف ہجرت کی ان میں حضرت شاہ احمد سعیدؒ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

اُن انتہائی خراب حالات میں بھی آپ چار ماہ تک کامل استقامت کے ساتھ دہلی میں مقیم رہے جب کوئی آپ سے ہجرت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے کہ ہم اپنے مشائخ کرام کی اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جاسکتے۔ان حالات میں آپ اپنے فرزندان ومریدین کے ہمراہ سراج الدین محمد ابو ظفر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور کتاب وسنت کے موافق بادشاہ کی فہمائش کی۔[2]

ہندوستان کے مقتدر علماء نے اس وقت جہاد کا فتویٰ جاری کیا اس فتویٰ کے اولین محرِّک اور دستخط کنندہ آپ ہی تھے۔'' ان حالات میں جب کہ انگریز دہلی پر چڑھ آئے ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال خطرہ میں ہے اس صورت میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں؟'' جہاد کا چرچا سب سے پہلے دہلی میں حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے ہی کیا۔اور فتویٰ جہاد پر اپنے دستخط ثبت کئے۔[3]

---

[1] حضرت شاہ احمد سعید کے یہ حالات محمد مظہر مجددی مدنی کی کتاب مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ اور مولانا زید ابوالحسن فاروقی کی کتاب مقامات خیر صفحہ ۸۲۔۹۴ سے ماخوذ ہیں نیز ملاحظہ ہو ہمارا مرتبہ رسالہ رشحات عنبریہ (درحالات حضرت شاہ احمد سعیدؒ) مطبوعہ مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف وترکی۔

[2] محمد معصوم شاہ: ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین صفحہ ۲۳۔

[3] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: (۱) عبداللطیف: روزنامچہ ۱۸۵۷ء مرتبہ خلیق احمد نظامی ص ۸۸ (۲) کمال الدین حیدر: قیصر التواریخ ۲/۴۵۰ (۳) غالب: خطوط ۲/۴۵ (۴) محمد ایوب قادری: جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کراچی ۱۹۷۶ء صفحہ ۴۰۷ (۵) عتیق صدیقی ۱۸۵۷ء اخبار اور دستاویزیں دہلی ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۹۹۔

تقریباً ایک سوافرادِ خاندان اور مریدین و منسلکین کے ہمراہ بعد از استخارۂ مسنونہ، آپ حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور راستے کے بے شمار مصائب و تکالیف کے باوجود اپنے خلیفۂ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ [۱] کے زیر انتظام ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے نہایت تپاک سے آپؒ کا خیر مقدم کیا۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں چند روزہ قیام کے بعد، آپؒ نے حضرت حاجی صاحب موصوف کی معیت میں اُن کی خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں نزولِ اجلال فرمایا۔ حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے اپنے مریدین و منسلکین اور خانقاہ شاہ غلام علی شاہ دہلی حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ کے سپرد فرمائی اور اپنے دست خاص سے یہ تحریر حضرت حاجی صاحب کو عنایت کی: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الحمد للّٰہ افضل الحمد واجلہ واعلاہ کما

[۱] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء) حضرت شاہ ابو سعید مجددیؒ کے مرید اور حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کے مشہور ترین خلفاء میں سے تھے، پاکستان و ہند، خراسان، عربستان اور ترکی کے بہت سے طالبان حق ان کے دست حق پرست پر بیعت کر کے خاصان خدا میں شامل ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کی کئی مقامات پر خانقاہیں تھیں، لیکن آپ کا زیادہ قیام موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان پاکستان میں ہوا کرتا تھا۔ وصال کے بعد آپ اس خاک پاک میں دفن ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ اور نائب مناب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ (متوفی ۱۳۱۴ھ) اور ان کے بعد حضرت خواجہ مولانا محمد سراج الدین قدس سرہ (متوفی ۱۳۳۳ھ اور ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ (متوفی ۱۹۵۷ء) اور آپ کے وصال کے بعد اب حضرت مولانا خواجہ محمد اسمٰعیل مدظلہ خانقاہ شریفہ کے سجادہ نشین ہیں موصوف ذی علم نہایت متقی اور پابند شرع شیخ طریقت ہیں۔ حضرت کے چار صاحبزادے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ راقم الحروف کے ان صاحبزادگان میں سے جناب محمد سعد سراجی دوتی مرشد بابا مدظلہ سے بہت اچھے مراسم ہیں موصوف خانقاہ احمدیہ سعیدیہ کے کتب خانہ کی نہایت اچھے طریقے سے حفاظت کررہے ہیں۔ رسالہ حاضرہ اثبات المولد والقیام صاحبزادہ موصوف ہی کی مہربانی سے ہمیں دستیاب ہوا ہے موصوف نے اپنے سلسلہ کی کتابیں شائع کرنے کے لئے ایک ادارہ نشر و اشاعت بھی مکتبہ سراجیہ کے نام سے موسیٰ زئی شریف ہی میں قائم کیا ہے کئی قابل قدر کتب شائع کی ہیں۔ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے بزرگان کرام کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری فوائد عثمانی، مواہب رحمانیہ، فیوضاتِ سراجیہ اور مقامات عثمانیہ تلخیص و ترجمہ مرشد بابا صاحبزادہ موصوف جو مطبوعہ اور مشہور ہیں۔

یلیق بجناب قدسه تعالیٰ والصلوٰة والسلام علی سید الوریٰ کما ینبغی ویحری وعلی آله التقی واصحابه النقی اما بعد باعث ایں سطور آنکه از مدت آرزوئے زیارتِ حرمین شریفین زاد هما اللّٰه شرفا و کرامته در دل بود حالا اراده الهی سبحانه بآں منصم گردید ونیت طواف آنجا راسخ شد و متوجه آنحدود مع اهل و عیال شدیم اللّٰه تعالیٰ از کرم خویش آنجا رساند لهذا مرقوم می سازم بمریدان خود که در ہندوستان وخراسان سکونت میدارند بجائے من مقبول بارگاہِ احد حاجی دوست محمد صاحب را که خلیفہِ من اند بدانند وتوجہات از ایشان گرفته باشند، وهو خلیفتی ویده کیدی فطوبی لمن اقتدی به فهو خلیفتی علی الاطلاق بای طریق یامر کم فعلیکم بامتثاله ولا یجوز العدول عن حکمه اللهم اجعله هادیا ومهدیا واهد به الناس طرا علی سبیل الدوام والاستمرار وزد فی عمره و رشده وصلاحه و فلاحه یارب العالمین بجاه سید المرسلین صلی اللّٰه علیه واٰله واصحابه اجمعین ویرحم اللّٰه عبدا قال اٰمینا والسلام اولا واٰخرا.، وبہ ضمینت خویش ہم ایشانرا مخصوص گردانیدند وخانقاه ومکانات محل سرائے خود تسبیح خانه حواله ایشاں نمودند"[1]

حضرت حاجی صاحب نے اپنے خلیفہء جلیل مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری (متوفی ۱۲۸۳ھ) کو اسی وقت حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی موجودگی میں انھیں خانقاہ شریف (دہلی) جانے کا حکم دیا وہ اسی وقت روانہ ہوگئے۔

حضرتِ قبلہ شاہ احمد سعید دہلوی مدنی اپنے افرادِ خاندان اور مریدن کے ہمراہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے زیرِ انتظام موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان اور وہاں سے دریا کے راستے ٹھٹھہ

---

[1] محمد مظہر: مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ صفحہ ۲۴۰۔ ۲۴۱

حضرت دوست محمد قندھاریؒ۔ مکاتیب حضرت شاہ احمد سعید دہلوی مدنی مکتوب ۱۰۵۔

نگر (سندھ) پہنچے اور گھوڑ اباڑی میں چند روز قیام کے بعد بمبئی کو روانہ ہو گئے اور ۲۳ مارچ ۱۸۵۸ء کو وہاں پہنچے۔ بمبئی میں چند دن قیام کے بعد جہاز میں سوار ہو کر آخر شوال میں جدہ پہنچے۔ چار ماہ مکہ معظمہ (۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۸ء) میں قیام رہا اور حج ادا فرمایا۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی کشش غالب آئی اور ربیع الاول ۱۲۵۷ھ کو مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ اور اُس دیارِ پاک میں مستقل قیام اختیار فرمایا۔ اگلے سال جولائی ۱۸۵۹ء میں آپ کا کتب خانہ ڈیرہ اسماعیل خان کے راستے بمبئی سے مکہ معظمہ اور بعد ازاں مدینہ منورہ پہنچا۔ مدینہ منورہ میں آپ نے سلسلہ کا کام باقاعدہ شروع کیا اور ایک کثیر خلقت بیعت وفیوض سے سرفراز ہوئی۔ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۰ھ / ۱۹ ستمبر ۱۸۶۰ء بروزِ سہ شنبہ ظہر اور عصر کے درمیان شربتِ وصال نوش فرمایا۔ جنت البقیع میں ذوالنورین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے جوار میں آسودۂ خاک ہوئے [1] (رحمهم الله رحمةً واسعةً)

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں۔ حضرت شاہ محمد مظہر نے مناقب احمدیہ مقاماتِ سعیدیہ میں آپ کے اسّی (۸۰) خلفا کے نام لکھے ہیں۔ اور انساب الطاہرین میں حضرت شاہ محمد عمر نے تحریر کیا ہے کہ سینکڑوں افراد آپ سے اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔ آپؒ کے علم ظاہری کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے صاحب سرالکاملین نے لکھا ہے:۔

"بسیارے از علمائے زماں شاگرد حضرت ایشاں بودند مثل مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحی ،مولانا محمد نواب، مولوی احمد علی سہارن پوری محدث، مولوی ارشاد حسین مجددی، مولوی فیض الحسن سہارن پوری اور مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیر ہم۔" [2]

حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی تصانیف میں حسب ذیل رسائل ہیں، یعنی:۔

(۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو) مطبوعہ

---

[1] خواجہ دوست محمد قندھاری: مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید مدنیؒ ،مکاتیب ۳۱،۳۲،۳۳۔

شیخ محمد اکرام مرحوم: رودِ کوثر صفحہ ۶۶۳۔

[2] (۱) محمد مظہر مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ صفحہ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ (۲) بحوالہ مقامات خیر

(۲) الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی)

(۳) الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی)

(۴) انہار اربعہ (فارسی) مطبوعہ

(۵) تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی) مطبوعہ

(۶) رسالہ ہٰذا اِثبات المولد والقیام (عربی)

(۷) مکتوبات: آپ کے تمام مکاتیب تا حال جمع نہیں کئے گئے۔ صرف ایک سو سینتیس (۱۳۷) مکاتیب آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ نے جمع کئے ہیں، جن کا ایک خطی نسخہ بخطِ خواجہ محمد عثمان داماںیؒ، جناب محمد سعد سراجی مرشد بابا کی ملکیت ہے۔[1]

(۸) فتاویٰ آپ احیاناً فتویٰ بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا۔

رسالہ اثبات المولد والقیام

جیسا کہ اس رسالہ کے نام سے اس کا موضوع عیاں ہے یعنی اس میں مولد وقیام کے اثبات وتائید میں قوی دلائل واقتباسات کے ساتھ مبرھن کیا گیا ہے رسالہ کے خاتمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے یہ رسالہ مولوی محبوب علی جعفری کے رد میں تالیف کیا ہے۔

مولوی محبوب علی کا ذکر صاحب نزہۃ الخواطر نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

الشیخُ العالمِ المحدثِ محبوب علی بن مصاحب علی بن حسن علی بن روشن علی بن رحیم الدین بن فهیم الدین الحسینی الجعفری الدهلوی، احدُالعلماءِ المشهورین وَلَدَ بدارِ الملکِ دهلی فی غرَّةِ محرم سنةُمائیتن والفِ و قرأالعلم علی الشیخِ عبد القادر بن ولی الله الدهلوی وحَصَلَتُ له الاجازةُ من الشیخِ عبد العزیز بلا واسطةٍ وشارکَ العلّامة اسماعیل بن عبد الغنی الدهلوی فی السماع والقرأة

[1] اور چند مکاتیب بنام مولانا سید عبدالسلام مرحوم ہسوی بھی ہیں جو اُن کا اخلاف کے ہاں غیر مطبوعہ موجود ہیں۔
ابوالحسن زید فاروقیؒ "مقاماتِ خیر"

للترمذی علی الشیخ عبد القادر المذکور وبایَعَ السیِّدَ المجاهد احمد بن عرفان البریلوی بیعةُ الجهادِ وسافر اِلٰی یاغستانَ مع اصحابه لِیَنْصُرَ فِی الْجهادِ ولٰکِنَّ الشّیطانَ وَسْوَسَ فِی صَدْرِہ فتأخَّرَ ورَجَعَ اِلَی الْهِنْدِ ....ماتَ فِی عَاشِرِ ذِی الْحَجَّةِ سِنَته ثمانینَ ومأتَینِ وَ اَلْفٍ بِبَلدَةِ دهلی فَدُفِنَ بِهَا ۔ ۱

مولوی محبوب علی (۱۲۰۰۔۱۲۸۰ھ) کا ابتدا میں مجاہدین کی جماعت سے تعلق تھا لیکن مجاہدین کے سفر یاغستان کے دوران وہ جماعت سے کنارہ کش ہو گئے۔

یہ جماعت ۱۲۴۱ھ میں یاغستان کی طرف گئی اس لئے یہ قیاس غلط نہیں ہے کہ مولوی محبوب علی نے یہ رسالہ اس سفر سے پیشتر لکھا ہوگا لیکن یہ بات عیاں ہے کہ اس جماعت میں شرکت سے قبل مولوی محبوب علی جعفری اور مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے درمیان قلمی رابطہ موجود تھا اور یہ دونوں ہم سبق تھے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مولوی اسماعیل تحریک کے آغاز سے پہلے ہی اپنی تقاریر میں ''مولد و قیام'' کو ناجائز اور بدعت کہا کرتے تھے۔

مولوی محبوب علی نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کو انگریزوں کے خلاف جہاد کو ناجائز قرار دیا تھا ۲ جبکہ صاحب رسالہ ھٰذا حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ نے نہ صرف اُسے جنگ آزادی سے تعبیر کیا بلکہ اسے جہاد کا درجہ دلوانے میں سعیِ بلیغ سے کام لیا۔ گویا دونوں کے درمیان بلحاظ دینی عقائد اور سیاسی افکار کے لحاظ سے خاصا بُعد تھا۔

رسالہ اثبات المولد والقیام کے جس خطی نسخہ کا عکس اس وقت ہم قارئین کرام کی نذر کر رہے ہیں وہ حضرت مصنفؒ کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے قلمی نسخے کا ہے یہ نسخہ حضرت قبلہ شاہ صاحب اپنے خلیفہ نامدار حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ کو اپنے خاص مرید میمن ناصر شادی زئی کے ہاتھ موسیٰ زئی شریف ارسال فرمایا۔ ۳ جو اس وقت خوش قسمتی سے کتابخانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع

۱ عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/۴۰۲

۲ عبدالقادر درزام پوری: علم و عمل حواشی محمد ایوب قادری کراچی ۱۹۶۰ء جلد اول صفحہ ۲۵۴۔۲۵۵

۳ حضرت حاجی محمد قندھاری: مکاتیب حضرت شاہ احمد سعید دہلوی مدنیؒ مکتوب ۴۷۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان پاکستان میں محفوظ ہے۔ اس اہم نسخہ کی نشاندہی جناب محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا فرزندِ ارجمند حضرت مولینا محمد اسمٰعیل مدظلہ العالی [۱] (سجادہ نشین خانقاہِ مذکورہ) نے کی جس کے لئے ہم اُن کے شکر گذار ہیں۔ ان سطور کے لکھتے وقت یہ جان کر انتہائی مسرّت ہوئی کہ اس رسالہ کا عکس ہمارے فارسی مقدمہ کے ساتھ مکتبہ ایشیق استنبول ترکی سے رسالہ النعمۃ الکبریٰ علی العالم کے ساتھ بطور ضمیمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

اب رسالہ کے مختصر تعارف کے بعد اصل رسالہ اثبات المولد والقیام ملاحظہ ہو۔

محمد اقبال مجددی	دارالمؤرخین
۱۵ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ	گیلانی سٹریٹ، منور عزیز
۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء	پارک، نیوسن پورہ
	لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

[۱] شیخی وامامی والدی ماجدی حضرت خواجہ مولانا محمد اسماعیل سراجی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے چار محرم ۱۴۱۳ھ/ پچیس جون ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک سی ایم ایچ (CMH) راولپنڈی میں شربتِ وصال نوش فرمایا اور اِس کے اگلے دن ہفتہ کو مسجد خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں اپنے اکابر کے احاطۂ مزارات میں اپنے والدِ گرامی حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم کے پہلو میں آسودۂ خاک ہوئے، رضوان اللہ عل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق
لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون والصلوٰۃ
والسلام علی من ختم بہ النبیون وآلہ واصحابہ الذین
ہم انوار العیون ایہا العلماء السائلون عن دلائل
مولد الشریف لنبینا وسیدنا صلی اللہ علیہ وسلم فاعلموا
ان محفل المولد الشریف تشتمل علی ذکر الروایات من الاحادیث
الصحاح الدالۃ علی جلالۃ قدرہ واحوال ولادتہ ومعراجہ
ومعجزاتہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما ذکرہ الذاکرون
وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون فانکارکم مبنی علی
عدم استماعہ فان کنتم مسلمین شائقین الی استماع احوال
محبوب رب العلمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
فاحضروا الدنیا واستمعوا الطیر علیکم صدق ما ادعینا
وہو فی الحقیقۃ وعظ وتذکیر لمن القی السمع وہو شہید
مامور بہ فی کلام رب العلمین لقولہ تعالی وذکر فان

الذکری ینفع المومنین الا کو عظ الجهال فی زماننا الذین
اتخذوا انفسہم علماء و صلحاء المشتمل علی تحقیر الانبیاء و الاولیاء
و اغتیاب المومنین الکاملین و قد نہی اللہ سبحانہ عن الغیبۃ
فی کلامہ المجید حیث قال جل جلالہ و لا یغتب بعضکم
بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ و اتقوا اللہ
ان اللہ تواب رحیم ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا بیخردی چند
زخود بیخبر عیب بسند بر علم ہنر باد شوند ار بچراغی رسند
دود شوند ار بدماغی رسند نعوذ باللہ منہم و ذکر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
بعینہ ذکر اللہ سبحانہ روی ابو سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اتانی جبرئیل فقال ان ربی و ربک یقول تدری کیف
رفعت ذکرک قلت اللہ و رسولہ اعلم قال قال اللہ سبحانہ
اذا ذکرت ذکرت معی قال ابن عطاء جعلت تمام الایمان
بذکری معک و قال ایضاً جعلتک ذکرا من ذکری فمن
ذکرک ذکرنی کما ہو مذکور فی الشفاء فالمانع من ذکر اللہ
و ذکر الرسول یکون من جنود ابلیس المتنفر عن ذکر اللہ تعالی

لان المؤمن المحب يشتاق ويتلذذ بذكر المحبوب كما قال الشاعر

اعد ذكر نعمان لنا ان ذكره هو المسك ما كررته يتضوع

ويبذل الاموال والاولاد والازواج والانفس لاستماع

ذكر المحبوب كما هو ماثور عن الخليل صلى الله على نبينا وعليه وبارك

وسلم فمن شاء يكون من حزب الله الا ان حزب الله هم

المفلحون ومن شاء يكون من حزب الشيطان الا ان حزب

الشيطان هم الخاسرون ومن ذكر انفع الدلائل المخصوصة التي

صرح بها العلماء الكبار على رغم انف الكفار ما استخرج الامام

الحافظ ابو الفضل ابن حجر اصله من السنة حيث قال قد ظهر لي تخريجها

على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم

فقالوا هذا اليوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه

شكرا لله تعالى فقال انا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه فيستفاد

منه فعل ذلك شكرا لله تعالى على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة

او دفع نقمة ويعاد ذلك على نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر

لله تعالی یحصل بانواع العبادات او السجود والقیام والصدقة والتلاوة

وای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی الکریم نبی الرحمة فی ذلک

الیوم وعلی هذا فینبغی ان یتحری الیوم بعینه حتی یطابق قصة

موسی فی یوم عاشوراء انتهی وقال شیخنا شیخ الاسلام بقیة المجتهدین

الاعلام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمه الله

وقد ظهر لی تخریجه علی اصل آخر غیر الذی ذکره الحافظ وهو ما رواه البیهقی

عن انس رضی ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد

ان جده عبد المطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة

ثانیة فیحمل ذلک علی ان هذا فعله صلی الله علیه وسلم لاظهار الشکر علی

ایجاد الله تعالی ایاه رحمة للعالمین وتشریفا للامة صلی الله علیه وسلم

کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده

بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوه القربات

والمسرات انتهی وصرح بمثل ذلک فی شرح سنن ابن ماجه وقال

الشیخ الامام جلال الدین عبد الرحمن ابن عبد الله مولد رسول الله

صلی الله علیه وسلم مبجل مکرم قدس یوم ولادته وشرف وعظم

وكان وجوده مبدء سبب النجاة لمن اتبعه ومن اعد لها الفرحة بمولده

صلى الله عليه وسلم وتمت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم الجمعة

من حيث ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم

فمن المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب

الوليمة للحضور انتهى والامام ابو عبد الله بن الحاج قال في فضيلة شهر

مولد نبينا صلى الله عليه وسلم هذا الشهر فضله الله تعالى وفضلنا فيه

بهذا النبي الكريم الذي من الله علينا فيه بسيد الاولين والاخرين

فكان يجب ان يزداد فيه من العبادة والخير شكرا للمولى على ما

اولانا فيه من هذه النعم العظيمة وان كان النبي صلى الله عليه وسلم

لم يزد فيه على غيره من الشهور شيئا من العبادات وما ذاك الا لرحمته صلى الله عليه

وسلم لامته ورفقه بهم لانه عليه الصلوة والسلام كان يترك العمل

خشية ان يفرض على امته رحمة منه بهم لكن اشار عليه الصلوة والسلام

الى فضيلة هذا الشهر العظيم بقوله للسائل الذي سأله عن صوم يوم الاثنين

ذلك يوم ولدت فيه فتشريف هذا اليوم متضمن لتشريف هذا الشهر

الذي ولد فيه فينبغي ان نحترم حق الاحترام ونفضل بما فضل الله

الاشہر الفاضلة وفضیلة للازمنة والامکنة بما خصہا اللہ بہ من العبادات
التی تفعل فیہا لما قد علم ان الامکنة والازمنة لا تشرف لذاتہا
وانما یحصل لہا التشریف بما خصت بہ من المعانی فانظر الی ما خص اللہ بہ ہذا
الشہر الشریف ویوم الاثنین الا تری ان صوم ہذا الیوم فیہ فضل عظیم
لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد فیہ فعلی ہذا ینبغی انہ اذا دخل ہذا الشہر الکریم
ان یکرم ویعظم ویحترم بالاحترام اللائق بہ اتباعا لہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی کونہ کان یخص الاوقات الفاضلة بزیادة فعل البر فیہا وکثرة الخیرات
انتہی وقال الشیخ احمد بن خطیب القسطلانی فی المواہب اللدنیة واذا کان
یوم الجمعة التی خلق فیہ آدم علیہ السلام خص بساعة لا یصادفہا عبد
مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ فما بالک بالساعة التی ولد
فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یجعل اللہ فی یوم الاثنین یوم
ولدہ من التکلیف بالعبادات ما جعل فی یوم الجمعة المخلوق فیہ
آدم من الجمعة والخطبة وغیر ذلک اکراما لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتخفیف
عن امتہ بسبب عنایة وجودہ قال اللہ تعالی وما ارسلناک الا رحمة
للعالمین ومن جملة ذلک عدم التکلیف عن عبادة الانصاری

انہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین قال ذلک یوم ولدت فیہ
وانزلت علی فیہ النبوۃ رواہ مسلم وفی المسند عن ابن عباس قال ولد صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الاثنین واستنبئ یوم الاثنین وخرج مہاجرا من مکۃ الی المدینۃ یوم
الاثنین ودخل المدینۃ یوم الاثنین ورفع الحجاب یوم الاثنین انتہی قال
الحافظ ابو شامۃ شیخ النووی فی کتابہ الباعث علی انکار البدع والحوادث مثل ہذا
لحسن یندب الیہ ویشکر فاعلہ ویثنی علیہ انتہی وقال الشیخ الامام العالم العلامۃ
نصیر الدین المبارک فی فتوی بخطہ ذلک جائز ویثاب فاعلہ اذا
احسن القصد انتہی وقال الامام العلامۃ ظہیر الدین ہذا حسن اذا قصد
فاعلہ جمع الصالحین والصلوۃ علی النبی الامین واطعام الطعام للفقراء
والمساکین وہذا القدر یثاب علیہ بہذا الشرط فی کل وقت انتہی
قال الشیخ نصیر الدین ہذا اجتماع حسن یثاب قاصدہ وفاعلہ
واجتماع الصلحاء لیاکلون الطعام ویذکرون اللہ تعالی ویصلون علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تتضاعف القربات والمثوبات انتہی
وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن ابن اسماعیل ومن احسن ما ابتدع
فی زماننا ہذا ما کان یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ والسرور فان ذلک
مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیمہ
وجلالتہ فی قلب فاعلہ وشکر اللہ تعالی علی ما من بہ من ایجاد رسولہ الذی ارسلہ
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین انتہی وہکذا افاد
الشیخ الامام العلامہ صدر الدین موہوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ وہذہ کلہا
منقولۃ من السیرۃ الشامیۃ واما ما ذکرت من نسبۃ المنع الی الامام الہمام
فحاشا وکلا بل ان امامنا وقبلتنا منع عن حضور مجلس الغناء ولکان
فی ضمن القرآن وقصاید النعت لا عن القرآن والحدیث کما زعم
الجاہلون براءۃ سبحانک ہذا بہتان عظیم یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ
ابدا ان کنتم مومنین فانظر بعین الانصاف فی مکاتیبہ قال رضی اللہ عنہ
فی مکتوبہ الموفی ماتین وستاوستین من الجلد الاول براندکہ سماع
ورقص فی الحقیقۃ داخل لہو ولعب است کریمۃ ومن الناس من یشتری
لہو الحدیث در شان منع سرود نازل شدہ است چنانکہ مجاہد کہ شاگرد
ابن عباس است واز کبار تابعین می گوید کہ مراد از لہو الحدیث سرود است
فی المدارک لہو الحدیث السمر والغناء وکان ابن عباس وابن مسعود یحلفان
انہ الغناء وقال المجاہد فی قولہ تعالی والذین لا یشہدون الزور ای لا یحضرون
الغناء الی آخر ما قال نیز خیال باید کرد کہ تعظیم مجلس سماع ورقص نمودن
بلکہ از شرائط عقیدت وعبادت دانستن چہ شناعت دارد والعمد الحمد والمنۃ

که پیران ما باین امر مبتلا شده‌اند و ما متابعان را از تقلید این امر وا رهانیده‌اند
شنیده میشود که مخدوم زاده‌ها میل سرود دارند و مجلس سرود و قصیده
خوانی در شبهای جمعه منعقد میسازند و اکثر یاران درین امر موافقت
مینمایند عجب‌تر از عجب پیران سلاسل دیگر عمل پیران خود را بهانه
ساخته ارتکاب این امر مینمایند و حرمت شرعی را بعمل پیران
خود دفع میکنند اگرچه فی الحقیقه درین امر محقق نباشند یاران
درین ارتکاب چه معذور نخواهند بود حرمت شرعی یک طرف
و ملی الفت طریقه پیران خود یک طرف نه اهل شریعت ازین فعل
راضی اند و نه اهل طریقت اگر حرمت شرعی نبودی محض احداث
امر در طریقت شنیع بودی فکیف که حرمت شرعی با آن جمع شود
انتهی قدر الحاجة ویؤید ما قال رضی الله عنه فی الجلد الثالث دیگر در باب
سرود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن
و در قصاید نعت و منقبت خواندن چه مضایقه است ممنوع تحریف
و تغییر حروف قرآن است و التزام مقامات نغمه و تردید صوت بآن بطرز
الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر بنحوی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی نشود و در قصاید خواندن شرائط مذکوره متحقق
نگردد و آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند چه مانع است انتهی پس ظاهر شد
که مراد امام ما قدس سره بقوله در عبارت مکتوب سوم که مانعان آنرا نقل
میکنند و تمسک خود مینمایند قصاید خوانی نعت در پرده نغمه

و تردید صوت با آن بطریق الحان با تصفیق مناسب آنست چنانچه از نفس
عبارت امام نقل نموده شده مما ثبت مطلقا کی فهو اخبث الحق و زهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا سبحان الله که بعده این فرقه باطل مجیب و تیره خوکش ساخته
که برای اغوای جهال کالانعام و ترویج زر کاسه خود نام بزرگان و امامان ما را
بدنام نموده است میگویند که فلان بزرگ چنین نوشته است سبحانه و تعالی عما یقولون
علوا کبیرا باقی ماند کلام در قیام وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم
پس بدانید که قیام برای تعظیم سرور عالم صلی الله علیه وسلم در حالت حیات آنحضرت
از صحابه کرام ثابت گردیده است عن ابی هریره قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض
بیوت ازواجه مشکوة المصابیح و اعلم ان حرمة النبی صلی الله علیه وسلم بعد
موته و تعظیمه و توقیره لازم کما کان حال حیاته و ذلک عند ذکره صلی الله
علیه وسلم و ذکر حدیثه و سنته و سماع اسمه و سیرته و معاملة آله و عترته و تعظیم
اهل بیته و صحابته شفا ازین روایت معلوم گردید که موجب حیات آنحضرت
رسالت مآب در تعظیم و توقیر یکسان است هرگاه اگر کسی تعظیم قدوم میمنت
لزوم آنجناب را از عالم ارواح بعالم اشباح بجا آرد چه مضائقه است با وجود آنکه
علمای خیر البقاع و مفتیان مذاهب اربعه فتوا باستحباب آن داده اند و مفتی
حنبلی بوجوب آن حکم نموده و مولانا عبد الله سراج حنفی مفتی و محدث حرم شریف
که یکتای عهد خویش بود در این عرس فرقه جدیده بر انواد شده در سرای او شان
می نشست و اعتراف کمالات مولانا موصوف می نمود نیز فتوا باستحسان قیام

حالا فتوهای مسطوره مختومه نزد راقم سطور موجود اند هر کس خواند ببیند
والامام برزنجی در عقد الجوهر هم اثبات استحسان آن فرموده حیث قال
وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة ودرایة
فطوبی لمن کان تعظیمه صلی الله علیه وسلم غایة مرامه ومرماه حالا نقل
فتوهای علماء مذکورین میرود آنرا باید شنید سوال ما قول العلماء المحققین
فی القیام المعمول بین العلماء والصلحاء فی العرب والعجم عند ذکر ولادة
سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فی قراءة المولد للنبی هل هو واجب
او مستحب او مباح او غیر ذلک بینوا جوابا مدللا شافیا کافیا ختموا
علیه توجروا اجرا کثیرا جواب الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذین
اصطفی اما القیام اذا جاء ذکر ولادته عند قراءة للمولد الشریف
توارثه الائمة الاعلام واقره الائمة والحکام من غیر نکیر منکر ولا رد
راد ولهذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیره ویکفی اثر عبد الله بن مسعود
ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن والله ولی التوفیق والهادی الی
سواء الطریق حرره خادم الشریعة المنهاج محمد عبد الله ابن المرحوم عبد الرحمن
سراج المفتی المحدث بمسجد الله الحرام انتهی واجاب مفتی الشافعیة
عثمان حسن الدمیاطی الشافعی جوابا طویلا نذکره علی سبیل الاجمال
القیام عند ذکر ولادة سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فی قراءة المولد

الشریف تعظیما له صلی اللہ علیہ وسلم امر لا شک فی استحبابہ وطلبہ واستحسانہ

وبذلک یحصل لفاعلہ من الثواب الحظ الاوفر والخیر الاکبر لانہ تعظیم ای تعظیم

للنبی الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفر الی نور الایمان

وخلصنا بہ من نار الجہل الی جنات المعارف والایقان فتعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ

مسارعۃ الی رضی رب العالمین واظہار لاقوی شعار الدین ومن یعظم شعائر اللہ

فانہا من تقوی القلوب ومن یعظم حرمات اللہ فہو خیر لہ عند ربہ ثم بین الدلائل

الی ان قال فاستفید من مجموع ما ذکرنا استحباب القیام لہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذکر

ولادتہ لما فی ذلک من کمال التعظیم لہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقال القیام عند ذکر

الولادۃ بدعۃ لانا نقول لیس کل بدعۃ مذمومۃ کما اجاب بذلک الامام

المحقق الولی ابو ذرعۃ العراقی حین سئل عن فعل المولد استحب او مکروہ وہل

ورد فیہ شئی اوہل فعلہ من یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ واطعام الطعام

مستحب فی کل وقت فکیف اذا انضم الی ذلک السرور بظہور نور النبوۃ

فی ہذا الشہر الشریف ولا یعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونہ بدعۃ کونہ

مکروہا فکم من بدعۃ مستحبۃ بل واجبۃ اذا لم ینضم لذلک مفسدۃ وانتہی المراد

انتہی نقلہ عنہ العلامۃ ابن حجر فی مولدہ الکبیر فقال نظیر ذلک فی القیام

عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم وایضا فقد اجتمعت الامۃ المحمدیۃ من اہل

السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم

لا تجتمع امتی علی الضلالۃ قال العلامۃ الدانعی جرت العادۃ بقیام الناس

اذا انتهى المداح الى ذكر مولده صلى الله عليه وسلم وهي بدعة مستحبة لما فيه
من اظهار الفرح والسرور والتعظيم قال الامام العالم العلامة ابو زكريا يحيى الصرصري
الحنبلي نفعنا الله به قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب على فضة من خط
احسن من كتب وان تنهض الاشراف عند سماعه قياما صفوفا او جثيا
على الركب اما الله تعظيما لاسمه كتب على عرشه يا رتبة سمت الرتب
وفي هذا القدر كفاية لمن وفقه الله وهداه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم تسليما كثيرا قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى احسان ربه في الدنيا والآخرة
عثمان حسن الدمياطي الشافعي خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام وبالجامع الازهر
سابقا غفر الله له جميع ذنوبه وستر في الدارين جميع عيوبه واحبابه اجمعين
والحمد لله رب العالمين انتهى الحمد لله رب العالمين رب زدني علما نعم استحسنه
كثيرون والله سبحانه اعلم كتبه الفقير عبد الله بن محمد الميرغني الحنفي مفتي
مكة المكرمة الحمد لله عز شانه رب زدني علما القيام عند ذكر ولادة سيد
الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم استحسنه كثير من العلماء والله اعلم كتبه
حسين ابن ابراهيم مفتي المالكية بمكة المحمية مصليا مسلما الحمد لله وحده اللهم
هداية للصواب نعم القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم استحسنه العلماء
وهو حسن لما يجب علينا من تعظيمه صلى الله عليه وسلم والله اعلم كتبه الفقير لربه
محمد عمر ابن ابي بكر الريس مفتي الشافعية بمكة المكرمة باسم الله علمه الحمد لله رب
العالمين اللهم هداية للحق والصواب نعم يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم

بما استحسنه العلماء الاعلام وقضاة الدين والاسلام فقد ذكروا ان عند ذكر ولادته
تحضر روحانيته صلى الله عليه وسلم فعند ذلك يجب التعظيم والقيام والله
سبحانه وتعالى اعلم كتبه الفقير الى الله تعالى محمد بن يحيى مفتي الحنابلة
في مكة المشرفة انتهى وما كتبت من انكم تحتفلون عيدا ثانيا في
شهر ربيع الاول من عند انفسكم فجوابه نعم حق علينا معاشر المسلمين
ان نجعل ليالي شهر مولده صلى الله عليه وسلم اعيادا الاعياد واحد كما صرح
به العلماء الكبار من المحدثين قال احمد بن خطيب القسطلاني في المواهب
اللدنية وارضعته صلى الله عليه وسلم ثويبة عتيقة ابي لهب اعتقها
حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم وقد رأى ابو لهب بعد موته
في النوم فقيل له ما حالك قال في النار الا انه خفف عني كل ليلة اثنين
وامص من بين اصبعي هاتين ماء واشار الى رأس اصبعه وان ذلك باعتاقي
لثويبة عند ما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها له قال
ابن الجوزي فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي
في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم الموحد
من امته عليه السلام يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله
عليه وسلم لعمري انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم
جنات النعيم ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم
ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون

السرور ويبذلون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم
من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام
وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده
المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض واعيى داء
وتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره
صلى الله عليه وسلم وليلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذات
الشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطيه ولان ليلة القدر شرف
بنزول الملائكة فيها وليلة المولد شرف بظهوره صلى الله عليه وسلم ولان ليلة
القدر وقع التفضيل فيها على امة محمد صلى الله عليه وسلم وليلة المولد
الشريف وقع التفضيل فيها على سائر الموجودات فهو الذي بعثه الله
رحمة للعالمين وعمت به النعمة على جميع الخلائق من اهل السموات والارضين
صلى الله عليه وعلى اله واصحبه واتباعه اجمعين انتهى وهذا الذي ذكرت
نبذة من دلائلها الكثيرة وفي هذا القدر كفاية لمن هداه الله تعالى
قال الله تعالى وما انت بهادي العمي عن ضلالتهم ان تسمع الا من يؤمن
باياتنا فهم مسلمون واما ما حررت ان كنتم تدعون مذهب من المنع

المتعددة فی ابحر بحمد الله سبحانه علی الملة الحنفیة البیضاء مشهورون سلفا وخلفا
وان خفی علی الاغبیاء خورشید نه مجرم ار کسی بینا نیست خورشید گفت گر نه بیند
بروز شپره چشم چشمهٔ آفتاب را چه گناه واعتقادنا علی ان الله تعالی واحد
لا شریک له ولا نظیر له ولا ضد له ولا شبه له ولا ند له هو موصوف بما وصف
نفسه مسمی بما سمی نفسه لیس بجسم ولا جوهر ولیس بمتحیز بل هو خالق کل متحیز وحیز
ولا بعرض الاجتماع له ولا الافتراق له ولا الابعاض له ولا یرجعه ذکر ولا یلحقه
فکر ولا تحققه العبارات ولا تعینه الاشارات ولا تحیط به الافکار ولا تدرکه
الابصار وکل شیء عنده بمقدار وکلما تصور فی الوهم او حواه الفهم فانه بخلافه
ان قلت متی فقد سبق الوقت کونه وان قلت کیف فقد احتجب عن الوصف
ذاته وان قلت این فقد تقدم المکان علة کل شیء صنعه ولا علة لصنعه لیس لذاته
تکییف ولا لفعله تکییف احتجب عن العقول کما احتجب عن الابصار لیس ذاته
کالذوات ولا صفاته کالصفات ونؤمن علی اثبات ما ذکر الله تعالی فی کتابه
وصح عن النبی صلی الله علیه وسلم فی اخباره من ذکر الوجه والنفس والسمع والبصر
من غیر تمثیل ولا تعطیل کما قال عز اسمه لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر والرؤیة
فی الجنة وما جاءت به الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم من الجنة والنار واللوح

والقلم والحوض والصراط والشفاعة والميزان والصور وعذاب القبر
وسؤال منكر ونكير واخراج قوم من النار بشفاعة الشافعين وان البعث
بعد الموت وان الجنة والنار خلقتا للبقاء وان اهلها فيها
مخلدون وان اهل النار مخلدون معذبون غير اهل الكبائر
من المؤمنين فانهم في النار لا يخلدون والله تعالى خالق
افعال العباد كما انه خالق لاعيانهم والله خلقكم وما تعملون
والخلق كلهم يموتون باجالهم وان الشر كسائر انواع المعاصي
بقضاء الله وقدره من غير ان يكون لاحد من الخلق على الله
حجة بل لله الحجة البالغة وانه لا يرضى لعباده الكفر والمعاصي
والرضاء غير الارادة ونرى الصلوة خلف كل بر وفاجر
ولا نشهد لاحد من اهل القبلة بالجنة لخبر اتى به ولا لاحد بالنار
لكبيرة اتى بها والخلافة لقريش ليس لاحد منازعتهم فيها
ولا نرى الخروج على الولاة وان كانوا ظلمة ونؤمن بالكتب
المنزلة والانبياء والمرسلين وانهم افضل البشر وان محمدا
صلى الله عليه وسلم افضلهم وان الله تعالى ختم به الانبياء وان
افضل البشر من بعده ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم تمام العشرة
ثم الذين شهد لهم بالجنة ثم القرن الذي بعث فيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم العلماء العاملون ونعتقد على التفصيل الى

من البشر على خواص من الملائكة وخواص الملائكة افضل من عوام البشر وهم افضل
من عوام الملائكة وبين الملائكة تفاضل كما بين المؤمنين وكمال الايمان
اقرار باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالاركان فمن ترك الاقرار
فهو كافر ومن ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق
ومن ترك الاتباع فهو مبتدع وان الناس يتفاضلون في ثمرات
الايمان وان المعرفة بالقلب لا ينفع ما لم يتكلم بكلمتي الشهادة الا
ان يكون لعذر ثبت بالشرع وافعال العباد ليست بسبب للسعادة ولا
للشقاوة السعيد من سعد في بطن امه والشقي من شقي والثواب على الطاعة
فضل والعقاب على المعصية عدل ولا يجب منهما عليه سبحانه فانه يفعل
ما يشاء ويحكم ما يريد لا معقب لحكمه ولا راد لقضائه وان رضاه وسخطه
نعمتان قديمتان لا يتغيران بافعال العباد فمن رضي عنه استعمله بعمل
اهل الجنة ومن سخط عليه استعمله بعمل اهل النار واما الحكمة في تعلق الرضا
باحد والسخط باخر فقد عجز عن تحقيقه البشر ومن هنا قال المعصوم قتلتني
مسئلة القضاء والقدر والرضاء بالقضاء والصبر على البلاء والشكر
على النعماء واجب على الناس كما في الحديث القدسي من لم يرض بقضائي
ولم يصبر على بلائي ولم يشكر على نعمائي فليطلب ربا سوائي والخوف والرجاء
زماما ن للعبد يمنعانه من سوء الادب وكل قلب خلا منهما فهو خراب
والاوامر والنواهي واحكام العبودية لازمة للعبد ما دام عاقلا غير انه اذا
صفا

صفا قلبه مع الله سقط عنه كلفة التكاليف لا النفس من هواها والبشرية لا
تزول عن احد ولو تربع في الهواء غير انها تضعف تارة وتقوى اخرى
والحرية من رق النفس جائزة في حق العبد يقينا والصفات المذمومة تفنى
عن العارفين والعبد ينتقل في الاحوال حتى يصير الى النعت الروحانيين
فيطوى له الارض ويمشي على الماء ويغيب عن الابصار ويصعد الى الهواء
ويطير في غير محله من القرى والحب في الله والبغض في الله
من اوثق العرى الايمان والامر بالمعروف والنهي عن المنكر واجب
على من امكنه بما امكنه وكرامات الاولياء ثابتة وهي في الحقيقة من جملة
معجزات الانبياء اذ فيها دلالة على كمال التابع وهو يتوقف على كمال
المتبوع واكمل المتبوعين وافضل المحبوبين نبينا المصطفى ورسولنا
المجتبى المخصوص بالشفاعة الكبرى والوسيلة العظمى صاحب قاب قوسين
او ادنى وواقف اسرار دنى فتدلى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه
البررة التقى وبارك وسلم صلوة وسلاما لا تعد ولا تحصى
حرره احقر عباد الله المجيد احمد سعيد المجددي [illegible]
في جواب كتاب محبوب علي الجعفري ١٢

رضائے خدا اور سول ﷺ

ہو میسر ہر گھڑی مجھ کو خدا
تیری اور تیرے محمد کی رضا ﷺ
میرے قول و فعل کا ہو رہنما
اسوۂ حسنہ تیرے محبوب کا
ہو لبوں پر اُس گھڑی صلِّ علیٰ
ہو جدا جب تن بدن سے دم مرا

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

مفہوم

﴿رب نے بھیجا آپ ہی کو رحمۃ للعالمین ﷺ﴾

اَحسَنُ الکَلَامِ

فِی

اِثباتِ المَولِدِ والقِیَامِ

حضرت مولانا شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۳۴۱ھ

پیش کش

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسس و منصرم دائرۂ دوستی ومکتبہ سراجیہ

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پختون خوا پاکستان

﴿۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷م﴾

اللہ کی عطاء

جگ میں کوئی امیر ہے ، کوئی غریب ہے

اللہ کی عطا ہے جو جس کا نصیب ہے

قطعاً نہیں ہیں جاہ و حشم وجہِ امتیاز

ڈرتا ہے جو خدا سے وہ اُس کے قریب ہے

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

تقریظ

از

فکرِ نارسا منشی محمد علی خان عرف دولہا خان خادمِ حضرت مصنف

بعد حمد و ثنائے منعمِ حقیقی و درود نا محدود حضرت محبوبِ ایزدی و شکرِ نعمتِ منعمِ مجازی دولہا خان خادم حضرت مصنف رقم پرداز ہے، اور رقم پرداز ہزار جان و دل سے، صدقے ناز و انداز ہے کہ جس سے دل کو ہوش، جان کو نوش، چشم کو آرام، گوش کو پیغام، ناظرین کو بشارت، شائقین کو مسرت، یعنی ایک نادر رسالہ مسمی احسن الکلام فی اثبات المولد و القیام ردّ وہابیاں پذیرائے طبع عالم و عالمیاں، بے مثل، بے نظیر، واللہ خاص و عام کا دل پذیر، عبارت میں لاجواب متانت میں انتخاب، فصاحت کی جان، بلاغت کا ایمان۔

مصنف اس رسالہ کے آفتابِ فلک ولایت، ماہتابِ گردونِ کرامت، کاشفِ اسرارِ ربانی و واقفِ رموزِ یزدانی، مظہر فیض الٰہی، مصدر تجلیاتِ نامتناہی، تصوف تو اُن کا حصہ ہے باقی سب کہانی اور قصہ ہے، معرفت تو اُن کی موروثی جاگیر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ وہ مقبولِ صغیر و کبیر ہیں، صوفی والا مقام، مرجع خاص و عام، ستودۂ اخلاق، ممدوحِ آفاق، اعنی جناب مستطاب حضرت مولانا شاہ محمد معصوم سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۰۸ھ میں چھپوایا ہے۔ جس کے سبب سے یہ مضمون بطورِ تقریظ لکھنے میں آیا ہے۔

مختصر قصہ مختصر گفتار
ہو مخاطب کی میرے عمر دراز

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَلَّ وَعَلٰی وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَاحِبِ مَقَامِ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی حضرۃ اَحْمَدَ مُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ التُّقٰی وَالنُّقٰی.

اَمَّابَعْدُ: فقیر محمد معصوم نقشبندی مجدِّدی نسبًا طریقۃً کَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ ظاہر کرتا ہے کہ جامع العلوم عرفان دستگاہ برادرِ طریقت مولوی عبداللہ سلہٹی پرچکی نے لکھا ہے کہ بعضے لوگ بنگالہ مثل فرقہ وھابیہ کے انکار کرتے ہیں انعقادِ مجلس مولد شریف حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات سے عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ اور نیز انکار کرتے ہیں قیام سے وقت ذکر ولادت شریف کے اور کہتے ہیں کہ بدعتِ سَیِّئَہ اور ناروا ہے اور مرتکب اس کا خلاف راہِ سنت اور مخالف طریقِ ہدیٰ ہے، اور بکمال اصرار مُسْتَدْعِی [1] ہوئے کہ ان دونوں امروں کے اِثبات میں ایک ایسا رسالہ تحریر کیا جائے جس سے منکرین کو جواب دندان شکن دیا جائے لہٰذا میں نے یہ چند اوراق بنظر اظہارِ حق وتمسک اخوانِ دینی وبرادرانِ یقینی اِرْقام کیے اور تفصیلِ اَدِلّہ کو اس کے محل وماخذ پر حوالہ کرکے بطریقِ اجمال ہر مبحث میں کلام کیا اول سے آخر تک اِختصار ملحوظ رہا قدرِ ضروری پر جس سے چارہ نہیں اکتفا کیا اور بامیدِ حُسنِ قبول اس کا نام:۔

''اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَام'' رکھا۔

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّابِاللّٰہِ وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ.

جاننا چاہیے کہ بڑے بڑے علمائے اعلام اور فضلائے عالی مقام جیسے ابنِ حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور ابنِ حجر مکی اور شیخ ابوشامہ استاد امام نووی وغیر ہم بھی مقتداء تھے اپنے زمانہ حیات میں اور ان کا قول وفعل حجت ہے واسطے نزدیک علماءِ اہلِ سنت کے بعد لمحات، قائل ہیں استحبابِ محفلِ مولد اور قیام وقت ذکرِ ولادتِ مُنیف کے بنظر تعظیم وتکریم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اور فتوی دیا

---

[1] اصرار کے ساتھ گزارش کی۔

اُنہوں نے ان دونوں امروں کے مستحب ہونے کا اور ثابت کیا استحباب کو ساتھ دلائلِ واضحہ اور براہینِ لائحہ کے اور ان اکابرِ دین اور اساطین [۱] شرح مبین کے زمانہ سے آج تک تمامی علماءِ انام شرقاً و غرباً، جنوباً وشمالاً خصوصاً علماءِ حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا اور علماءِ مصر و شام و یمن و ہند وغیرہم سب اتفاق کرتے چلے آئے اوپر مستحب ہونے محفلِ مولد اور قیامِ مذکور کے اور فتاوی و تحریرات بے حد اور کتب و رسائل لَاتُحْصٰی وَلَا تُعَدُّ اس باب میں تالیف و تصنیف کئے کسی شخص کے لئے کہیں پر جائے گفت اور گنجائش چون و چرا کی اصلا نہ چھوڑی [۲] مگر یہ فرقہ مبتدعہ جس کی بنا ہے اوپر مخالفت علماءِ راسخین کے اور جن کی غذا ہے طعن و تشنیع اوپر علماءِ ربانیین کے، جن کا دَیْدَن [۳] ہے اِحداثِ بدعت بنام نہاد عمل بالحدیث واتباعِ سنت، جن کا شیوہ ہے شقاقِ خیارِ امت [۴] اعنی صوفیہ کرام علیہم الرضوان والرحمت، جن کے خمیرِ طینت میں ہے اپنی شہرت ساتھ نکالنے کسی نئی بات کے خواہ وہ حق ہو یا باطل، جن کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے ذوق انگشت نمائی بایجادِ بندہ، عام اس سے کہ وہ کام کی بات ہو یا محض عاطل [۵] اس فرقہ کو اُن کتب و رسائل سے جن میں اُن اَکابر مصنفین نے براہینِ قاطعہ اور اَدِلّہ ساطِعہ کے روشن چراغ جلا کر واسطے رہروانِ طریقِ ہدایت اور طالبینِ راہِ طریقت کے جابجا رکھ دیئے ہیں سوائے ظلمت، ضلالت کے اور راہ نہیں سوجھتی ہے۔

وَلَنِعْمَ مَاقِيْلَ (کیا خوب کہا گیا):

باران کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس [۶]

اور طرّہ یہ کہ الٹے اکابر علمائے دین اور فضلائے محققین کو موردِ سہامِ طعن و ملام بناتے ہیں اور اپنی گمراہی سے بے خبر ایسے ایسے برگزیدگانِ بارگاہِ احدیت پر خلافِ حق کا اِتہام اور اِلزام لگاتے ہیں یعنی اپنی ضلالت کو متعدی کرتے ہیں، اور تخمِ ضلالت کے بونے پر مرتے ہیں:۔

---

[۱] اساطین: بھم۔ [۲] فی الاصل "ے" ہے۔ [۳] عادت، خو، خصلت۔

[۴] امت میں سے بہترین لوگوں کی مخالفت۔ [۵] بے کار۔

[۶] بارش جس کی طبیعت کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن باغ میں اس سے لالہ کے پھول اُگتے ہیں اور شورِیلی سرزمین میں گھاس کے تنکے۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِباً .[۱]

ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا وَضَاعُوْا فَاَضَاعُوْا .[۲]

اور منشاء اس کا نہیں مگر جہالت اور کور باطنی۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ .[۳]

ان کو اتنا نہیں سوجھتا کہ محفل مولد شریف میں سوائے ذکرِ خدائے تعالیٰ اور ذکر رسولِ مقبول و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کے جو عبارت ہے ذکر ولادت شریف وشمائلِ نبویہ ومعجزاتِ مصطفویہ وبیانِ معراجِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ممانعت کی جاتی ہے، اسی طرح قیام وقت ذکرِ ولادت میں جو خاص واسطے تعظیم وتوقیر اس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے حالاں کہ تعظیم اس سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضِ عین ہے ساری امت پر اور کیوں نہ ہو کہ وہ حضرت حق سبحانہ کے[۴] معظم اور پیارے[۵] ہیں۔ اور جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور تمامی اولیاءِ عظّام بلکہ جملہ خلائق کا وسیلہ اور سہارا ہیں[۶] کونسی حیثیت مانعہ موجود ہے جس کے سبب سے اس پر حکمِ بدعت کی داد دی جاتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تم کو معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول[۷] زیادہ جاننے والا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس وقت میرا ذکر کیا جائے اُس وقت میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے اور جس شخص نے تم کو یاد کیا اس نے مجھ کو یاد کیا اور ایمان کو میں نے کامل کیا ہے کہ تمہارا ذکر ہو ہمارے ذکر کے ساتھ جیسا کہ فرمایا:۔

---

[۱] کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ سورۃ الکھف.

[۲] خود گمراہ ہوئے پھر دوسرں کو گمراہ کیا خود ضائع ہوئے اور دوسروں کو ضائع کیا۔

[۳] اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مُہر کردی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ سورۃ البقرۃ.

[۴] فی الاصل ''کا'' ہے۔ [۵] فی الاصل ''پیارا'' ہے۔ [۶] فی الاصل ''ہے'' ہے۔

[۷] اللہ کا رسول: یہاں مراد جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ ۱۲ منہ

"اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ" "وَاٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ".

کہ جمع کیا اپنے ساتھ اپنے رسول کو ساتھ واوِ عطف کے جو شرکت کے واسطے ہے اور دوسرے کے لئے جائز نہیں، یہ دونوں ذکر یعنی ذکر اللہ اور ذکر الرسول موقوف علیہ ایمان کے ہیں کہ ایمان کی تکمیل بغیر ان دونوں کے محال ہے، اعظم شعائر اسلام اور بہترین احکام جو اذان اور نماز ہیں ان کا بھی جز ہے ذکر الرسول مثل ذکر اللہ کے، اور سوائے اس کے آیات اور احادیث اس مضمون کی بہت ہیں، پس جب ثابت ہوا کہ ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہٖ ذکر ہے خدائے تعالیٰ کا تو اب جو شخص کہ منع کرے اس ذکر شریف سے وہ فی الحقیقت مانع ہے ذکرِ الٰہی سے۔

نَجَّانَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنْھُمْ وَعَنْ مُجَالَسَتِھِمْ وَمُکَالَمَتِھِمْ.

بچائے ہم کو اللہ تعالیٰ اور سب بھائی مسلمانوں کو ان کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے اور ایسی گمراہی سے۔

لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ.

دنیا میں ایسے گمراہوں کی سزا خواری ہے اور آخرت میں عذاب بھاری[۱] اب موجب دلائل مذکورہ اور براہینِ مسطورہ کے۔

اس فرقہ کے ایمان کے نقصان پر ان کا انکار حجتِ واضحہ ہے کہ مانع ہیں ذکر اور تعظیم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، ان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں اور اس کی درستی کا ذکر، پھر امر ونہی اور سنت وبدعت میں بحث کریں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. اَیْ بِالنُّبُوَّۃِ وَغَیْرِھَا وَاَیُّ رَفْعٍ مِثْلُ اَنْ قَرَنَ اسْمَہٗ بِاسْمِہٖ فِیْ کَلِمَۃِ الشَّھَادَۃِ وَالْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ وَالْخُطْبَۃِ وَجَعَلَ طَاعَتَہٗ طَاعَتَہٗ وَصَلّٰی عَلَیْہِ فِیْ مَلَائِکَتِہٖ وَاَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالصَّلَاۃِ عَلَیْہِ وَخَاطَبَہٗ بِالْاَلْقَابِ الَّتِیْ لَمْ یُخَاطِبْ بِھَا اَحَدًا مِّنْ عِبَادِہٖ وَوَرَدَ فِی الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْثَر

---

[۱] بمعنی "بڑا"۔

اَلنَّاسِ تَبَعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰهِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَیَفْتَحُ اللّٰهُ لَهٗ وَحَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَهُوَالَّذِیْ قَالَ عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا قَائِلٌ قَوْلًا غَیْرَ فَخْرٍ وَّاَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ وَاَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَاخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَافَخْرَ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِیْقَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُهُمْ بَیْتًا وَّخَیْرُهُمْ نَفْسًا وَّاَنَااَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَابُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَاوَفَدُوْاوَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَانَصَتُوْا وَاَنَا مُتَشَفِّعُهُمْ اِذَاحُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَایَئِسُوْاوَالْکَرَامَةُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّهُمْ بِیْضٌ مَّکْنُوْنٌ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیّٖنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ لَوْلَاهُ لَمَاخَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَااَظْهَرَ الرَّبُوْبِیَّةَ وَکَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ.

یعنی فضائل و کمالات فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حدونہایت ہیں نہ کسی بشر کو اِستطاعت ہے اُن کے احاطہ کی، نہ کوئی شخص قدرت رکھتا ہے اُن کے اِنحصار کی بلکہ جو خصوصیات اور عنایات اور جو جو کمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اُن کو کوئی جان بھی نہیں سکتا اور نہ اِدْراک میں کسی کے آسکیں، سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو ان کا علم واِحاطہ ممکن نہیں یا جس کو جس قدر عطاء فرمایا ہے وہی جانتے ہیں چنانچہ اندکے نمونہ از بسیارے چند آیاتِ قرآن شریف اور چند احادیث صحیحہ جن سے فضائل وکمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہیں وہ بھی احادیث ہیں جو لکھی گئیں مِنْ جُملہ ان کے آیات یہ ہیں: فرماتا ہے اللہ تعالیٰ:۔

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ. [1] یعنی بلند کیا تمہارے ذکر کو۔

---

[1] سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ.

ساتھ نبوت وغیرہ کے اور کونسی رفعت اُس کے برابر ہوگی کہ مقارن کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اپنے نام مبارک کے ساتھ کلمۂ شہادت میں اور اذان میں اور اِقامت میں اور خطبہ میں اور گردانی اللہ تعالیٰ نے اِطاعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اِطاعت اپنی چنانچہ فرمایا:۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ.[۱]

اور درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ملائکہ کے ساتھ اور حکم فرمایا مومنین کو درود بھیجنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.[۲]

اور ایسے ایسے لقبِ عظمت اور علوِّ مرتبہ کے ساتھ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا کہ کسی بندہ کو اپنے عِباد میں سے نہ ایسا خطاب کیا نہ وہ لقب بخشا چنانچہ فرمایا:۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔[۳]

ترجمہ: اور تحقیق تو البتہ اوپر خُلق بڑے کے ہے۔

اور فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ.

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے سب عالموں کے۔

اور فرمایا: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا.

---

[۱] جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

[۲] بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب.

[۳] سورۃ نٓ وَالْقَلَم.

ترجمہ: اے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ تعالیٰ کے، ساتھ حکم اس کے کے، اور چراغ روشن۔

اور فرمایا:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ .

ترجمہ: اور نہیں تھا اللہ کہ عذاب کرتا ان کو اور تو بیچ ان کے تھا۔

اور فرمایا:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ: البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے آپس میں سے، شاق ہے اس پر جو ایذا تم کو ہو، حریص ہے تمہاری بھلائی کرنے پر، مہربانی کرنے والا ہے مسلمانوں پر۔

ماسوا ان آیات کے اور بہت آیات ہیں کہ جن سے فضائل اور کمالات عظمت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باہر ہیں۔

اور ترجمہ اُن احادیث صحیحہ کا جو عنقریب لکھی ہیں تحریر ہوتا ہے:۔

کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں اولادِ آدم کے، اور قیامت کے دن آپ کے تابع دار بہت ہوں گے بہ نسبت اور انبیاء علیہم السلام کے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب اوّلین اور آخرین سے بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اور سب سے پہلے آپ قبر سے نکلیں گے، اور سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے، اور سب سے پہلے آپ کی شفاعت مقبول ہوگی اور سب سے پہلے آپ دروازۂ جنت کو کھلوائیں گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھائیں گے حمد کا جھنڈا دن قیامت کے اور آپ کے ہی جھنڈے کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور اور ماسوا ان کے انبیاءِ عُظّام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اور جمیع مومنین ہوں گے، اور فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو علمِ اولین آخرین سکھایا گیا، اور ہم سب انبیاء کے پیچھے آئے دنیا میں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے یعنی درجہ اور مرتبہ میں اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا اور میں حبیب اللہ ہوں یعنی اللہ کا محبوب، اور میں کھینچنے والا ہوں پیغمبروں کا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں یعنی آپ

پیشوا ہوں گے دن قیامت کے اور سب پیغمبر آپ کی پیروی کریں گے اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور فخر سے نہیں کہتا اور میں محمد ہوں بیٹا عبداللہ کا پوتا عبدالمطلب کا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو پس گردانا مجھ کو ان کے بہتر میں، یعنی نور آپ کا ہر زمانہ میں جو بہترین اولادِ حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا اُس کو نورِ مذکور سے مُعَزَّز کیا جاتا، پھر کیا مخلوق کو دو فرقہ اور کیا مجھ کو بہتر فرقہ میں، پھر گردانا اللہ تعالیٰ نے فرقہ کو قبیلہ اور قوم اور کیا مجھ کو بہتر قبیلے میں، پھر بنایا اللہ تعالیٰ نے اُس قبیلے کو خاندان اور پیدا کیا مجھ کو بہتر خاندان میں، پس میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں خاندان میں اور بہتر ہوں اپنی ذات میں اور میں سب لوگوں سے پہلے نکلوں گا جب اُٹھائیں جائیں گے یعنی قبروں سے دن حشر کے اور میں ان کا پیشوا ہوں گا جس وقت حق کے سامنے حاضر کئے جائیں گے اور میں حق تعالیٰ سے بات کروں گا جس وقت سب چپکے ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جس وقت سب محبوس ہوں گے اور میں ان کا بشارت دینے والا ہوں جس وقت ناامید ہوں گے، اور کرامت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور جھنڈا حمد کا اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں سب اولادِ آدم میں زیادہ بزرگ ہوں نزدیک اپنے رب کے، طواف کرتے ہیں میرا یعنی ہر وقت میرے ساتھ رہتے ہیں ہزار خادم فرشتے بہت خوبصورت، اور جب دن قیامت کا ہوگا تو میں سب انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع ہوں گا اور فخر سے نہیں کہتا، اگر آپ نہ ہوتے حق تعالیٰ مخلوق کو نہ پیدا کرتا، اور نہ ظاہر کرتا اپنی اُلوہیت اور خدائی کو، اور تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔

اور سوائے اس کے اور بہت سی احادیث اسی طرح آپ کے اوصاف کمال اور کمالِ اوصاف میں وارد ہیں: ؎

نماند بعصیاں کسے در گرو[1]
کہ دارد چنیں سید پیشرو
محمد عربی کابروے ہر دو سرا است
کسیکہ خاک درش خاک بر سرِ او
خاکی و بہ اوج عرش منزل
امی و کتاب خانہ در دل

[1] کوئی شخص گناہوں کی باعث گروی نہیں رہے گا، کیوں کہ وہ ایسا سردار اپنا پیشوا رکھتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو دونوں جہانوں کی آبرو ہیں، جو شخص آپ کے در کی خاک نہیں اس کے سر پر خاک پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاکی ہیں لیکن علوِ مرتبت کے اعتبار سے آپ کی منزل عرش ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہیں لیکن کتاب خانہ آپ کے دل میں ہے۔

جمیع صفاتِ کمال میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

نہ مثل اس کا ہوا پیدا نہ ہو گا اور نہ ہے کوئی

نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

پس بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو منع کرتے ہیں آپ کے ذکر شریف سے اور باز رہتے ہیں آپ کی تعظیم وتکریم سے بلکہ حرام اور بدعتِ سَیِّئَہ کہتے ہیں اور پھر اپنا نام محمدی اور عامل بالحدیث رکھتے ہیں یہ سراسر مخالفت ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی اور خلاف ہے سنّتِ صحابہ اور طریق تابعین وتبع تابعین اور اتفاقِ مجتہدین سلف اور علماءِ عاملین خلف کے، اس واسطے کہ ذکرِ ولادت اور شمائل شریفہ اور اخلاقِ منیفہ اور معراج اور معجزات اور وفات اس مظہرِ جامع جمیعصفات کمالِ ظاہری وباطنی حق کے ثابت ہے کتاب وسنت اور آثارِ صحابہ اور اقوالِ تابعین وتبع تابعین اور اخبارِ سلف سے۔

بڑا سرمایۂ اعتراض اس فرقہ کا یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ قرونِ ثلاثہ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحابِ کرام اور تابعین کے زمانہ میں یہ محفل منعقد نہیں ہوئی اور نہ قیام وقت ذکرولادت کے ان تینوں زمانوں سے مروی ہوا اس لئے بدعت ہے۔

جواب...... اس کا یہ ہے کہ اس کے نفسِ بدعت ہونے سے کوئی محظورِ شرعی لازم نہیں آتا دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو کہ عہدِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھی:۔ نِعْمَۃُ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ. فرمایا :۔ یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔

پس خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے بدعت میں حُسن ثابت ہوا چنانچہ علماءِ اہلِ سنت نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں:۔

۱...... واجب۔ ۲...... مستحب ۳...... مباح

۴...... مکروہ ۵...... حرام

اور تفصیل ہر ایک کی موجب تطویل ہے علماءِ شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ نے تفصیل بشرح وبسط اُس کے محل میں لکھی ہے اور اس مختصر میں گنجائش اُس کے درج کی نہیں ہے، لہٰذا ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

محفل مولد شریف جس میں اُن امورِ مذکورہ بالا کا بیان ہوتا ہے اُس کے اِستِحباب میں کیا شک ہے یہ سب امور تو زبانِ صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، غایت یہ ہے کہ بحیثیت اِجتماع منقول نہیں ہیں فرادی فرادیٰ امروی ہیں پس اگر مجموعہ روایات کو بہیئتِ اجتماعی پڑھیں تو اس کی ممانعت کی کیا وجہ ہے بلکہ موجب زیادت برکات اور باعث کثرتِ فیضان وانوار ہوگا چنانچہ کتب علومِ دینیہ خصوصاً علمِ تفسیر وحدیث مثل صحاح ستہ بخاری شریف ومسلم وغیرہما کہ جن کا رتبہ صحت میں بعد قرآن مجید کے کل علماءِ متقدمین ومتاخرین کے نزدیک مسلّم ہے باوجودیکہ وجود ان کتابوں کا قرونِ ثلاثہ میں نہ تھا اور پھر یہ کتابیں کتنے درجۂ صحت واعتبار کو پہنچیں اور اصولِ دین واساسِ شرح متین مقرر ہوئیں، جولو گ منکر مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں خاص کر ان کا دارومدار ان ہی کتابوں پر ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں بھی احادیث واقوال وآثارِ صحابہ متفرق جمع کیے ہیں ایسے ہی مولد شریف میں بھی احادیث واقوالِ صحابہ کو جمع کر کے پڑھتے ہیں پس جو مولد شریف بروایاتِ صحیحہ جمع کیا ہوا اُس کا پڑھنا اس بناء پر مثل کتبِ علومِ دینیہ کے ہوا، اور اگر ایسے مولد شریف کا پڑھنا بدعتِ سَیِّئَہ یا مکروہ وحرام ہو تو لازم آتا ہے کہ کتبِ مذکورہ کہ جو اصولِ دین ہیں ان کا پڑھنا بھی بدعتِ سَیِّئَہ یا مکروہ اور حرام ہو، اور قباحت اس کی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ جولوگ مانع مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں وہ ان کتب کا پڑھنا بھی ترک کر دیں غَایَةُ مَا فِی الْبَابِ اگر فرق حکم پڑھنے میں کیا جائے گا تو درجۂ استحباب سے مولد شریف کا پڑھنا کم نہ ہوگا۔

اب ہم چند نقول علماءِ فحول اہلِ سنت سے نقل کرتے ہیں جن سے استحبابِ محفل مولد شریف اور قیام کا ثبوت واضح اور مبرہن ہوتا ہے۔

علامہ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اِنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفَقٌ عَلٰى نُدُبِهَا وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ لَهٗ كَذٰلِكَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْشَامَةَ شَيْخُ الْاِمَامِ النَّوَوِيِّ وَمِنْ اَحْسَنِ مَا ابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَا يُفْعَلُ كُلَّ عَامٍ فِی الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

ل الگ، الگ۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْهَارِ الزِّیْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَعَ مَافِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ لِلْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِیْمِہٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِکَ وَشُکْرًا لِلّٰہِ عَلٰی مَامَنَّ بِہٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ .تَمَّ کَلَامُہٗ .

قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ یَفْعَلْہُ اَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَاِنَّمَاحَدَثَ بَعْدَ ثُمَّ لَایَزَالُ اَهْلُ الْاِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْکِبَارِ یَعْمَلُوْنَ الْمَوْلِدَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْہِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَ ةِ مَوْلِدِہِ الْکَرِیْمِ وَیَظْهَرُ عَلَیْهِمْ مِّنْ بَرَکَاتِہٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ .

قَالَ ابْنُ الْجَزَرِیِّ مِنْ خَوَاصِّہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَہٗ مِنَ الْمُلُوْکِ صَاحِبُ اَرْبَلَ وَصَنَّفَ لَہٗ ابْنُ دِحْیَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کِتَابًا فِی الْمَوْلِدِ سَمَّاہُ "اَلتَّنْوِیْرُ بِمَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ" فَاَجَازَہٗ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَقَدِاسْتَخْرَجَ لَہُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَر عَسْقَلَانِی اَصْلًا مِنَ السُّنَّةِ وَکَذَا الْحَافِظُ السُّیُوْطِی وَرَدَّ عَلَی الْفَاکِهَانِیِّ الْمَالِکِیِّ فِیْ قَوْلِہٖ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَّذْمُوْمَةٌ. انتهی .

ترجمہ: یعنی بدعتِ حسنہ کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے اور مولد شریف کا پڑھنا اور اس کے واسطے لوگوں کا جمع ہونا بھی بدعتِ حسنہ ہے اسی وجہ سے امام ابوشامہ جو استاد ہیں امام نووی کے فرماتے ہیں کہ بہترین بدعتِ حسنہ جو ہمارے زمانہ میں نکالی گئی ہے وہ یہ ہے جو ہر سال خیرات اور صدقات اور اظہارِ زینت اور سرور ایک دن میں کرتے ہیں اور وہ دن موافق روز ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہے، اس لئے اس میں باوجود احسان کے فقراء پر علامت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کی بیچ دل اس شخص کے جو مولد شریف کو معمول بہ اپنا ٹھہراتا ہے اور اس میں شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اُس کے احسان پر کہ پیدا کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بھیجا ان کو واسطے رحمت عالمین کے۔

علامہ سخاوی نے کہا کہ اس عملِ مولد کو کسی نے سلف سے قرونِ ثلاثہ میں نہیں کیا بعد قرونِ ثلاثہ کے حادث ہوا پھر ہمیشہ کرتے رہے اہلِ اسلام محفل مولد شریف کو تمام اطرافِ بلاد اور بڑے بڑے شہروں

میں خیرات کرتے ہیں ان راتوں میں جن میں مولد شریف پڑھتے ہیں، طرح طرح کی خیرات اور بڑا اہتمام کرتے ہیں مولد شریف کے پڑھنے کا اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر بہت برکات۔

کہا علامہ ابن جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ مولد شریف کی خاصیات سے ہے یہ بات کہ جو شخص اس کو پڑھے یا پڑھوائے تو تمام سال آفات سے امن میں ہو جائے اور جو مراد اور مطلب ہو جلد پائے، اور پہلے جس نے شروع کیا اس محفل مولد شریف کو بادشاہوں میں سے بادشاہ ارْبَل تھا اور فاضل ابن دحیہ نے اُس کے واسطے ایک کتاب مسمّٰی بہ "تنویر" بیانِ مولد شریف میں لکھی، بادشاہ نے ہزار اشرفی اُس کے صلہ میں دی۔

اور حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے مولد شریف کی اصل حدیث سے نکالی۔

اور اسی طرح شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے اس کو سنّت سے ثابت کیا اور فاکہانی مالکی کے اس قول کا کہ "عملِ مولد بدعتِ مذمومہ ہے" رد کیا۔

ہم تھوڑی سی عبارت اُس رسالہ سے جس کو حافظ محقق جلال الدین سیوطی نے تالیف فرمایا ہے اور اصل مولد کی سنت سے استخراج کی ہے اور دادِ تحقیق دی ہے نقل کرتے ہیں تا کہ طالبینِ حق اور شائقین اظہارِ صدق اُس تحقیق سے بالکل محروم نہ رہ جائیں۔

وَفِيهَا كِفَايَةٌ لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ [1]

اور وہ عبارت یہ ہے:۔

وَبَعْدُ فَقَدْ وَقَعَ السُّوَالُ عَنِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ فِيْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ مَاحُكْمُهُ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعِ هَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ اَوْ مَذْمُوْمٌ وَعَمَلٌ يُثَابُ فَاعِلُهُ اَمْ لَا ؟

اَلْجَوَابُ ...... اَنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ هُوَاجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةِ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاوَقَعَ فِيْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سَمَاطٌ يَّاْكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[1] اور اس میں اس شخص کے لئے کفایت کا سامان ہے، جس کے سینے میں دل ہو، کان لگا کر سنے اور حاضر الذہن ہو۔

وَاِظْهَارِ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ صَاحِبُ اَرْبَلَ الْمَلِکُ الْمُظَفَّرُ اَبُوْسَعِيْدٍ کُوْکَرِیُّ بْنُ زَيْنِ الدِّيْنِ اَحَدُ الْمُلُوْکِ الْاَمْجَادِ وَالْکُبَرَاءِ الْاَجْوَادِ وَکَانَ لَهُ اٰثَارٌ حَسَنَةٌ. قَالَ ابْنُ کَثِيْرٍ فِیْ تَارِيْخِهٖ کَانَ يَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِيْفَ فِیْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَحْتَفِلُ بِهٖ احْتِفَالًا هَائِلًا وَّکَانَ شُجَاعًا بَطَلًا، عَاقِلًا عَالِمًا رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَکْرَمَ مَثْوَاهُ قَالَ وَصَنَّفَ الشَّيْخُ اَبُوالْخطاب بْنِ دِحْيَةَ لَهُ مُجَلَّدًا فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰه تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ "اَلتَّنْوِيْرُ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ" فَجَازَاهُ عَلٰی ذَالِکَ اَلْفَ دِيْنَارٍ.

وَقَالَ ابْنُ خَلْکَان فِیْ تَرْجِمَةِ الْحَافِظِ اَبِی الْخطاب ابْنِ دِحْيَةَ کَانَ مِنْ اَعْيَانِ الْعُلَمَاءِ وَمَشَاهِيْرِ الْفُضَلَاءِ. اِنْتَهٰی

اَلْاِخْتِصَارُ وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ اَبُوالْفَضْلِ ابْنُ حَجَرِ نِالْعَسْقَلا نی رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ فَاَجَابَ بِاَنَّ اَصْلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لَّمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ وَلٰکِنَّهَا مَعَ ذٰلِکَ فَقَدِ اشْتَمَلَتْ عَلَی الْمَحَاسِنِ قَصَدُوْهَا فَمَنْ تَحَرّٰی فِیْ عَمَلِهَا الْمَحَاسِنِ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا کَانَ بِدْعَةً حَسَنَةً وَمَنْ لَّافَلَا وَقَدْظَهَرَ لِیْ تَخْرِيْجُهَا عَلٰی اَصْلِ الثَّابِتِ وَهُوَمَاثَبَتَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هُوَ يَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰی مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُکْرًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی مَامَنَّ بِهٖ فِیْ يَوْمٍ مُّعَيَّنٍ مِنْ اِبْدَا ءِ نِعْمَتِهٖ وَدَفْعِ نِقْمَتِهٖ وَيُعَادُ ذٰلِکَ فِیْ نَظِيْرِ ذٰلِکَ الْيَوْمِ مِنْ کُلِّ سَنَةٍ وَالشُّکْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰی يَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَاَیُّ نِعْمَةٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِتَوَلُّدِ هٰذَا النَّبِیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰه تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی هٰذَا فَيَنْبَغِیْ اَنْ يَّتَحَرَّی الْيَوْمَ بِعَيْنِهٖ حَتّٰی يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَاِنْ لَّمْ يُلَاحَظْ ذَالِکَ لَمْ يُبَالِیْ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِیْ اَیِّ يَوْمٍ مِّنَ الشَّهْرِ بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ فَنَقَلُوْهُ اِلٰی يَوْمِ السَّنَةِ وَفِيْهِ مَافِيْهِ فَهٰذَا مَايَتَعَلَّقُ بِاَصْلِ

عَمَلِهٖ وَاَمَّامَایُعْمَلُ فِیْهِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْتَصَرَ فِیْهِ عَلٰی مَایُفْهَمُ مِنْهُ الشُّکْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ نَحْوِ مَاتَقَدَّمَ ذِکْرُهٗ مِنَ التِّلَاوَةِ وَالْاِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَاِنْشَادِ شَیْئٍ مِّنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِیَّةِ اَعْنِی الْاَشْعَارَ النَّعْتِیَّةَ الْمُحَرِّکَةَ لِلْقُلُوْبِ اِلٰی فِعْلِ الْخَیْرِ وَالْعَمَلِ لِلْاٰخِرَةِ وَاَمَّامَایَتْبَعُ ذَالِکَ مِنَ السَّمَاعِ وَاللَّهْوِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَالَ مَاکَانَ مِنْ ذَالِکَ مُبَاحًا بِحَیْثُ یُعِیْنُ السُّرُوْرَ بِذَالِکَ الْیَوْمِ لَابَأْسَ بِالْحَاقِهٖ وَمَاکَانَ حَرَامًا اَوْمَکْرُوْهًا فَیُمْنَعُ وَکَذَامَاکَانَ خِلَافُ الْاَوْلٰی. اِنْتَهٰی

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَّفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ اَنَّهٗ وَرَدَ اَنَّ جَدَّهٗ عَبْدَالْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ یَوْمَ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ وَالْعَقِیْقَةُ لَاتُعَادُ مَرَّةً ثَانِیَةً فَیُحْمَلُ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الَّذِیْ فَعَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِظْهَارًا لِّلشُّکْرِ عَلٰی اِیْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِیَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَتَشْوِیْقًا لِّلْاُمَّةِ کَمَا کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی نَفْسِهٖ لِذٰلِکَ فَیُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّکْرِ بِمَوْلِدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِنْ وُّجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَاِظْهَارِ الْمَسَرَّةِ.

ثُمَّ رَاَیْتُ اِمَامَ الْقُرَّاءِ الْحَافِظَ شَمْسَ الدِّیْنِ ابْنِ الْجَزْرِیِّ قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ 'عَرْفُ التَّعْرِیْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ' اَنَّهٗ قَدْرَاٰی اَبُوْلَهَبٍ فِی النَّوْمِ فَقِیْلَ لَهٗ مَاحَالُکَ؟ فَقَالَ فِی النَّارِ اِلَّا اَنْ یُّخَفَّفَ عَنِّیْ کُلَّ لَیْلَةِ اثْنَیْنِ وَاَمُصَّ مِنْ بَیْنِ اِصْبَعَیْ هَاتَیْنِ مَاءً بِقَدْرِ هٰذَا وَاَشَارَ بِرَأْسِ اِصْبَعِهٖ وَاِنَّ ذٰلِکَ بِاِعْتَاقِیْ ثُوَیْبَةَ عِنْدَ مَابَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِاِرْضَاعِهَا لَهٗ فَاِذَاکَانَ اَبُوْلَهَبِ نِالْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ لِفَرَحِهٖ بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَاحَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَمْرِیْ اِنَّمَایَکُوْنُ جَزَاءُهٗ مِنَ الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ نَاصِرُالدِّیْنِ بْنُ شَمْسِ الدِّیْنِ الدِّمَشْقِیِّ فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی "

عُوْدَةُ الصَّادِیْ فِیْ مَوْلِدِ الْهَادِیْ "وَقَدْ صَحَّ اَنَّ اَبَالَهَبٍ یُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ لِاِعْتَاقِهٖ ثُوَیْبَةَ سُرُوْرًا بِمِیْلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَنْشَدَ ۔

اِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهٗ

وَتَبَّتْ یَدَاهُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدَا

اَتٰی اَنَّهٗ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ دَائِمًا

تَخْفِیْفُ عِنْدَ السُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِیْ كُلُّ عُمْرِهٖ

بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرٌ وَّمَاتَ مُوَحِّدَا

اِنْتَهٰی كَلَامُ السیوطی .

ترجمہ: یعنی علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

کہ استفتاء کیا لوگوں نے کہ ربیع الاول کے مہینے میں جو مولد شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا جاتا ہے اور محفل مولد کی جاتی ہے اس کا ازروئے شرع شریف کیا حکم ہے آیا یہ عمل مقبول ہے یا مردود اور اس کا کرنے والا ثواب پائے گا یا نہیں؟

جواب..اس کا یہ ہے کہ اصل مولد شریف جو عبارت ہے ان چار باتوں سے:

☆ ایک تو اجتماع لوگوں کا محفل میں۔

☆ دوسرے پڑھنا قران شریف کی بعض آیات اور بعض سورتوں کا جو جس سے ہو سکے۔

☆ تیسرے بیان کرنا ان روایات اور احادیث کا جو ابتداءِ ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں وارد ہیں اور ان معجزات کا جو ظاہر ہوئے میلاد مبارک میں۔

☆ چوتھے بچھانا دستر خوان کا اور کھانا کھلانا اہلِ محفل کو، پھر لوٹ جانا ان کا۔

سوائے ان چار امروں کے اور کوئی امر ان سے زیادہ نہیں ہے بدعتِ حسنہ ہے، اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اس واسطے کہ اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور اس میں اظہار ہے فرحت اور

خوشی کا ساتھ ولادت باسعادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوّل جس شخص نے یہ محفل قائم کی بادشاہ ''اَرْبل'' تھا جس کا نام ''مظفر ابوسعید'' ہے یہ بادشاہ بزرگ تھا اور سخی، اور اس بادشاہ کے اوصاف ذاتی پسندیدہ تھے۔

فاضلِ جلیل ابنِ کثیر اس کے حال میں لکھتے ہیں کہ: یہ بادشاہ ہمیشہ ربیع الاول کے مہینہ میں محفل مولد شریف کیا کرتا تھا اور بڑے اہتمام اور تُزک سے اُس کی محفل آراستہ ہوتی تھی اور یہ بادشاہ دلیر اور بہادر اور عقل مند اور عالم تھا۔

شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے ایک کتاب مولد شریف کے بیان میں تصنیف کی جس کا نام ''اَلتَّنْوِیْرُ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ'' رکھا اور وہ بادشاہ اَرْبل کی خدمت میں پیش کی بادشاہ نے اُس کے صلہ میں شیخ موصوف کو ہزار اشرفی عطاء فرمائی۔

ابنِ خلکان اپنی تاریخ میں بیچ احوال شیخ ابوالخطاب ابنِ دحیہ کے لکھتے ہیں کہ یہ علماءِ معتبرین اور فضلاءِ مشہورین میں سے تھے۔ اِنْتَہٰی

اور شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر عسقلانی سے محفلِ مولد کا استفتاء لوگوں نے پوچھا تو آپ نے جواب لکھا کہ:۔

اصلِ مولد بدعت ہے، سلف صالح یعنی اہلِ قرونِ ثلاثہ سے منقول نہیں لیکن باوجود اس کے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو محفل کرنے والے اُس کا قصد اور نیت کرتے ہیں، پس جو شخص بہ نیت ان خوبیوں کے اس عمل کو کرے اور مقصود اُس کا وہ خوبیاں ہوں جو اس میں ہیں اور بچے ان کی ضد سے جو برائیاں ہیں تو اس کے لئے یہ عمل مولد شریف بدعتِ حسنہ ہے۔ اور جس کی یہ نیت اور قصد نہ ہو تو اس کے لئے نہیں۔ اور بے شک ظاہر ہوئی ہے مجھے اس عمل مولد کے جواز کی ایک دلیل عمدہ اور وہ حدیث ہے بخاری اور مسلم کی کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ روزہ رکھتے تھے وہ عاشورے کے دن پس پوچھا آپ نے اُن سے اس کا سبب تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ڈبویا فرعون کو اور نجات دی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پس ہم روزہ رکھتے ہیں اس دن میں اللہ تعالیٰ کے شکر کے واسطے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان پر شکر کرنا چاہیے خاص اُس روز مُعَیَّن میں جس میں حق تعالیٰ نے فضل واحسان فرمایا ہے اور عذاب ومصیبت کو دفع کیا ہے اور ہر سال میں خاص اُس دن شکر کا اِعادہ چاہیے اور شکر حق تعالیٰ کا حاصل ہوسکتا ہے انواعِ عبادات سے جیسے سجدہ اور روزہ اور خیرات اور تلاوتِ قرآن مثلاً ۔ اور کون سا فضل اور احسانِ الٰہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر ہے کہ نبی رحمت ہیں تمام عالَم کے واسطے اور یہ فضل جمیع اَفضال اور انعاماتِ الٰہیہ کا اصلِ اصول ہے، پس اس بنا پر سزاوار ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا دن مقرر اور مُعَیَّن کریں اس محفل مولد شریف کے واسطے کہ وہ روز دوشنبہ ہو، تاکہ مطابقت ہو اس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصۂ مذکور سے جو یومِ عاشورا میں واقع ہوا اور اگر بغیر لحاظ اور التزامِ تعیُّن اس دن کے کریں تو اس کا بھی کچھ مضائقہ نہیں مہینے میں سے جونسے دن چاہیں محفل مولد شریف کریں بلکہ ایک جماعت نے اس سے زیادہ آسانی اور وسعت نکالی ہے کہ سال بھر میں جونسے دن چاہیں اس محفل شریف کو منعقد کریں اور اس میں ایک بڑی خیر وبرکت اور خوبی ہے، یہ تو کلام تھا اصل عملِ مولد اور اس کی دلیل میں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس میں کیا چیز کرنی مناسب ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سزاوار اس میں یہ ہے کہ وہ امور کئے جائیں کہ جن سے شکرِ الٰہی ظاہر ہو اور سمجھا جائے مثل اُن امور کے جو مذکور ہوئے یعنی تلاوتِ قرآن شریف اور کھانا کھلانا اور خیرات کرنا اور اشعارِ نعتیہ مثل قصائد اور غزلیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھنا جن سے ذوق اور شوق اہلِ محفل کے واسطے پیدا ہو نیک کاموں کا اور اعمالِ آخرت کا۔ باقی رہا راگ اور باجا اور سوا اس کے جو بعضے امور متعلق رونق محفل اور اظہار فرح وسرور کے ہیں اس میں تفصیل مناسب ہے، اور وہ یہ ہے کہ جو امر مباح ایسا کہ باعث سرور اور خوشی کا ہو ساتھ یومِ ولادت باسعادت کے تو اس کا مضائقہ نہیں۔ یعنی وہ سب درست اور جائز ہے [1] ۔ اور جو امر حرام یا مکروہ ہو اس سے ممانعت چاہیے بلکہ جو خلافِ اولیٰ ہو اس سے بھی ممانعت اولیٰ ہے۔

---

[1] یہاں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ محفل مولد شریف میں جو تکلفات مثل فرش اور چوکی بچھانا شامیانہ وغیرہ کھڑا کرنا اور شب کے وقت روشنی کثیر واسطے زینت محفل کے اور ہار و پان و پھول وغیرہ کا مہیا کرنا اور گلاب و کیوڑہ کا چھڑکنا یا عطر کا ملنا یا تقسیم شرینی وغیرہ کرنا سب مستحب اور بے شبہ جائز اور درست ہے کیونکہ تحت قاعدہ کلیہ شرع یعنی اِباحت و اِستحباب کے داخل ہے اسی طرح اشعارِ نعتیہ دو دو یا تین تین یا زائد کا باہم ملکر پڑھنا بلند آواز سے یہ سب مستحب ہے۔ منہ ۱۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنی ذات مبارکہ کا بعد اعلانِ نبوت کے حالاں کہ آپ کے دادا حضرت عبد المطلب آپ کی ذات مقدسہ کا عقیقہ ساتویں دن روز ولادت شریفہ سے کر چکے تھے اور عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا پس یہ عقیقہ کرنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر محمول ہے کہ آپ نے اظہارِ شکر کے واسطے عقیقہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا رحمۃ للعالمین اور نیز اُمّت کو شوق دلانے کے واسطے یعنی شوق و فرحت و سرور بسبب ولادت شریفہ کے کہ جس طرح آپ اپنے اوپر درود بھیجتے تھے بغرض تعلیم و تشویق امت۔

سو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو میلاد شریف کا شکریہ ظاہر کرنا مستحب ہے اس طور سے کہ محفل مولد شریف کے واسطے جمع ہوں اور کھانے وغیرہ کھلاویں اور جو جو انواع خیرات ہو سکے بجالائیں اور جو جو امور اظہارِ مسرت کے ہوں ان کو ادا اور مہیا کریں۔

پھر میں نے دیکھا امام القراء حافظ شمس الدین ابن جزری کو کہ وہ اپنی کتاب میں جس کا نام "عرف التَّعْرِیْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ" ہے فرماتے ہیں:۔

کہ تحقیق ابولہب خواب میں دیکھا گیا اور اُس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے تو اس نے کہا میں دوزخ میں پڑا ہوں مگر دوشنبہ کی رات میں مجھ پر تخفیفِ عذاب ہوتی ہے اور کسی قدر پانی چوسنے کو مل جاتا ہے میری انگلیوں میں سے اور یہ بعوض اُس خوشی کے جو میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت میں کی تھی کہ لونڈی ثُوَیْبَۃ کو اس خوشی میں اُس دن آزاد کر دیا تھا بسبب اس بات کے کہ اُس نے مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ سنایا تھا اور اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، پس جب ابولہب سے کافر پر جس کی مذمّت میں قرآن شریف نازل ہے تخفیفِ عذاب ہوئی ببرکت فرحت ولادت شریف کے تو پھر جو شخص مسلمان مُوَحِّدْ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو اور میلاد شریف نبوی سے خوش ہو تو اس کا کیا پوچھنا ہے، اُس کے ثواب اور رفعِ درجات کو یہاں سے اندازہ کرنا چاہیے، غرض جو شخص کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرے اس کی جزا میں یقیناً خداوند کریم بمقتضائے فضل عمیم اس کو داخل کرے گا جناتِ نعیم میں۔

شیخ علامہ حافظ ناصر الدین بن شمس الدین دمشقی اپنی کتاب

"عُوْدَةُ الصَّادِیْ فِیْ مَوْلِدِ الْهَادِیْ" میں لکھتے ہیں:۔

کہ تحقیق صحت کو پہنچی یہ بات کہ ابولہب پر دوزخ میں تخفیف عذاب ہوتی ہے دوشنبہ کے دن بجہت اس بات کے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو کہ جس کا نام ثُـوَیْبَة تھا جس وقت اُس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ ابولہب کو سنایا اُس نے اُس لونڈی کو آزاد کیا، پھر صاحبِ کتاب "عُوْدَةُ الصَّادِیْ" نے چند اشعار لکھے جن کا مضمون یہ ہے:۔

ہو جس وقت کافر ابو لہب سا ۔۔۔ مذمت میں ہے جس کے تبت یدا

دوشنبہ کو تخفیف کا مستحق ۔۔۔ خوشی میں ولادت کی اے باصفا

تو پھر عبد مؤمن کی نسبت گمان ۔۔۔ ہے کیا حق تعالیٰ سے روزِ جزا

خوشی میں جو حضرت کے میلاد کی ۔۔۔ جیا عمر بھر اور اس میں مرا

تمام ہوئی عبارت سوال و جواب شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی اور شیخ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی۔

اور نیز علامہ محقق شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوابِ فاکہانی اور جوابِ امیر الحاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور جمیع شبہات ان کے اٹھائے، اور علامہ محمد بن یوسف شامی نے اپنی کتاب میں جس کا نام سیرتِ شامی کے ساتھ مشہور ہے اثباتِ مولد شریف میں عمدہ تحقیق کی اور بہت سے اقوال و فتاوی علماءِ معتمدین اور فضلاءِ مستندین کے نقل کیے۔

اسی طرح مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولد شریف کے اِثبات میں رسالہ تالیف کیا اور اس میں نقولِ صحیحہ اور اَدِلّہ صریحہ اثباتِ مولد کے درج کئے، خلاصہ یہ کہ تحریر و تقریرِ فضلاءِ مذکورین سے بخوبی یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا کہ عملِ میلاد حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات موجب امن ہے دنیا میں اور باعث حصولِ اجر کا آخرت میں بہ انواع نعیم جنات، اور کیوں نہ ہو جب ابولہب سے کافر کو جس کی شقاوت پر نص قطعی قرآن ناطق ہے بسبب خوشی میلاد مبارک کے عذابِ دوزخ سے راحت ملی تو محبِّ صادق اور مؤمنِ کامل کے واسطے امن و امان اور بشارتِ

دو جہاں کس طرح حاصل نہ ہو۔

اور تحقیقِ سابق سے یہ امر بھی کرسی نشین وضاحت ہوا کہ عملِ مولدِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معمول بہ ہے فضلائے سلف وخلف اور علماءِ جمیع بلادِ اہلِ اسلام کا جیسے حرمین شریفین زَادَ ھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور مُلکِ یمن اور مصر اور عراقین اور مُلکِ مغرب اور ہندوستان اور اقلیمِ شام وغیرہا سب جگہ کے علماءِ اعلام اور مشائخِ عظام اور سلاطین وحکام بلکہ سائر خواص وعوام بکمالِ اہتمام اس محفلِ منیف اور مولد شریف کو کرتے ہیں اور اس میں حاضر ہوکر ذکرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قصائدِ نعتیہ اور اشعارِ مدحیہ مصطفویہ سے فیض پاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس حضوری اور اس عمل شریف کو موجب حصولِ سعادتِ دارین اور باعثِ فوز وفلاحِ کونین بجہت ذریعہ قربِ سید الثقلین محبوبِ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جانتے ہیں یہاں تک کہ ممالکِ مذبورہ اور اقالیمِ مسطورہ میں عوراتِ ضعیفہ اور عجائز بیوہ جو کچھ اپنی محنت مزدوری اور کسبِ حلال سے پیدا کرتی ہیں بامید حصولِ سعادت وقبولیت اس محفل کو منعقد کرتی ہیں اور زمانہ قدیم سے علماءِ اصفیاء ومشائخِ اتقیاء آج تک اس محفل مبارک میں شریک ہوتے آئے ہیں اور کسی نے علماءِ معتبرین اور فضلائے معتمدین سے اس محفل پر کبھی زبانِ اعتراض نہیں کھولی اور حرفِ انکار لب پر نہیں لائے بلکہ غایت تعظیم وتکریم سے بسروچشم حاضر ہوتے چلے آئے ہیں مگر بعضے افرادِ ناقصین نے خلاف جماعت علماءِ معتبرین کا اختیار کیا اور حکم اُن کا حکم شاذ اور نادر کا ہے اور نادر چیز اعتبار سے ساقط ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ روایات ونقول علماءِ فحول سے مانند حافظ ابو الخیر سخاوی وحافظ ابو الخیر بن الجزری وحافظ ابوشامہ وعلامہ ابن طغربَل صاحب درِ منتظم اور حافظ ناصر الدین بن شمس الدمشقی وملک عادل صاحب اربل وعلامہ محمد بن یوسف مؤلف سیرت شامی وحافظ ابن حجر عسقلانی وحافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ ابن حجر مکی وعلّامہ ابن کثیر وعلّامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور مانند ان کے بہت سے علماءِ معتبرین جن کے نام معتمد کتب میں مذکور ہیں اور وہ مستند ہیں امت مرحومہ کے، ثبوت محفل مولد شریف اور پڑھنا اشعارِ نعتیہ کا اور اظہار کرنا فرحت وسرور کا جو موجب ہے مزید شوق اور ازدیادِ محبت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کَالشَّمْسِ فِیْ نِصْفِ النَّھَارِ واضح ہوگیا۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَمِنْہُ التَّوْفِیْقُ ھُنَالِکَ .

اور خوشی وفرحت میلاد شریف کی اس آیت شریفہ سے ثابت ہے:۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا .

ترجمہ: کہ ساتھ فضل اللہ کے اور ساتھ رحمت اس کی کے پس چاہیے کہ خوش ہوں۔

یعنی ساتھ فضل اور رحمت اللہ تعالیٰ کے خوش ہونا بحکم آیہ شریفہ سب اہلِ اسلام پر فرض ہے اور کوئی فضل ورحمت اللہ کا اپنے بندوں پر وجود باجود حضرت شفیع المذنبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہیں ہے لہٰذا خوشی آپ کی ولادت شریف کی جس قدر حدِ اِمکان میں ہو اُس کا بجالانا اتنا کہ حدِّ اِباحت سے متجاوز نہ ہو اہلِ اسلام پر لازم اور ضروری ہے اور فرحت وخوشی میلاد شریف کی نہ کرنا بمقتضائے اس آیت شریفہ کے خلاف کرنا حکمِ الٰہی سے ہے۔

بحث اِثباتِ قیام

اسی طرح علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین قائل ہیں مستحب ہونے قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے جو خاص واسطے تعظیم وتکریم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہیں چنانچہ تعظیم وتکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ.

ترجمہ: تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تاکہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو اس کی۔

اس آیت شریفہ سے تعظیم کرنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی اور مِنْ جُمْلَہ اقسامِ تعظیم سے قیام کرنا بھی ہے اور تعظیم کرنا کوئی قسم ہو مخصوص بقیدِ حیاتِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے بلکہ عام ہے حالت حیات اور بعد رحلت شریف کے، اور تعظیم وتکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی ثابت ہے پس اس قیام کا بھی حکم بدعت حسنہ سے بڑھ کر مرتبہ وجوب کو ہوا اس لئے کہ اصل اس کی ثابت ہے آیت قرآن شریف اور اصحاب کے قول وفعل سے۔ اگر عاشقانِ جمال باکمال اور شیفتگان صورتِ بے مثال بہ نیتِ تعظیم وتکریم قیام کریں تو کیا محل ردو قدح کا ہے اور کون سی وجہ استبعاد اور استنکاف[1] کی اس میں نکل سکتی ہے بعد اس بات کے کہ متفق علیہ ہے اہلِ سنت وجماعت کا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیّ یعنی زندہ ہیں۔

اب ہم چند اقوال اور فتاوے علماءِ معتبرین کے درباب استحبابِ قیام مذکور نقل کرتے ہیں۔

علامہ محمد بن یوسف سیرتِ شامی میں فرماتے ہیں:۔

قَالَ ذُوالْمَحَبَّةِ الصَّادِقَةِ حسان زمانہ ابو زکریا یحیی بن یوسف الصرصری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قَصِیْدَةٍ مِّنْ دِیْوَانِهٖ ۔

قَلِیْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّهَب
عَلٰی فِضَّةٍ مِّنْ خَطِّ اَحْسَنَ مَنْ کَتَب
وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْجِثِیًّا عَلَی الرُّکَب
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِیْمًا لَهٗ کَتَبَ اسْمَهٗ
عَلٰی عَرْشِهٖ یَارُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَب

وَاتُّفِقَ اَنَّ مُنْشِدًا اَنْشَدَ هٰذِهِ الْقَصِیْدَةَ فِیْ خَتْمِ دَرْسِ شَیْخِ الْاِسْلَامِ الْحَافِظِ تَقِیِّ الدِّیْنِ اَبِی الْحَسَنِ السُّبْکِی وَالْقُضَاةُ وَالْاَعْیَانُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّاوَصَلَ الْمُنْشِدُ اِلٰی قَوْلِهٖ:۔

وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَسَمَاعِهٖ. اِلٰی اٰخِرِ الْبَیْتِ

قَامَ الشَّیْخُ لِلْحَالِ قَائِمًا عَلٰی قَدَمَیْهِ امْتِثَالًا لِمَاذَکَرَ الصَّرْصَرِیُّ وَحَصَلَ لِلنَّاسِ سَاعَةٌ طَیِّبَةٌ. ذَکَرَ ذٰلِکَ وَلَدُهٗ شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْنَصْر عَبْدُالْوَهَّابِ فِیْ تَرْجَمَةٍ مِّنَ الطَّبَقَاتِ الْکُبْرٰی. اِنْتَهٰی

[1] برائی کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑنا۔

ترجمہ: یعنی کہا سچی محبت والے نے جو اپنے زمانہ کے حسان تھے جن کا نام ابوزکریا یحیٰ بن یوسف صرصری ہے اپنے دیوان کے ایک قصیدہ میں جس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے:۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سونے کی روشنائی سے چاندی کی تختی پر عمدہ خوش نویس کے خط سے لکھی جائے تو تھوڑا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سن کر بزرگان کھڑے ہوجائیں صفیں باندھ کر، یا دوزانوں بیٹھ جائیں جھک کر تھوڑا ہے۔ کیا حق تعالیٰ نے آپ کی یہ تعظیم نہیں فرمائی ہے کہ آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے کہ سب رتبوں سے بلند ہے۔

ایک روز حسبِ اتفاق یہ قصیدہ کسی شخص نے شیخ الاسلام تقی الدین سبکی کے آخر درس میں پڑھا اور اُس جلسہ میں بہت سے مفتیانِ شرع شریف اور سردار اور رئیس حاضر تھے جب پڑھنے والا اس شعر تک پہنچا: وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَشْرَافُ الخ تو شیخ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے واسطے تعظیم بجالانے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موافق کہنے صرصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں پر تھوڑی دیر تک اس میں ایک حالت ذوق وشوق رہی۔

ذکر کیا اس مضمون کو شیخ تقی الدین سبکی کے فرزند ارجمند شیخ الاسلام ابونصر عبد الوہاب نے تذکرہ شیخ میں بیچ کتاب طبقات کبریٰ کے۔

اور علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ ''عقد الجواہر'' میں لکھتے ہیں:۔

وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْرِوَايَةٍ وَرَوِيَّةٍ فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاهُ.

یعنی مستحسن سمجھا ہے قیام کو وقت ذکر ولادت کے ائمۂ حدیث اور ائمۂ فقہ یعنی محدثین اور فقہاء نے جو امام ہیں فنِ حدیث اور فقہ کے پس بشارت ہو اُس شخص کے لئے جس کا غایت مقصود اور نہایت مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔

اس قیام کے سوال کے جواب میں مذاہبِ اربعہ کے مفتیوں نے جو مکہ معظمہ میں اِستِحسان کے باب میں فتویٰ دیا ہے نقل کیا جاتا ہے۔

مفتی احناف کی یہ عبارت ہے:۔

اِسْتَحْسَنَهٗ كَثِيْرُوْنَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ. كَتَبَهُ الْمُفْتَقِرُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ المرغنی الْحَنَفِیُّ مُفْتِی مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ.[۱]

مفتی مالکی کی یہ تحریر ہے:۔

اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَةِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

كَتَبَهٗ حُسَيْنُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ مُفْتِی الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْحَمِيَّةِ[۲]

مفتی شافعی کی یہ تقریر دلپذیر ہے:۔

نَعَمْ :اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ وَهُوَ حَسَنٌ لِّمَا يَجِبُ عَلَيْنَا مِنْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ لِرَبِّهٖ مُحَمَّدُ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ الرَّئِيْسِ مُفْتِی الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ .[۳]

ہاں قیام کرنا وقت ذکر ولادت کے بہتر جانا اس کو علماء نے اور وہ بہتر ہے اس واسطے کہ واجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہم پر۔

مفتی حنبلی یہ زیب ترقیم فرماتے ہیں: نَعَمْ يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ رُوْحَانِيَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَجِبُ التَّعْظِيْمُ وَالْقِيَامُ .وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اَعْلَمُ. كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ اِلَى اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى مُفْتِی الحَنابلَة فِیْ مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ.[۴]

---

[۱] بہتر سمجھا ہے قیام کو بہت علماء نے۔ لکھا ہے اس کو فقیر عبداللہ فرزند محمد مرغنی حنفی مفتی مکہ مکرمہ ۱۲

[۲] قیام کرنا وقت ذکر ولادت بہتر جانا ہے اس کو بہت سے علماء نے۔
لکھا اس کو حسین بن ابراہیم مفتی مالکی بمکۃ المکرمہ۔

[۳] لکھا ہے اس کو فقیر محمد عمر فرزند ابی بکر رئیس مفتی مذہب امام شافعی کے مکہ مکرمہ میں۔

[۴] ہاں واجب ہے قیام وقت ذکر آپ کی ولادت کے لکھا ہے علماء نے وقت ذکر آپ کی ولادت کے ظہور کرتی ہے آپ کی روح مبارک پس اس وقت واجب ہے آپ کی تعظیم اور واجب ہے قیام۔
لکھا ہے اس کو فقیر محمد فرزند یحیٰی مفتی امام مذہب احمد حنبل مکہ مشرفہ میں۔ منہ ۱۲

اور مولانا وبالفضل اولانا علامہ شیخ عبداللہ سراج حنفی جو پیشوا اور مقتدا علماءِ مکہ معظمہ تھے جمیع علوم دینیہ میں خصوصاً علمِ تفسیر وحدیث میں کہ ایک آیت تھے آیات الٰہی سے حتی کہ مولوی اسماعیل جو امام ہیں فرقہ وہابیہ کے وہ بھی مُقِرّ تھے علم اور فضل مولانائے مذکور کے اور ان کے حلقۂ درس میں زانوئے ادب تہ کرتے تھے اور جملہ علوم میں عموماً اور علمِ تفسیر وحدیث میں خصوصاً ان کو مُسَلَّمُ الثُّبوت جانتے تھے وہ جوابِ استفتائے قیامِ مذکور میں اس طرح دادِ تحقیق دیتے ہیں:۔

اَمَّا الْقِیَامُ اِذَا جَاءَ ذِکْرُ وِلَادَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ تَوَارَثَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّهُ الْاَئِمَّةُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَّلَا رَدِّ رَادٍّ وَلِهٰذَا کَانَ مُسْتَحْسَنًا وَمَنْ یَّسْتَحِقُّ التَّعْظِیْمَ غَیْرُهٗ. وَیَکْفِیْ اَثَرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:.

مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ.

وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَالْهَادِیْ اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ.

حَرَّرَهٗ خَادِمُ الشَّرِیْعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمَرْحُوْمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِرَاجُ الْمُفَسِّرِ الْمُحَدِّثِ بِمَسْجِدِ الْحَرَامِ. اِنْتَهٰی.

ترجمہ: قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے مولد شریف میں ائمۂ اعلام اور علماء اور حکام کا متوارث ہے یعنی قدیم سے چلا آیا ہے بغیر انکار کسی مُنکِر اور رد کسی راد کے اسی وجہ سے مستحسن ہوا، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون شخص مستحقِ تعظیم ہوگا اور کافی ہے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس کے استحباب کی حجت کے واسطے اور وہ یہ ہے کہ:۔

مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ.

جس امر کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔ اِنتَھٰی

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو قیامِ تعظیمی واسطے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے اس حدیثِ مشکوۃ سے دلیل واضح اور برہان لائح ہے اس مدّعا پر اور وہ یہ ہے:۔

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِى الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرٰى قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ

ترجمہ: یعنی کہا راوی نے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے ہمارے ساتھ مجلس میں اور باتیں کرتے تھے پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حویلی کے اندر جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔

اور بھی ثابت ہے یہ قیام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے کہ اصحاب کو حکم دیا:

قُوْمُوْا اِلٰى خَيْرِكُمْ اَوْ اِلٰى سَيِّدِكُمْ. [1]

بجہت تعظیم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور ایک رسالہ خاص اثبات قراءۃِ مولد شریف اور اثباتِ قیام میں قُدْوَةُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَنُخْبَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْعَارِفِيْنَ جدی امجدی حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال تحقیق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور بدلائلِ قاطعہ و براہینِ ساطعہ ان دونوں امروں کو ثابت کیا ہے اور اُس کا نام "ذِكْرُ الشَّرِيْفِ فِىْ دَلَائِلِ الْمَوْلِدِ الْمُنِيْفِ" رکھا ہے اور فاضل علامہ مولوی سلامت اللہ بدایونی کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس باب میں پوری کتاب لکھی ہے جس میں خوب تدقیق اور نہایت تحقیق کے ساتھ ان دونوں امروں کو مُدَلَّل اور مُبَرْهَن کیا ہے اور اُس کا نام "اِشْبَاعُ الْكَلَامِ فِىْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ" ہے اور فی الواقع یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے جس شخص کو زیادہ تفصیل منظور ہو یا کسی طالب حق کو علماءِ مذکورین محققین کے نقول میں بوجہ کسی بات کے کوئی شک وشبہ کسی قسم کا عارض ہو تو اُس کو لازم اور مناسب ہے کہ ان دو کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنی شکوک کو دفع کر لے ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطِ فہم و انصاف بعد مطالعہ کرنے ان کتابوں کے کوئی تردُّد باقی نہیں رہے گا اور حقیقتِ امر تو یہ ہے کہ جو شخص کہ سعادت اُس کی قسمت میں ازل سے لکھی ہوئی ہے اور اس کو منوّر فرمایا ہے ساتھ نورِ ایمان کے اور خمیر طینت اس کی محبت سید ولد عدنان علیہ الصلاۃ والسلام الاتمان الاکمان سے گردانی

[1] اپنے میں سے بہتر یا اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

ہے وہ اس کو موجب قرب اور سعادت اپنا جانے گا اور جو نہیں تو رسائل، کُتُبِ مُصَنَّفَۂ علماء اور اولیاء کیا معجزہ قرآن شریف اور خیر الانبیاء سے بھی ہدایت نہیں پا سکتا:۔

یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا وَّمَایُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفَاسِقِیْنَ [۱]

باعثِ ایمان نباشد معجزات [۲]

بوئے جنسیت کند جذب صفات

معجزات از بہرِ قہرِ دشمن است [۳]

بوئے جنسیت پے دل بردنست

ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِمَحَبَّتِهٖ سَیِّدِ الْبَشِیْرِ الْمُطَهَّرِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اِلٰی یَوْمِ الْمَحْشَرِ کَمَا هُوَ اَهْلُهَا وَاَجْدَرُ.

یہ تالیف بماہ جمادی الاخری ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری بلدۂ مصطفےٰ آباد عرف رام پور میں اختتام کو پہنچی۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

تمّت

☆☆☆☆☆☆☆☆

[۱] اللہ بہت سوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

[۲] معجزات ایمان کا باعث نہیں ہوتے، ہم جنسیت ہونے کی خوشبو صفات کو جذب کرتی ہے۔

[۳] معجزات دشمن پر سختی کے لئے ہیں، ہم جنس ہونے کی خوشبو دل کو کھینچنے کے لئے ہے۔

نعتیہ غزل

مضمونِ سخن اب جو ترے مدح وثناء ہے
ہالہ مرے تخیل کا بس نورِ ضیاء ہے

سرکار پہ صلوات سے جو کبھی معطر
مقبول سرِ عرش وہی حرف دعا ہے

پرُپیچ اندھیروں میں بھٹک میں نہیں سکتا
روشن جو میرے دل میں وہ اک شمعِ حرا ہے

ہے راحتِ جاں، دل کا سکوں نام محمد ﷺ
ہر درد کا یہ درماں فقط صلِ علیٰ ہے

ہے طاعتِ ربّ آپ کی طاعت سے عبارت
ہر نطق رسولِ عربیؐ وحیِ خدا ہے

وہ حامد و محمود، وہ احمدِ اللہ
اللہ کے اخلاق کا مظہر وہ نرا ہے

وہ احمدِ بے میم، بامیم احد یہ
احمد کے ہر اک رُخ پہ احد جلوہ نما ہے

وہ سلسلۂ خلق کا ہے باعث اول
وہ غایت تکوین ہے قرآنِ ہدیٰ ہے

جب گردش دوراں نے دکھایا ہے کبھی رنگ
سرکارؐ کا احسان پہ احسان ہوا ہے

گرداب میں ساحل پہ ہوں الطاف تو دیکھو
ہر لمحۂ نازک میں کرم ان کا سوا ہے

وہ مرشدِ اعظمؐ ہی سراجاً ہے منیرا
وہ کعبے کا کعبہ ہے وہی قبلہ نما ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم)

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

غزل

بستان کی اے باغباں یہ کیسی فضا ہے
ہر برگ پہ، ہر گل پہ قیامت سی بپا ہے

اے خانۂ برانداز چمن باز ہی آجا
مضمر اسی تعمیر میں تیری ہی بقا ہے

پشتے تیرے کشتوں کے بہر سمت لگے ہیں
ظاہر میں تیرے ہاتھ نہ خنجر نہ عصا ہے

انجام ستم گر کا ہے عبرت گہِ تاریخ
آہِ دلِ مظلوم تو پیکانِ قضا ہے

ہر وعدہ تیرا وعدہ فردا ہوا ثابت
پورا کیا تو نے کبھی پیمانِ وفا ہے

انعام نیکیوں کا میری دشمنِ وفا!
لکھا تیرے دفتر میں بدی اور جفا ہے

دھڑکن میرے سینے کی ذرا آکے تو سن لے
ہر تارِ نفس شکوہ کناں تیرا سدا ہے

یہ خال جو رخسار کو بھڑکائے ہوئے ہیں
اک نقشِ ازل ہے جو میرے دل پہ کھدا ہے

قندھار کے خواجہ سے ہے نسبت کی یہ تاثیر
مرشدؔ جو میرے دل کے اندھیرے میں ضیا ہے

تراوشِ فکر: محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

اقدار

ہم نے کہا جو دین کے اقدار کو سلام
شاید اسی سبب سے ہوئے مورد ملام
تھا وقت ہم سے دبتے تھے شاہانِ ذی حشم
پر اب دباتے ہم کو ہیں اغیار صبح و شام

غزل

یہ اُجڑا نگر بھی کبھی آباد کرو گے
کیا شاد یہ میرا دل ناشاد کرو گے

جب ہو ستم ایجاد تو کیا تم سے توقع
تاراج کہاں ظلم کی بنیاد کرو گے

آنا ہے تو آؤ بھی، پس و پیش یہ کیسا
ہر روز یہ کیا وعدہ و میعاد کرو گے

انفاق سے ہوتی ہے زر و مان میں افزود
حسن اور حسین ہو جو اُسے داد کرو گے

پھر تم پہ سدا عنایاتِ الٰہی کی ہو برکھا
بروقت جو محتاج کی امداد کرو گے

میں رونے سے باز آؤں یہ ممکن نہیں مجھ سے
کیا تیرِ نظر کھا کے نہ فریاد کرو گے؟

جب درد تہہ جام سے شغل تمہارا
ہر بات پہ ساقی کی نہ کیوں صاد کرو گے

کو شہرِ خموشاں کا نمونہ ہے تمہارا
کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی بیداد کرو گے

دب جاؤ گے خودساختہ جنت میں یقیناً
گر ترک نہ تم شیوۂ شدّاد کرو گے

تعمیل ہی اس کی ہے میرا توشۂ عقبیٰ
مرشد جو میرے واسطے ارشاد کرو گے

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

غلامیِ محمد ﷺ

محمد	عربی	کا	غلام	ہوجائے
تو سارے	جگ	کا	مسلماں امام	ہوجائے
خدا	رسول	کا	گرحکم عام	ہوجائے
جہان	سارا	یہ	دارالسلام	ہوجائے

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

اُم الخبائث۔ شراب

عقل و خرد و ہوش پہ بجلی جو گرادے

سارے حواسِ خمسہ کو بے کار بنا دے

یکسر جو آدمی کا جگر ، معدہ جلا دے

ہر قطرہ جس کا زندگی کا عرصہ گھٹا دے

یاروں سے ، عزیزوں سے بہت کر یہ جدا دے

ماں ، بہن ، بیٹی ، بیوی میں جو فرق مٹا دے

انسان کو حیوانوں کے زمرے میں ملا دے

انسان کو انسان کے منصب سے گرادے

خوگر کو ، اپنے دائمی بستر سے لگا دے

سارے بدن کے جوڑ یکسر جو ہلا دے

سب جانتے ہیں اس کو بلا ہے ، یہ بلا ہے

بدیوں کی اسے ماں میرے مرشدا[1] نے کہا ہے

تراوشِ فکر : محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

[1] اس سے مراد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

ارمغانِ روحانی

ترجمہ اردو

مجموعہ فوائدِ عثمانی (فارسی)

تصنیف

حضرت سید اکبر علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب

محمد سعد سراجی دوستی مرشد آبابا